



THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the August 05, 2020
(301st Session)
Volume VII, No.01
(No.01)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume VII
No.01

SP.VII(01)/2020
15

Contents

1.	Recitation from the Holy Quran.....	1
2.	Panel of Presiding Officers	2
3.	Leave of Absence	2
4.	Fateha.....	3
5.	Motion under Rule 218 moved by Mr. Zaheer-ud-din Babar Awan, Adviser to the Prime Minister on Parliamentary Affairs regarding the unprecedented atrocities by Indian Occupied Forces following revocation of special status of Indian Occupied Jammu and Kashmir through Constitutional Amendment.....	4
	• Senator Sherry Rehman	8
	• Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri.....	15
	• Senator Muhammad Azam Khan Swati, Minister for Narcotics.....	19
	• Senator Sirajul Haq.....	20
	• Senator Farooq Hamid Naek	25
	• Senator Muhammad Ali Khan Saif.....	30
	• Senator Keshoo Bai	37
	• Senator Mushahid Hussain Sayed	38
	• Senator Mian Raza Rabbani.....	45
	• Senator Muhammad Usman Khan Kakar	48
	• Senator Sitara Ayaz	51
	• Senator Muhammad Javed Abbasi.....	53
	• Senator Mohsin Aziz.....	56
	• Senator Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi.....	59
	• Senator Mushahid Ullah Khan	61
	• Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Leader of the Opposition	64
	• Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House	69
	• Makhdoom Shah Mahmood Qureshi, Minister for Foreign Affairs	72
6.	Dr. Arif Alvi, President, Islamic Republic of Pakistan	78
7.	Resolution by Senate of Pakistan on Youm-e-Istehsal-e-Kashmir.....	89

SENATE OF PAKISTAN SENATE DEBATES

Wednesday, the August 05, 2020

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty three minutes past eleven in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

إِنَّا نُؤْمِنُونَ إِخْوَةً فَاصْلِحُوا بَيْنَ أَخْوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرَحَّمُونَ ﴿١﴾
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ
مِّنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوهُنَّ وَلَا تَنابِرُوهُنَّ وَلَا لَنْقَابِ
بِئْسَ الْإِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَئِكُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٢﴾

ترجمہ: حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں، اس لئے اپنے دو بھائیوں کے درمیان تعلقات اچھے بناؤ، اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمہارے ساتھ رحمت کا معاملہ کیا جائے۔ اے ایمان والو! نہ تو مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑا رہے ہیں) خود ان سے مہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑا رہی ہیں) خود ان سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگانا بہت بری بات ہے۔ اور جو لوگ ان بالتوں سے بازنہ آئیں، تو

وہ ظالم لوگ ہیں۔

(سورۃ الحجرات: آیات 10 و 11)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ السلام علیکم۔ یوم استھصال کشیر کے موقع پر آج خصوصی
اجلاس میں آپ سب کو خوش آمدید۔

Order No. 1. Panel of Presiding Officers.

Panel of Presiding Officers

In pursuance of sub-rule 1 of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, I nominate the following members, in order of precedence, to form the panel of Presiding Officers for the 301st Session of the Senate of Pakistan.

1. Senator Keshoo Bai
2. Senator Mirza Muhammad Afridi
3. Senator Mushtaq Ahmed

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر عابدہ محمد عظیم صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 29، 30 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد ایوب آفریدی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 27 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر لیاقت خان ترکی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5 اور 6 اگسٹ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر مظفر حسین شاہ صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5 اگست کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: وفاقی وزیر برائے اطلاعات و نشریات، سینیٹر سید شبی فراز صاحب نے اطلاع دی ہے کہ بعض نجی و سرکاری مصروفیات کی بنا پر گزشہ 300 ویں اجلاس میں مورخہ 13، 22، 24 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: چاوید عباسی صاحب! شکر ہے کہ آپ دور بیٹھے ہوئے ہیں۔ راجہ صاحب! جی لیڈر آف دی اپوزیشن۔

Fateha

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! کل شام کو لبنان میں اسلئے کا ایک بہت بڑا ڈپوجس کے بارے میں دو دن پہلے اسرائیل کے وزیر اعظم نے یہ کہا تھا کہ ہم سوچ رہے ہیں کہ اس بارے میں کیا کیا جائے۔ وہ کئی سال سے پڑا ہوا تھا جسے انہوں نے تباہ کر دیا اور اس سے بے پناہ جانی نقصان ہوا اور ارد گرد کے ایک بڑے علاقے کو بھی اس نے متاثر کیا۔ میری خواہش ہو گئی کہ ہم ان کے لیے دعائے مغفرت کریں۔

جناب چیئرمین: جی، سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب! دعا کریں۔
(اس موقع پر فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! اب کشمیری بھائیوں کے لیے بھی دعا کریں جو ان کے ساتھ خلم ہو رہا ہے اور جو لوگ وہاں پر شہید ہوئے ہیں ان کے لیے الگ بھی دعا کریں۔
(اس موقع پر فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب چیئرمین: آمین۔

We may take up Order No.2. Mr. Zaheer-ud-din Babar Awan, Adviser to the Prime Minister on Parliamentary Affairs please move the motion.

Motion under Rule 218 moved by Mr. Zaheer-ud-din
Babar Awan, Adviser to the Prime Minister on
Parliamentary Affairs regarding the unprecedented
atrocities by Indian Occupied Forces following revocation
of special status of Indian Occupied Jammu and Kashmir
through Constitutional Amendment

Mr. Zaheer-ud-din Babar Awan (Adviser to the Prime Minister on Parliamentary Affairs): *Bismillah hir Rahman ir Raheem.* Thank you, Mr. Chairman! I move the following motion that:-

“This House may discuss the one year of unprecedented atrocities, genocide, blatant human rights violations and complete lock down by Indian Occupation Forces following the amendment in Indian Constitution, which changed the special status of Indian Occupied Jammu and Kashmir (IOJK) against the UN Resolutions and International Law.”

جناب چیئرمین: جی، آپ اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب ظہیر الدین بابر اعوان: جی، میں مختصر چار باتیں آپ کی اجازت سے کہنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ آج Line of Control کے دونوں جانب ساری دنیا میں پاکستان کے ہر کوچے، ہر قریبے اور ہر شہر میں، ہر political party، ہر شہری اور activists کے Human Rights کی مذمت اور مقبوضہ کشمیر کے مظلوم، لاک ڈاؤن کے شکار اور بھارتی فوج کی بربریت کے رحم و کرم پر جو کشمیری مسلمان ہیں ان کے ساتھ اظہار یقینی کرتے ہیں۔ اس اظہار یقینی کے لیے میں آپ کا اور پورے سینیٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج یہ خاص اجلاس منعقد ہوا۔ میرا احساس ہے کہ ہم میں اپنی اپنی سوچ رکھتے ہیں اور رکھنی چاہیے اور اپنا اپنا نقطہ نظر رکھنے ہیں جو political divide رکھنا جائز ہے۔ قانون اور آئین کہتا ہے اور freedom of expression لیکن آج کے

دن ایک متفقہ، متحده، مشترکہ اور بین الاقوامی ایک پیغام دینے کے لیے تین جگہ پر ہم جمع ہوئے۔ پہلا International Community اور بین الاقوامی ادارے جو مقبوضہ کشمیر میں مظالم کے حوالے سے سور ہے ہیں۔ دوسرا بھارت کو کشمیر پاکستان کی شہر رگ ہے۔ کسی قیمت پر، کسی حالت میں اور کسی طریقے سے بھی پاکستان کشمیر یوں کو نہیں بھولے گا اور کشمیر کی آزادی تک نہیں بھولے گا۔ National Unity No. 3، آج اس کی طرف، آپ کی طرف اور ہم سب کی طرف دیکھ رہے ہیں ان کو ایک پیغام دینا ہے کہ

when there is a need of the nation, when there is a call of the country we can stand united always.

جناب چیئرمین ادوسری بات یہ ہے کہ پاکستان کی ریاست نے ان دونوں میں دو اقدامات ایسے کیے ہیں جو آزادی کشمیر کا declaration of intent ہے۔ ان میں سے پہلا قدم یہ ہے کہ کشمیر جانے والے سارے راستے اب شاہراہ سری گر کلائیں گے۔ آزادی کی منزل سری گر کی آزادی تک Indian Occupied Jammu and Kashmir کے جتنے بھی علاقے ہیں ان کی آزادی تک یہ منزل کا سفر وہ کسی قیمت پر پاکستان اور اس کے عوام کھوٹا نہیں ہونے دیں گے۔

جناب چیئرمین! دوسرا جو حصہ ہے وہ یہ ہے کہ انڈیا سرزی میں بے آئین ہے۔ یہ میں کوئی political بات نہیں کر رہا ہوں۔ ان کے جو founding fathers تھے انہوں نے اپنے لیے ایک ایسا آئین بنایا جس میں سب کی گنجائش انہوں نے رکھی لیکن سکھ قوم کے ساتھ ڈنڈی ماری۔ ان کے آئین میں لکھا ہوا ہے کہ سکھ بھی ہندو ہی سمجھے جائیں گے۔ یہ میں نے وقت کی کمی کی وجہ سے اردو کا ترجمہ آپ کے سامنے رکھا لیکن یہ سرزی میں بے آئین ہے۔ جس طرح بھارتی مقبوضہ جموں و کشمیر ہے۔ اس کے سلسلے میں Constitution amend کر کے دنیا کو پیغام دینے کی کوشش کی ہے کہ وہ اقوام متحده کی قراردادوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ بینادی انسانی حقوق کو تسلیم نہیں کرتے۔ اقوام متحده کے Human Rights Charter کے UN Charter کو تسلیم نہیں کرتے۔ یورپی یونین کے Charter کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس کے مقابلے میں آپ کی ریاست نے کل جو پاکستان کی نئی mapping under the Law Mustafa اصل نقشہ ہے پاکستان کا، اس کو تیار کیا

Impex case کے مطابق سمری وزارت پارلیمنٹ امور سے گئی اور کابینہ نے اس کو منفعت طور پر منظور کیا اور وہ نقشہ پارلیمنٹ سے بھی منظور ہو گا۔

جناب چیئرمین! جو آخری تین جملے میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں کہ جو Partition of India کا جو unfulfilled portion تھا جس کو تکمیل پاکستان کا ایجنسڈا کہنا چاہیے، وہ پورا کیا گیا ہے اور تکمیل پاکستان کا ایجنسڈا کیا ہے۔ سرکریک پاکستان کا ہے۔ سیاچن پاکستان کا ہے۔ جموں اور کشمیر پاکستان کا ہے۔ لداخ پاکستان کا ہے۔ جونا گڑھ کے حکمران نے پاکستان کے ساتھ accession کی مگر بھارت نے قبضہ کیا۔ اس لیے یہ ریاست کا پیغام نہ صرف declaration of intent ہے بلکہ ایک قدم آگے بڑھ کر میں پھر نظم میں چند باتیں آپ کی اجازت سے کہنا چاہتا ہوں اور وہ قدم یہ ہے کہ اب اس مسئلے پر جب بھی گفتگو ہو گی، جس فورم پر بھی گفتگو ہو گی، جس طریقے اور جس level پر بھی گفتگو ہو گی پاکستان کے complete or نئے نقشے کے مطابق پاکستان کا موقف سامنے رکھا جائے گا۔ جو مقبولہ کشمیر کے حالات ہیں اور وہاں پر غازی خاندانوں اور شہیدوں کے قبرستانوں کے جو جذبے ہیں ان کے بارے میں عرض کرتا ہوں۔

میرے کشمیر اے وادیِ مختشم
تھہ پر جب سے پڑے غاصبوں کے قدم
تیری تاریخِ قصہ جو روستم

وادیِ مہرباں ہے کہ جنتِ کشاں
تیرے رنگیں جلوے کدھر کھو گئے
تیرے پر بت لغتے کہاں سو گئے
تیرے آگن صدائے قیامت پا
تیرے ندیوں کے پانی ابلنے لگے
اور چناروں کے سامے بھی جلنے لگے
پھر تیری جھیل ڈھل خوبے آدم سے ٹھل
سینکڑوں بے کفن لا شیں تجھ میں نہاں
ہو گئیں خاک، سر بزروہ کھیتیاں

جن میں آتی تھیں یہاں امن کی داسیاں
 جان دے کر جو حق تھے ادا ہو گئے
 وہ جو عظمت پر تیری فدا ہو گئے
 تیرے بیٹے جواں اور تیری بیٹیاں
 ان کا خوں رائیگاں جائے ممکن نہیں
 ظلم فاتح ہوا کیسے کروں یقین
 یہ سلاسل کا شور اور یہ غاصب کے طور
 خون شہدا کی سرخی مٹا پائیں گے
 حق پرستوں کے جذبے دبا پائیں گے
 کب تک اے فلک آدمی آدمی پر ستم ڈھائے گا
 دور بدلے گا کب وہ سے آئے گا
 ظلم حد سے بڑھا حق تہا کھڑا
 امم متحده کی آنکھیں ہیں بند
 کام کچھ نہ ہوا لیکن دعوے بلند

آخری بند ہے

صبر کیسے مگر ہم سے ہو چارہ گر
 اٹھ پڑے ہم کہ دھرتی پکارے ہمیں
 رو رو ہتے ہیں اپنے پیارے ہمیں
 اٹھ جواں، اٹھ جواں مثل آتش فشاں
 اٹھ غلامی کی زنجیر کو توڑ دے
 اٹھ کہ تارنخ کو اک نیا موڑ دے
 اٹھ ذرا، اٹھ ذرا سارے جگ کو بتا
 تیری دھرتی پر غاصب نہ جی پائے گا
 اپنے بارود میں خود ہی جل جائے گا

کشمیر بنے گا پاکستان۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ سینیٹر شیری رحملن صاحبہ۔ میری گزارش ہے کہ سارے ایک تو کشمیر کی بات کریں گے۔ ظاہر ہے اور دوسرا وقت کا بھی خیال رکھیں گے تاکہ سارے ساتھی اس پر بول سکیں۔ یہ ایک اہم issue ہے، اس پر بولنا سب چاہتے ہیں۔

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحملن: چیئرمین صاحب! شکریہ۔ آج کشمیر کے حوالے سے ایک سال ہو گیا ہے جو ہندوستان نے وہاں غیر قانونی قبضہ قائم کیا ہوا تھا۔ اس کے حوالے سے آج یوم استھصال منایا جا رہا ہے۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے سینیٹ کا یہ خاص اجلاس منعقد کیا اور سب کو موقع دیا۔ ان شاء اللہ ہمارے سارے دوست بولیں گے۔

آج بالکل کشمیر کا دن ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ استھصال سے بہت زیادہ ہمارا جذبہ ہے۔ استھصال تو نرم لفظ ہے۔ ہم تو صحیح یہ discuss کر رہے تھے کہ یہ غیر قانونی قابض قوت ہے اور ان کے ساتھ ہم استھصال سے بہت آگے کی بات کریں کیونکہ کشمیر میں جو ہوا ہے، illegally یعنی زرد ستی Indian occupied Kashmir میں وہ دنیا کا سب سے بڑا land grab کا قبضہ ہے۔ اس کی اہمیت تین چیزوں میں ہے لیکن سب سے پہلے میں یہ کہوں گی، کیونکہ وزیر صاحب نے بڑی بات کی کہ کشمیر بنے گا پاکستان۔ ان شاء اللہ! آپ کا جو سیاسی نقشہ ہے اس کی بھی منطق سمجھ آتی ہے کیونکہ وہاں سے بھی بنا ہے، ہندوستان نے بھی پورے آزاد کشمیر کو اپنے political map میں لے لیا ہے لیکن خاص طور سے پیپلز پارٹی کی نظر میں اور میں سمجھتی ہوں سارے پاکستان کی نظر میں یہ کشمیری identity اور شناخت اور ان کے حق خود را دیت کا معاملہ ہے۔ بنیادی طور پر

This is about the Kashmiri right of self-determination. Right? And allow me to speak in English because I think, the whole point of all such gestures is that our thoughts be conveyed internationally. I have written an article also. I would urge you to read it in 'The News' and principally I have appealed to the West because they are the ones who have brought forth a human right philosophy or universal declaration on the rights of the

man at the United Nations and they hold the entire world accountable.

میں اوسی کے بارے میں بات ہی نہیں کروں گی۔ ان کا کیا درج رہا ہے، ان کی کیا standing ہے اس پر ہم سب بات کرچکے ہیں۔ کبھی اور کبھی نیچے لیکن مسلم امہ نے کم ساتھ دیا، ملکشیا ساتھ کھڑا رہا ہے اور ترکی کھڑا رہا ہے، پاکستان کی تو زمہ داری بنتی ہے لیکن آپ سوچیں ہم جب کرتے ہیں کہ یہ ہم نے map issue کر دیا۔ ٹھیک ہے

but please explain to the People of Kashmir who have fought very hard and continue to face the buoyant of an ethnic cleansing, fascist, rogue Prime Minister of India right now. They are facing it for their right of self-determination which has been promised to them by the Charter of the United Nations, by the UN Resolution and by Pakistan. And it has actually also been promised to them by India, who has taken these unlawful and illegal actions.

Now, when you issue a map, we hope that that is what the Kashmiris will chose and in the same way India is trying to change the political nature of the game. So, I want to warn all of our friends everywhere, even in Pakistan and internationally, all friends of Kashmir that there is a lock on Kashmir right now.

For many years they have suffered and faced brutalities, State tortures, rapes. Now you have mass graves, many human rights reports have come out but they have been weird. What has happened this year?

This last year has been extra-ordinary difficult for the Kashmiris, why because not only were they already in a lock down then they had COVID-19. They have been in curfew, they have been unable to reach hospitals, they

have been unable to speak out and what has been happening for this one last year,

چیز میں صاحب! وہاں ایک سال سے کیا ہو رہا ہے؟ ان کے میڈیا کی آواز بھی بند کر دی گئی ہے۔ شروع میں، جب بھارت نے یہ غیر قانونی کام کیا تو ساری دنیا کی توجہ مبذول ہو گئی تھی، نہ صرف ساری دنیا کی توجہ مبذول ہو گئی بلکہ بھارت کا خود استھان ہو رہا تھا۔ ہمیں تو اس سے بہت زیادہ کرنا چاہیے تھا۔ بھارت کا اس وقت استھان ہو رہا تھا تو انہوں نے پھر کیا کیا؟ کوئی آڑ میں انہوں نے میڈیا پر خاص طور پر کشمیر میں سخت قد غن لگائی۔

New laws have been created in India under the guise of COVID-19. All laws have been quietly reformed to now prosecute individuals, journalists, all those who report even from New Delhi. So, the idea of India is under challenge as we speak today. I want to remind this House which has been my political Home that today Narendra Modi is going even further on August 5th he has chosen this date,

انہوں نے آج اس تاریخ کا چنانچہ کیوں کیا ہے کہ وہ بابری مسجد کے کھنڈرات پر، جو ریاستی ایکشن سے ختم کئے گئے ہیں، گرانے گئے ہیں۔ آج وہ وہاں رام کی پوجا کرنے جا رہے ہیں، رام مندر کا افتتاح ہو گا۔ ساری راشٹریہ سیوک سنگھ وہاں پہنچے گی۔ آر آر ایس اور سنگ پری وار

RRS and Singh Pariwar will be in full cry today and today the idea of India as enunciated in their Constitution is under critical challenge because they have chosen August 5th, so it is not just internal problem

کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ وہ ان کا اندر ورنی مسئلہ ہے، وہ وہاں کیا کریں۔ ہمیں کوئی ہمارے اندر ورنی مسئلہ کے ساتھ چھوڑتا ہے؟ کیسے اندر ورنی مسئلہ ہے؟ They have chosen August 5th to do this, on the crumbling stones of a century old Muslim mosque. مندر اب مسجد کے اوپر بنایا جا رہا ہے اور ان کے سارے قوانین ایک طرف، ان کے ادارے، ان کی عدالتیں، انہوں نے سب نے اس بات میں

cooperation دکھایا ہے اور سنگھ پری وار کی ریاست اب سراٹھاچکی ہے، 2014 سے یہ تسلیم جاری تھا۔ انہوں نے اپنے manifesto میں کہا تھا کہ ہم یہ special status ہٹائیں گے تو کشمیری عوام نے اپنے بل بوتے پر جوان کو جواب دیا اس سے بھارت سرکار سخت سکتے میں چل گئی۔ They did not expect people to rise and they rose and the world saw that they rose and rejected this forced take over and it is an attempt because we do not accept it and Kashmiri do not accept it. Until the Kashmiris don't accept nothing is going to be written in stone. I appreciate that the Line of Control is still a dotted line because that is between the two Kashmirs, last night we heard on Television from the Prime Minister that, which the Minister did not repeat today, but it was repeatedly said to us that the right of self-determination is going to be preserved and we will continue to hold the United Nations responsible for holding a plebiscite, very good, what is Narendra Modi doing to change that? He has also issued a political map of India in which Azad Kashmir has been subsumed in which Muzaffarabad has gone and now they tell you the weather of Muzaffarabad. Now India tells you the weather in Muzaffarabad and also parts of Gilgit. That was showing in their map and we have now our own map but what is going on, on the ground for the Kashmiris? Is one minute of silence is going to fix that? I don't think so, that should not even have been mentioned.

میں نے تو کل کہا بھی تھا۔

We are not advocating ever for a military solution. There is no military solution to any problem as we all know but India has taken military action. It has taken

other actions. For the last one year, there is silence in the valley.

وادی میں خاموشی ہے۔ خاموشی کیوں ہے؟ کیونکہ وہاں جتنے بھی unionists تھے، سیاسی قائدین preventive detention میں ہیں، ان قوانین کا ہمیں پتا ہے نا۔ وہ سب PDP ہو، چاہے وہ National Conference ہو، وہ سب میں ہیں، وہ قید میں ہیں، جیلوں میں ہیں اور جیلوں سے نام کشیریوں سے بھری ہوئی ہیں، ان کے قبرستان بے نام کشیریوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ جو ہو رہا ہے، نزیندر مودی نے جو کرنا شروع کیے ہیں، وہاں پر پہنچیں ہے، اور ہندو لائے گئے ہیں، ان کے اپر لے گئے ہیں،

35,000 Hindus have already brought into the Valley. The attempt is to change the demography, so in case anything ever comes up, if there is a plebiscite, if there is a question of plebiscite and India's call to take action by the powers that have forgotten these people, by the United Nations and the international community, that has forgotten Kashmir. It is an act of willful forgetting. He will just say "well, now we have enough Hindus" and those will be the ones voting otherwise. So that is the strategy and international community will be as responsible just like for Palestine, very similar post-colonial misadventures that they have perpetrated.

Now there is colonization, a demographic colonization and a religious apartheid, it is a religious apartheid and I want this term to be understood. It is a religious apartheid that Narendra Modi's Government is imposing on Kashmir today. The world says that we cannot breathe, who can breathe in Kashmir? Are Kashmiri lives not important? Don't Kashmiri lives matter? Who can breathe in Kashmir?

اس وقت کشمیر میں کون سانس لے سکتا ہے؟ یہ سوال اٹھنا چاہیے۔ آج ایک منٹ کی خاموشی کے بجائے پاکستان کہتا کہ آج ہم ایک international blitz کر رہے ہیں۔ ہماری ہر بڑی خاص طور پر UN میں، جو نیویارک میں ہے، جو Geneva Embassy، بڑے Seminars کرنے چاہیے تھے، اس دور میں تو Seminar Web پر ہوتے ہیں، اس میں ہم بھی یہاں سے بات کرتے ہیں۔ کل UK کے ایک Parliamentarian نے organize کیا ہے، میں تین بجے اجازت لوں گی اور جاؤں گی۔ آج بھی ہوا ہے اور کل بھی ہو رہا ہے۔

یہاں کوئی blitzkrieg نہیں ہوا ہے، there should have been

Seminars experts and civil blitzkrieg today.

society کے نام دے سکتے ہیں، دنیا نے اور دنیا بولے، یہ اس وقت کا مطالبہ ہونا چاہیے۔

میں آپ کے سامنے ایک امید کی کرن ضرور رکھنا چاہتی ہوں، ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے

and the West should also take note, if mainstream Indians now are beginning to take note of what Narendra Modi is saying, then perhaps international community might want to stop this willful act of forgetting. This is absolutely willful, it is not involuntary, it is a voluntary act of amnesia, it is an erasure of a whole people's identity, and it is an erasure of history. Narendra Modi is making show-ups in erasure of the ID of secular India. That is their cause but it is affecting the very lives and deaths of Kashmiri, as you speak, I want to take the liberty so quickly with your permission because everybody wants to speak....

جناب چیری مین: جی کریں۔ quick

Senator Sherry Rehman: Everybody wants to speak of pointing out this report that has come out. It is called a Human Rights Report on Kashmir, it is written by a group of mainstream Jurists of Academic of lawyers, of

journalists who risk their lives. They have said that Narendra Modi's India is damaging. It is imprisoning their people, it has made Muslims, this is another Indian saying that "the eternal, unforgivable other" there is no forgiveness, the Muslim is the other in secular India and had any other country done this?

Two nuclear countries, Kashmir is lying in between. It would have been considered rogue action because it is still disputed territory. They have tried to change international law, they have flouted international norms and they have still started to move different people in twin areas that the law cannot be challenged, the domicile law cannot be challenged.

The United Nations must act to challenge this law as well. We seek a statement and we seek a statement from my UN representatives who should be seeing the UN Secretary General. They can do it tomorrow and they can do it day after but the ethnicity and the identity of Kashmir is being changed under a note by a fascist, anti-secular Narendra Modi. In any other place in the world, this would be called a Rogue State and sanctions would be in place for the rapes, the murders, the changes in the law, you can hold people for two years with no charge, no trial and half of Kashmir has disappeared and that is OK to do businesses. How is that OK to do businesses? How is the world doing business with India? Is the economic power Trump everything? What has happened to the philosophies of the French Revolution and the American Declaration of Independence which is back-dropped? The back-drop of all of that is Greek thought, from Cicero, from Aristotle, from the French Revolution,

Valtaire the Renaissance, all of that thinking, I have documented it there.

We cannot just be told what to do with our rival. India must be taken to task, India must be told by the United Nations that this kind of religious apartheid and ethnic cleansing in Kashmir is unacceptable, that attempted annexation, it is attempted. It is not an annexation because Kashmir has not accepted it. The attempted annexation is not acceptable and Pakistan and the rest of us stand with the Kashmiris until they get their right to determine their future. Thank you very much.

جناب چیئرمین: شکریہ، حجی سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب۔

Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: شکریہ، جناب چیئرمین! آپ نے پانچ اگست کو سینیٹ کا اجلاس کشمیر کے ساتھ بیکھتی کے حوالے سے طلب فرمایا کہ ہمارے زخموں کو تازہ کر دیا، آپ کی بڑی مہربانی۔ جناب چیئرمین! آج پوری قوم کشمیریوں سے اظہار بیکھتی کر رہی ہے۔ ہمارے تمام ادارے اور پارلیمنٹ اظہار بیکھتی کر رہے ہیں۔ ہمارے کشمیری بھائی ستر سال سے مسلسل مار کھا رہے ہیں۔ اپنی آزادی کے لیے خون بھا رہے ہیں۔ کشمیری ماوں بہنوں کی عصمت دری ہو رہی ہے۔ اللہ کرے وہ دن آئے کہ کشمیری سکھ کا سانس لیں اور آزادی کی نعمت سے ملا مالم ہوں۔

جناب چیئرمین! مودی دنیا کے انسانیت کا ایک گھٹھیا انسان ہے، خونخوار انسان ہے، دہشت گرد ہے۔ کشمیر میں کشمیری مسلمانوں کا ایک سال سے قتل عام ہو رہا ہے، صرف لاک ڈاؤن نہیں ہے۔ خواتین کی عصمت دری ہو رہی ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ دنیا کشمیری مظالم پر کیوں خاموش ہے۔ اقوام متحدہ جو دراصل امریکہ کی لوٹڈی بنی ہوئی ہے وہ اپنی قراردادوں پر عمل درآمد کرانے کی بجائے مجرمانہ غفلت سے کام لے رہا ہے۔ دنیا کے اسلام جسے امت مسلمہ کہتے ہیں ان کا ضمیر خاموش ہے۔ کیا اس لیے کہ کشمیری مسلمان ہیں؟ کیا اس لیے کہ فلسطینی مسلمان ہیں؟ چلو مسلمان صحیح انسان بھی تو ہیں۔ یہ انسانیت کہاں گئی، کہیں اگر کوئی قتل ہوتا ہے، جسے ہم بھی ناجائز اور نامناسب سمجھتے ہیں اس پر پوری دنیا شور مجاہتی ہے، واویلا کرتی ہے لیکن ایسا ظلم و جبر جو ستر، بہتر سال سے مسلسل جاری ہے اور

کشمیریوں کا بے رحمانہ قتل ہو رہا ہے، ان کی لاشیں دریائے نیم میں پھینکی جا رہی ہیں۔ پاکستان کو لکارا جاتا ہے کہ پاکستان تو کشمیر کی بات کرتا ہے، مقبوضہ کشمیر کی، سری نگر کی، جموں کی بات کرتا ہے، یہ لاشیں کشمیریوں کی ہیں، تمہیں اگر غیرت ہے، تم میں اگر جرات ہے، تم میں اگر ہمت ہے تو میدان میں آؤ۔

جناب چیئرمین! آج کا افسوسناک دن، جو آج سے ایک سال قبل مودی سرکار نے اپنے آئین کے آرٹیکل 370 کو ختم کر کے، کشمیر کی آئینی حیثیت ختم کر کے اسے بھارت کے ساتھ ضم کر دیا۔ اسی طرح شن نمبر 35A مسلم آبادی سے متعلق جو آئین میں ایک شق ہوا کرتی تھی کہ یہاں غیر مسلموں کو لا کر آباد نہیں کیا جاسکتا۔ یہاں کشمیری ہی رہیں گے، کشمیر کے اندر چاہے ہندو ہیں، چاہے سکھ ہیں، مسلمان ہیں وہ رہیں گے، ان کی اولاد رہے گی۔ باہر سے لا کر یہاں پر کسی کو آباد نہیں کیا جائے گا۔ آئین میں ترمیم کر کے ہندوستان نے کشمیر سے متعلق جو معاهدات تھے، اقوام متحده کی جو قراردادیں تھیں، شملہ معاهدہ تھا، اعلان لاہور تھا، سب کو پاؤں تلے روندا۔ اس پر نہ اقوام متحده نے احتجاج کیا، نہ دنیا کے کسی کو نے سے کوئی آواز بلند ہوئی، ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ آج ہم ان کے ساتھ پیختی کا اظہار کر رہے ہیں اور کریں گے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کشمیری کب تک ظلم سنبھلتے رہیں گے، کب تک ظلم کی چکی میں پستے رہیں گے، ان ماؤں اور بہنوں کی چیزوں پر کب کوئی کان وہرے گا۔ کب ہندوستان کو کوئی طاقت آکر ظلم و جبر سے روکے گی، مودی کی چیڑ دستیوں کے سامنے کھڑے ہو کر اس کا ہاتھ مرڑے گا۔ کب تک ایسا رہے گا، ایک سال سے لاک ڈاؤن ہے، ان کی حالت اور کیفیت کیا ہو سکتی ہے یہ آپ سے بھی او جھل ہے اور مجھ سے بھی او جھل ہے۔ یہ ظلم و جبر کب تک رہے گا، کیا صرف قراردادوں سے کام بن جائے گا؟ ایک منٹ کی خاموشی، ایک مسلم ریاست کی، بھیتی ایک مسلمان کے یہ کہاں کی روایات ہیں جو ہم اپنارہے ہیں۔ ہم ان کے لیے آج قرآن کریم ختم کروائیں، ان کے لیے دعا کریں، ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کریں، ایک منٹ کی خاموشی سے کیا پیغام جائے گا۔ خاموش رہنے کا وقت نہیں، اب کچھ کرنے کا وقت ہے۔

جناب چیئرمین: حیدری صاحب خیال رکھنا ہے باقی بھی سارے دوست اس اہم موضوع پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: آپ کا اتنا خیال رکھوں گا کہ آپ حیران ہو جائیں گے۔

جناب چیزِ مین: مجھے حیران نہ کریں، دنیا کو اپنی باتوں سے حیران کر دیں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: مجھے افسوس ہے آج یہ ڈیک بجارتے ہیں، خوشیاں بھی منا رہے ہیں، میں نہیں سمجھتا آج سوگ کے دن آپ کے سامنے یہ پھول پڑے ہیں۔ آج پوری پارلیمنٹ میں کالے بینرز ہونے چاہیے تھے۔ یہ کیا تماشا ہے؟ ادھر ہم ان سے اظہار پیچتی کر رہے ہیں، ان کی ماوں اور بہنوں کی چینیں ہمارے دلوں کو چیر رہی ہیں اور ہم پھول سجائے ہوئے ہیں کہ کشمیر کے ساتھ پیچتی کر رہے ہیں، ان کے ساتھ ہمدردی کر رہے ہیں۔

جناب چیزِ مین: پھول غم اور خوشی کے ساتھی ہیں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: میں تو سمجھتا ہوں، اگر آپ مناسب سمجھیں، جر نہیں ہے، اگر آپ مناسب سمجھیں تو یہ گلدستہ ہٹائیں۔ آج صدر صاحب تشریف لارہے ہیں، آج یہاں پر کالی جنڈیاں ہونی چاہیں، کالے بینرز ہونے چاہیں تاکہ مکمل پیچتی کشمیر یوں کے ساتھ ہو۔ اس لیے میں نہیں سمجھتا، میرا دل دکھا ہے، اگر آپ پوچھیں گے تو پارلیمنٹ کے دیگر ارکین بھی یہ ہی کہیں گے۔

جناب چیزِ مین: حیدری صاحب یہ پھول ہماری طرف سے ان کشمیری شہیدوں کو نذرانہ ہے، مظلوموں کے لیے نذرانہ ہے، اس لیے ہمیں ان پھولوں کو خبر نہیں بنانا چاہیے۔ آپ اپنی بات کا اظہار کریں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: یہ خبر نہیں ہے، دکھ کا اظہار ہے۔ میرے سمتیت بہت سے ساتھیوں کا دل دکھا ہے۔ آج ہم سب اس بات پر متفق ہیں کہ کشمیر، کشمیر یوں کا ہے، کشمیر یوں کو اقوام متحده کی قراردادوں کی روشنی میں حق خود ادا دی جائے۔ کشمیر یوں کو آزاد کیا جائے، کشمیر یوں کی جدوجہد سے کوئی پاکستانی اختلاف نہیں کرتا مگر ہمیں اپنے گریبان میں بھی جھانکنا چاہیے کہ ہم نے کشمیر کے لیے کیا کیا ہے۔ مودی نے اپنے آئین میں شامل کر دیا کہ میں برسر اقتدار آ کر آر ٹیکل 370 اور 35A کو ختم کر دوں گا۔ کشمیر کے اس status کو ملیا میٹ کروں گا اور اس کو اندیا میں ضم کروں گا۔ جناب عالی! آپ مجھے بتائیں کہ نقشے میں ڈالنے سے کوئی مسئلہ حل ہوتا ہے۔ نقشے میں تو آپ دلی، حیدر آباد دکن، چندی گڑھ کو بھی شامل کر سکتے ہیں، نقشے میں آپ لکھتے جائیں کیا فرق پڑتا ہے۔ جگ ہنسائی مت کرائیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب بہت وقت ہو گیا ہے۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: بس جب حیدری بولنے لگتا ہے اور اصل موضوع پر آتا ہے تو آپ اس کو روکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب بڑی مہربانی بہت شکریہ، باقی ساتھیوں نے بھی بات کرنی ہے۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: میں پارٹی کا پارلیمنٹی لیڈر ہوں مجھے پانچ منٹ اور دے دیں۔

جناب چیئرمین: جناب گیارہ منٹ ہو گئے ہیں۔ اس لیے مہربانی کریں کیونکہ آپ کے باقی ساتھی بھی بولنا چاہیں گے۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: چلیں دو منٹ اور بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے بات کریں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: مودی نے اپنے انتخابی منشور میں لکھا کہ میں کشمیر کا تبدیل کروں گا اور اس کو اندیما میں ختم کروں گا۔ آپ بتائیں پاکستان نے اس کے تدارک کے لیے کیا کیا ہے۔ موجودہ حکرانوں نے، جن کو پتا تھا بلکہ وزیر اعظم نے کہا کہ جب مودی آئے گا تو کشمیر کا مسئلہ حل ہو گا۔ ان کے ذہن میں جو بات تھی وہ ہمارے سامنے آئی تو یہ کشمیر کے مسئلے کا حل ہے کہ کشمیر کو مودی نے اندیما میں ختم کر دیا۔ امریکہ ثالث بنے گا۔ امریکہ عالمی استعمار ہے۔ امریکہ نے ہندوستان کو خوش کرنے کے لیے آپ کو بلا کر کہا کہ مقبولہ کشمیر اندیما کے حوالے، آپ نے شور مچانا ہے، واک کرنی ہے، جلسے کرنے ہیں، بیانات دینے ہیں اور پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے قراردادیں پاس کرنا ہیں باقی اس سے آگے نہیں، بڑھنا۔ اپنے فوجی جوانوں کو کشمیر میں داخل نہ کرنا۔ جناب چیئرمین! یہ بھی حقائق ہیں، یہ بھی باتیں ہیں، یہ بھی سوالات ہیں۔ ان سوالوں کا جواب ہم کس سے پوچھیں، اگر آپ ہمیں روکنے گے تو یہ سوال یہیں پر دب جائیں گے، باہر ہوں گے۔ کشمیر کے حوالے سے اظہار یقینی ان کے غم اور دکھ میں تمام جماعتیں شامل ہیں مگر اس سے تھوڑا سا آگے بڑھ کر اپنے گزیبان میں بھی جھانکنا چاہیے کہ ہم نے ان کشمیری بھائیوں کو آزادی دلانے، اس

مصیبت سے نکلنے، مودی کے ظلم و جبر سے نکلنے کے لیے ہم نے کیا اقدامات کیے ہیں۔ جناب چیئرمین! بہت شکر یہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب،
Federal Minister for Narcotics Control.

Senator Muhammad Azam Khan Swati, Minister for Narcotics

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اِيَّاكُنْ نَّبِيْدُ وَ اِيَّاكُنْ نَّسْتَعِيْنُ۔
میں سمجھتا ہوں کہ شہید کی موت قوم کی حیات ہے اور داد دیتا ہوں پارلیمنٹ اور بیرون ملک پاکستانی
اور تمام ان آزاد اقوام کو جنہوں نے مودی کے ظلم و بربریت کے چہرے کو عیاں کرنے کے لیے اس
پوری تاریخ کے اندر اپنا کردار ادا کیا ہے۔ جناب چیئرمین! آج اس لحاظ سے تاریخی دن ہے کہ جہاں آج
ہمیں دنیا کے پھੇ پھੇ پر انسانی حقوق کی قیمتیں ہوں، United Nations، United Nations Security Council
و ہم مودی کے اس بھیانک چہرے کو عیاں کر رہے ہیں جس کے ذریعے ایک سال سے اپنے آئین کو
توڑا، انسانیت کے ناتے کو توڑا، سیکولر کی اس بات کو جس کے لیے نہرو اور گاندھی جی نے بڑی تگ ددو
کے بعد بر صغیر میں سیکولر ہونے کا نعرہ لگایا تھا اس کے خلاف، میں سمجھتا ہوں کہ آج ہم اس پارلیمنٹ
کے floor سے اس بات کا اعادہ کر رہے ہیں کہ جو چہ اگست 2019 کو مشترکہ اجلاس میں کیا تھا،
United Nations کی قرارداد، Security Council کی قرارداد کو اور اس کے چارٹر کا
پاس رکھتے ہوئے ہم نے اس تحریک کا حصہ بنانا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ آزادی تک ہم کشمیریوں کی آواز
کے ساتھ ان شاء اللہ تعالیٰ کھڑے رہیں گے۔ United Nations کی Security Council کی قرارداد 37 جو 1948 January, 1948 کی
کہ دونوں اقوام، اندیا اور پاکستان امن کو اس بر صغیر کے اندر تباہ کرنے سے گیز کریں گے۔ قرارداد
21 April, 1947 کو وہ یہ کہہ رہی ہے اور میں پڑھ کر سناتا ہوں جس کے اندر کشمیر کی آزادی اور
رائے شماری کا ان سے پوری اقوام عالم نے وعدہ کیا ہے

Both India and Pakistan desire that accession of Jammu and Kashmir to India or Pakistan should be decided

through democratic method of free and impartial plebiscite.

رانے شماری اس کی بنیاد ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو اقتصادی طور پر FATF کے ذریعے جس طریقے سے کمزور کیا جا رہا ہے، پاکستان کو NDS اور راکے ذریعے بلوچستان اور ہماری سرحدوں کے اندر، ہمارے امن کو جس طریقے سے تباہ کیا جا رہا ہے اور حالیہ واقعہ کہ stock exchange, Karachi میں راول NDS کے ذریعے جس طریقے سے حملہ کیا یہ اقوام عالم کے لیے آج ایک تاریخی دن ان کے منہ پر طماںچہ ہے اور ان کو یاد دلانے کا وقت ہے کہ کشمیر کی آزادی انسانیت کی آزادی ہے۔ اس کو آج کسی مذہب سے منسوب نہیں کیا جاتا اس لیے ساری دنیا کی انسانی تنظیمیں جو بر سلز، لندن، واشنگٹن، ہیو سٹن، فلوریڈا میں کھڑی ہیں وہ آج پار پکار کر دنیا اور انسانیت کو یہ کہہ رہی ہیں کہ کشمیر جل رہا ہے۔ وہاں پر جو مظالم ہو رہے ہیں انسانیت کے ناتے سے ان کو آزادی اور رانے شماری کا حق دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنے والے وقت میں ان شاء اللہ تعالیٰ اسی طریقے سے تمام سیاسی جماعتوں کا اتحاد رہا، جس طریقے سے وزیر اعظم پاکستان نے اقوام تحدہ کی جزوی اسمبلی کے اندر ایک کشمیر کے سفیر کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کیا۔ آج ۱۰ OIC کو بھی کم از کم ان انسانوں کی، اگر مسلمانوں کی نہیں تو انسانوں کی فکر ہونی چاہیے۔ میں آج تمام عالمی لیڈروں کو اور ان کے ضمیر کو جھنجوڑ کر اس ایوان بالا اور آپ کے ذریعے سے کہہ رہا ہوں کہ اگر انسانیت کا قدس جس طرح سے پامال کیا جا رہا ہے اور خاص طور پر پچھلے ایک سال سے لاک ڈاؤن اور کرفیو کے ذریعے انسانوں پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں، ان کے ذرائع ابلاغ کو منقطع کیا گیا ہے، آج آپ کے ضمیر کو اس ایوان کے نمائندے کی حیثیت سے میں جھنجوڑ کر کہہ رہا ہوں ان شاء اللہ تعالیٰ آزادی کشمیر کی شمع جو ہم نے جلانی ہے، وہاں جو میری بیٹیاں اور بچیاں قربانی دے رہی ہیں تو آزادی کا خواب شرمندہ تعبیر ہو گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ کشمیر آزاد ہو گا۔ پاکستان پائندہ باد۔

جناب چیری مین: سینیٹر سراج الحق صاحب۔

Senator Sirajul Haq

سینیٹر سراج الحق: الحمد لله رب العالمين۔ الصلاة والسلام على رسول الکریم۔ اما بعد اعوذ بالله من الشطئین الرجیم۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔ نصر من الله وفتح قریب وبشر المؤمنین۔ صدق الله العظیم۔ جناب چیری مین! آپ کا بہت شکر یہ کہ آپ نے آج ۵ اگست کو اجلاس بلا یا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آج

کے اس اجلاس کا پیغام مقبوضہ کشمیر کے عوام کے لیے حوصلے کا ذریعہ بنے گا۔ کشمیر ہمارے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے، کشمیر کے بغیر پاکستان ناممکن ہے، کشمیر پاکستان کی شہرگ ہے۔ پاکستان کی ہر یا ای اور خوشحالی کشمیریوں کی عظیم جدوجہد کی مر ہون منت ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ گزشتہ سال 21 فروری کو انڈیا نے اعلان کیا تھا کہ ہم پاکستان کے حصے کا پانی بند کریں گے، اس جدوجہد کی وجہ سے جہلم، چناب، راوی اور ستلج میں پانی موجود ہے، جس طرح کا مودی کا مزاج اور کردار ہے، اگر اسے موقع ملا تو وہ پاکستان کے حصے کا پانی بھی بند کرے گا۔

جناب چیئرمین! کشمیر strategic جگہ پر ہے، جس کے چاروں اطراف میں چار atomic powers Russia, China, Pakistan and India شامل ہیں، اگر اقوام عالم نے مسئلہ کشمیر کو حل نہ کیا تو کسی بھی وقت اس علاقے میں ایسی جنگ ہو سکتی ہے، جو پوری دنیا کے لیے تباہی کا باعث بن سکتی ہے۔ مسئلہ کشمیر کا حل نہ صرف پاکستان کے لیے بلکہ پوری دنیا کے لیے بہت ضروری ہے۔ گزشتہ 72 سالوں میں کشمیریوں نے جو جدوجہد کی، انسانی تاریخ میں اس طرح کی جدوجہد کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں، یہ ایک طویل جدوجہد ہے اور تقریباً ہر دن کشمیریوں نے اوس طبقہ شہداء آزادی کی خاطر پیش کیے، جس میں جوان، بوڑھے، بچے اور خواتین شامل ہیں، ہر شہید کی زبان پر آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہوتا ہے اور آخری نعمہ یہ ہوتا ہے کہ ہم پاکستانی ہیں اور پاکستان ہمارا ہے۔ پاکستان کی بقاء کے لیے واحد راستہ یہی ہے کہ ہم کشمیریوں کا ساتھ دیں اور ان کی جدوجہد کو کامیابی تک پہنچانے کے لیے زندگی کا ہر لمحہ اور خون کا آخری قطرہ بہانے کے لیے تیار ہیں۔

جناب چیئرمین! بدقتمنی ہے کہ انڈیا پر ایک ایسے شخص کی حکمرانی ہے جسے دنیا پاگل آدمی سمجھتی ہے، یہ شخص جب گجرات کا وزیر اعلیٰ تھا تو اس نے تین ہزار سے زیادہ مسلمانوں کو شہید کیا، یہ وہ شخص ہے کہ جس نے آج کے دن بابری مسجد کی جگہ مندر کی تعمیر کا اعلان کیا، اس شخص نے اپنی election campaign میں اپنے عوام سے تین وعدے کیے تھے، ایک یہ کہ میں مقبوضہ کشمیر کو انڈیا کا حصہ بناؤں گا، دوسرا مامندر کی تعمیر کا وعدہ اور تیسرا آزاد کشمیر پر قبضہ کرنا۔ مودی نے دو انتخابی وعدے پورے کیے، تیسرا وعدے کے لیے وہ پاکستان پر حملہ کر سکتا ہے۔ اس شخص سے ہر چیز متوقع ہے۔ ہمارے حکمرانوں کا خیال تھا کہ مودی آئے گا تو مسئلہ حل ہو گائیکن مودی کے آنے

کے بعد مسائل میں مزید اضافہ ہوا۔ اس شخص نے بگلہ دلیش کا دورہ کیا اور وہاں پر اس نے بڑی بے شرمی اور ڈھٹائی کے ساتھ اعلان کیا کہ میں نے بگلہ دلیش بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ بے شرمی کی انتہا ہے کہ انہوں نے وہ تصویر حسینہ واجد کو تختے کے طور پر پیش کی جس میں ہماری فوج کے ذمہ دار ترین شخص نے اپنے آپ کو جزل اروڑہ کے سامنے پیش کیا تھا۔ اس شخص کے بارے میں اگر ہم یہ خیال کریں کہ ان کے ساتھ کوئی بات ہو سکتی ہے تو یہ ناممکن ہے۔

ہمارا ایک عجیب المیہ ہے کہ گزشتہ سال جناب عمران خان صاحب نے امریکہ میں بڑی اچھی تقریر کی، ہم سب نے اس تقریر کو appreciate کیا لیکن جب وہ واپس تشریف لائے تو انہوں نے کوئی لائجہ عمل دینے کی بجائے اعلان کیا کہ جو شخص LOC کی طرف جائے گا، وہ پاکستان کا غدار ہو گا، ان کے اس اعلان سے مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کو مایوسی ہوئی۔ 1947 کی آزادی کے بعد جب انڈیا نے اپنی فوجوں کو سری نگر کے ائیر پورٹ پر اتنا تھا تو اس وقت ہمیں آگے بڑھنا چاہیے تھا، یہ بالکل ممکن تھا کہ ہم اس وقت کشمیر کو پاکستان کا حصہ بناتے لیکن ہماری بد قسمتی تھی۔ ان دونوں افواج کے سربراہ جزل گریسی تھے، انہوں نے اعلان کیا تھا کہ جو شخص بھی کشمیر کی طرف جائے گا، وہ پاکستان کا غدار ہو گا۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قبائل کے لوگ وہاں جا سکتے تھے، ہمارا ضلع دیر بالا اور دیر پائیں جو اس وقت پاکستان میں شامل نہیں تھا، 2300 لوگ وہاں سے گئے اور ان میں سے بہت کم پنج کروپس آئے۔ اس وقت جو کشمیر کا آزاد خط ہے، اس کی آزادی میں ہمارے ان لوگوں کا خون شامل ہے۔ میں آج سوچتا ہوں کہ کراپی، لاہور، گجرات اور راولپنڈی کے لوگ کیوں نہیں گئے، اس کی یہی وجہ تھی کہ اس وقت جزل گریسی نے اعلان کیا تھا کہ جو کشمیریوں کی support کے لیے جائے گا، وہ ہمارا نہیں ہو گا۔ آج 72 سال بعد اس حکومت نے اسی طرح کا اعلان کیا ہے کہ جو LOC کی طرف جائے گا، وہ ہمارا نہیں ہو گا۔

15 اگست 2019 کے بعد کشمیر کا جھنڈا ختم ہوا، دنیا کے نقشے پر مقبوضہ کشمیر کے نام سے جو ریاست تھی، وہ ختم ہو گئی، وہاں پر اردو زبان پر پابندی لگادی گئی، ریڈیو سری نگر پر پابندی لگائی گئی، سری نگر اسٹیڈیم کا نام تبدیل کر دیا گیا۔ 12 مینیٹز گزر چکے ہیں، ہر دن کشمیریوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ میں ایسے میں ان کشمیری عوام کو سلام پیش کرتا ہوں، خاص طور پر وہاں کی قیادت سید علی گیلانی صاحب،

شیر Shah صاحب، ملک Yousin صاحب، آسیہ اندر ابی اور ان ماوں بہنوں اور بیٹوں کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں ہماری خاطر، پاکستان کی خاطر اپنی جانوں کی قربانی پیش کی۔

جناب چیئرمین! کشمیر کے بغیر پاکستان نامنکل ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ جو ہمارا موجودہ طریقہ کار ہے اس طریقہ کار کی موجودگی میں کشمیر آزاد ہو سکتا ہے۔ کل کادن، بہت اہم تھا، کل حکومت نے All Parties Conference بلائی، بہت اچھا کیا اور briefing کی۔ ہم نے بھی تمام کشمیری قیادت کو بلا یا تھا، اس میں حریت کے تمام رہنمائے تھے اور اس میں آزاد کشمیر کی تمام سیاسی قیادت آئی تھی، انہوں نے یک زبان ہو کر اعلان کیا کہ حکومت پاکستان نے کشمیر ہائی وے کا نام تبدیل کیا اور اس کا نام سری گنگر رکھا ہے۔ ہمیں حکومت پاکستان کا یہ اقدام منظور نہیں ہے، اس کشمیر ہائی وے کے نام کو دوبارہ بحال کیا جائے۔ اس لیے کیا جائے کہ ہماری کشمیر کے ساتھ ایک نظریاتی commitment ہے، ہم نے کشمیر کے لیے قربانیاں دی ہیں اور کشمیر ہماری پہچان ہے۔ کشمیر کے لیے جدوجہد ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ سری گنگر سے تعلق رکھنے والی ہماری مقبوضہ کشمیر کی قیادت نے اس پر کل احتجاج کیا کہ شاید حکومت نہیں چاہتی کہ اسلام آباد میں ایک روڈ کشمیر کے نام پر ہو، سری گنگر کو کون جانتا ہے۔ ہم نے 72 سال جدوجہد کی ہے، ہم نے کشمیر کے نام پر جدوجہد کی ہے لیکن میں حکومت کی نیت پر شک نہیں کرتا، کاش! کوئی بھی کشمیر کے حوالے سے policy بناتے وقت Opposition کو اعتماد میں لیتے، یہاں پر آزاد کشمیر کی قیادت کو اعتماد میں لیتے۔ یہاں پر مقبوضہ کشمیر کے حریت کے رہنماء موجود ہیں، ان کو اعتماد میں لیتے لیکن حکومت یہ کام نہیں کر سکی۔

جناب! انہوں نے ایک political نقشہ جاری کیا ہے، میں بغل سے کام نہیں لیتا، کوئی نیا کام بھی نہیں ہے، نقشہ پیش کیا ہے، اچھا کیا ہے۔ بہر حال ہم اس کو appreciate کرتے ہیں لیکن یہ نقشہ ہمارے دلوں میں موجود ہے اور یہ نقشہ پہلے سے ایک معین شدہ ہے، اس کو حکومت نے دوبارہ شائع کیا، اچھا کیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ کشمیریوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے کشمیر ہائی وے کا نام یہ دوبارہ بحال کریں گے۔

جناب! میں چند تجاویز دینا چاہتا ہوں کہ یہ تمام مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر کی قیادت کا مشترکہ اعلامیہ ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ کشمیر کے حوالے سے ہر پالیسی میں کشمیری قیادت کو شامل کیا جائے اور یہ بھی تجویز ہے، کل صدر صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ ہم اس پارلیمنٹ میں کشمیریوں

کے لیے کچھ seats منص کر دیں لیکن ان کا یہی مشورہ ہے کہ پہلے آزاد کشمیر اسمبلی میں مقوضہ کشمیر کی قیادت کے لیے سیٹوں کو منص کیا جائے۔ ان سب کا کل یہی مطالبہ تھا کہ پاکستان کی فضائی حدود کے لیے ہمیشہ کے لیے بند کی جائے، وہ جب تک 15 اگست اقدامات کو واپس نہ لے۔ ان کا کل India یہ بھی مطالبہ تھا کہ یہ حکومت کا فرض ہے کہ یہ ایک national action plan کشمیر کی آزادی کے لیے مشترکہ اجلاس میں پیش کرے تاکہ حکومت یکسو ہو کر نعروں کے علاوہ کچھ عملی اقدامات بھی کرنا چاہتی ہے، کل سب کا یہی مشورہ تھا کہ ایک موثر سفارت کاری کے لیے حکومت اور Opposition پر مشتمل و فود ساری دنیا میں بھیج جائیں۔ کل سب کا یہی مشورہ تھا کہ عالم اسلام کو activate کیا جائے اور خاص کر کشمیر کے مسئلے پر OIC کا اجلاس اسلام آباد میں بلا یا جائے اور ان سے مطالبہ کیا جائے کہ اس وقت تک ہندوستان سے کوئی لین دین، تجارت اور تعلق نہ ہو جب تک India کے اقدامات کو واپس نہیں لیتا۔

جناب! میں آپ کے شکریہ کے ساتھ یہ بات کر کے اجازت چاہوں گا کہ یہ ایک لمحہ آیا ہے، اگر ہم نے اس کو ضائع کیا تو ہمیں تاریخ معاف نہیں کرے گی۔ میں اس پارلیمنٹ اور ایوان سے یہی درخواست کروں گا کہ ہمارے سیاسی اختلافات اپنی جگہ پر ہیں، یہ اختلافات ہوتے رہتے ہیں اور اختلافات جمہوریت اور سیاست کا حصہ ہیں لیکن ہم سب نے مل کر کشمیر کی آزادی کے لیے آگے بڑھنا ہے، اگر ہم یہ کام نہیں کر سکتے تو ہمیں تاریخ معاف نہیں کرے گی۔ جناب چیزیں! آپ میری بات کو غور سے سین کہ بہت سارے لوگ یہ نصیحتیں کر رہے ہیں کہ یہ ایسا زمانہ نہیں ہے کہ کوئی ایک ملک دوسرے ملک کو فتح کرے، یہ ٹھیک ہے لیکن آپ دیکھیں کہ یہ اسلام آباد ہے۔ جہاں پر لوگ افغانیوں کا نام لیتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتے تھے کہ اگر ہم افغان طالبان کا نام لیں گے تو ہم سے America ناراض ہو گا۔ ہم نے اپنے پڑوس میں دیکھا کہ یہ افغان کمزور اور غریب لوگ ہیں جنہوں نے ایک super power روس کو بھی شکست دی اور یہ وہی افغان تھے جنہوں نے اور اس کے اتحادیوں کو بھی شکست سے دوچار کیا۔ ہمیں اللہ پر اعتماد کرنا چاہیے، ہمیں America کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے، ہمیں ادھر ادھر دیکھنے کی بجائے اللہ پر اعتماد کر کے ایک عملی جدوجہد کرنی چاہیے۔

جناب! ہمارے programme میں کل صدر آزاد کشمیر بھی آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کشمیر کی آزادی کے لیے جہاد کے بغیر کوئی اور راستہ ہے، قراردادوں اور مطالبات کے ذریعے کوئی کسی کو آزادی نہیں دیتا۔ اس لیے شرمنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ہماری شہرگڑ ہے، یہ ماں ہے، بیٹیاں ہماری ہیں، اگر یہ قوم ہماری ہے تو اپنے کشمیر کی آزادی کے لیے عملی جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔

کافر ہے تو شمشیر پر کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تفعیل بھی لڑتا ہے سپاہی
جناب چیزِ میں: سینیٹر سراج الحق صاحب! اذان آ رہی ہے۔

سینیٹر سراج الحق: اللہ پر جو اعتماد کرتا ہے، اللہ بھی ان کا ساتھ دیتا ہے۔ جناب! آپ کے اور میرے ساتھ اللہ کا وعدہ ہے کہ (تلادت) چھوٹے گروہ بھی بڑے گروہ پر غالب آ سکتا ہے، اگر ایمان کے ساتھ آگے بڑھیں۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان ظہر سنائی دی)

جناب چیزِ میں: آپ کا شکریہ۔ سینیٹر فاروق حامد نائیک صاحب۔

Senator Farooq Hamid Naek

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جناب چیزِ میں! آپ کا شکریہ۔ آج دنیا میں جو burning violation and not the respect of international law کیسے کیا ہے، وہ issue کیسے کیا ہے۔ دوسری چیز جو سامنے آتی ہے کہ law کو international law کیسے کیا جائے اور اس کو implement کیسے کیا جائے۔ دنیا میں جو سب سے زیادہ violator law کا violator ہے، وہ کیسے ہے، جب 1947 میں ہندوستان کا بٹوارہ ہوا اور پاکستان اور India بن گئے۔ مہاراجہ آف کشمیر نے ایک standstill agreement sign کیا جو پاکستان نے India کی پہلی propose کیا لیکن India نے sign کیا نہیں کیا، یہ India کی violation تھی۔

جناب! جب revolt start ہو گیا، کشمیر میں بہت a کیا جس کی وجہ سے کشمیر میں حالات بہت زیادہ خراب ہو گئے، آپ دیکھیں کہ اس کے بعد 1948 میں conflict aggravate ہو گیا۔

جوہر لعل نہر، میں United Nations نے as Prime Minister of India، پیش کی کہ resolution "question of accession of Kashmir to India and Pakistan to be decided by plebiscite" یہ ان کی اپنی move Security Council کی United Nations resolution تھی جو violation اس کے باوجود کشمیر میں آج تک plebiscite نہیں ہو سکا، یہ بھی India کی گئی۔ اس کے بعد no respect to the resolution of international law ہے۔

بھی ہے۔ the United Nations

جناب! اس کے بعد 1971 and 1965 میں دو جنگیں ہوئیں۔ 1965 میں Tashkent Declaration اور 1972 میں Shimla Agreement میں ہوا۔ دونوں sides کیا کہ اپنے differences through negotiation agree کرنے کے لیے بیٹھنے کو تیار نہیں کریں گے لیکن آج تک انڈیا settle differences کو تیار نہیں کر رہا۔ this is another violation of the international law by India. اس کے بعد seize-fire line was converted into Line of Control. اور violation کی کون کرتا ہے؟ انڈیا کرتا ہے،

another violation of India as far as the international law is concerned. پانچ اگست، 2019 کو Indian Parliament نے Jammu و کشمیر Article 370 کی Reorganization Bill, 2019 Pass کو repeal کر دیا جاتا ہے۔ جموں و کشمیر اور لاداخ 35-A of the Constitution special rights کے جو become union territories of India تھے وہ ختم کر دیے جاتے ہیں، کشمیر کا special status ختم کر دیا جاتا ہے اور Kashmiris to buy properties only by Kashmiri's جاتا ہے،

this is another violation of the international commitment made by India to the world at large.

آج کشمیر کے اندر جو 8.5 million کشمیری لوگ ہیں وہ بالکل ایک siege میں ہیں۔ کشمیریوں کو گرفتار کیا گیا ہے، وہ اپنے گھروں سے باہر نہیں نکل سکتے ہیں۔ وہاں کرفیو ہے۔ نوجوانوں کو گرفتار کیا جاتا ہے، detain کیا جاتا ہے، under Public Safety Act of 1978 of detain کیا جاتا ہے، جس میں دوسال تک without trial وہ detain کر لیتے ہیں۔ ماں میں اپنے بچوں کو نہیں مل سکتیں، عورتوں کا rape کیا جاتا ہے، یہ تمام violation ہے۔ international covenant on civil and political rights Article 4, 6 and 7 of these rights say “there should be ban again violation، respect کو torture and right to life is taking place by the Indian Army and the Indian militants. This is again a violation of international rights as far as the Kashmir میں بحث ہوتی ہے by India. Security Council Security Council did not is concerned اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ issue any statement as to the conflict of Kashmir اس کا کیا مطلب

۷

inaction on the part of Members of Security Council is a threat to Kashmiri's life and also raises question of the legitimacy of the United Nations as an organization.

میں سمجھتا ہوں it amounts to an abatement and encouragement of murderous tyranny by the United violation of international law in Nations.

اقوام متحدہ اس وقت انڈیا کے کو تقویت دے رہی ہے اور پاکستان اس میں بالکل فیل ہو چکا ہے کہ United Nation کو یہ باور کرائے کہ یہ جو تمام political rights ہیں جن قوانین کو international بھی allow کرتی ہیں اور governments کی جو violation ہے اس کے بارے میں دیکھا جائے۔

جناب چیئرمین! ان سب چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں آپ کے توسط سے حکومت وقت کو کچھ suggestions پیش کرنا چاہتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ ان کو مدنظر رکھیں گے۔ چیئرمین صاحب آپ کی permission suggestions سے۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جناب چیئرمین! سب سے پہلے

Pakistan must be allowed to engage freely with representatives of the Kashmiri people as full and equal partners in Kashmir negotiations. Full political freedom throughout Kashmir must be honoured including freedom of Assembly, speech and press, Kashmir must be opened to the international community with open access to foreign organizations. There must be an end to the practice of disqualification of candidate for public office who declined to pledge allegiance to India and or accession to either India or Pakistan. United Nations should appoint a special envoy of international standing to adopt the role of a facilitator in promoting the Kashmir talks. The guiding principle of United Nations on the resolution of the conflict must be based on previous international commitments. United Nations resolution and the core international value of human rights just in the rule of law.

پاکستان کو چاہیے کہ ائمہ یا کو باور کرائے،

India must release all detainees who are in custody. Create conducive condition to allow peaceful return of all Kashmiri refugees to Kashmir. Provide access to investigative press and agencies to interrogation and detention centres. India must provide freedom of assembly and peaceful demonstration. Withdraw all

repressive laws, specially the Public Safety Act of 1978. All government proceedings and records must be accessible to public under press and non-government institutions, both local and international. There must be immediate and complete session of all military and militant action by the Indian Army and the Indian militancy and India must disband government sponsored militant gangs. Military presence in towns and villages must be withdrawn. Military personnel must be restricted to cantonment areas. Bunkers and barricades in towns and villages should be dismantled. Shared withdrawal of military to pre-1947 boundary should commence with the goal of making the entire area free of arms and India must provide just compensation for life and destroyed private property. Only Kashmiri should be allowed to buy properties in Kashmir till resolution of dispute. All international agencies to sponsor local products to promote sustainable economic development.

اور میں پاکستان کی حکومت وقت سے یہ اتنا کرتا ہوں کہ وہ
Advisory jurisdiction under Article 65 and 66 of the statutes of invoke
کریں کہ اگر آپ کو International Court of justice
اگر آپ کو International Court of Justice ملے گا تو اگر یہ ملے گا تو
جو کہ International Court of Justice میں سمجھتا
کیونکہ آج جو کشمیر کے اندر ہو رہا ہے میں سمجھتا
ہوں کہ اس پر International Court of Justice opinion دے گی، جس کی وجہ
سے ہمیں آگے بڑھنے کا موقع ملے گا۔

میں آخر میں پاکستان کی موجودہ حکومت کو یہ کہوں گا کہ
create a world opinion to force India to hold plebiscite in
Kashmir in accordance with the United Nations'
resolution and give moral and political support to people

of Kashmir through Members of Parliament of Pakistan. This is very important sir! Pakistan, in order to get international support must finish the perception and allegation that Pakistan supports sponsored terrorism in the region. Thank you sir.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر محمد علی خان سیف۔

Senator Muhammad Ali Khan Saif

سینیٹر محمد علی خان سیف: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! یہاں پر میرے ساتھی مقررین نے بات کی۔ میرے خیال میں اگر اس situation کا اور اک کیا جائے تو دو باتیں ہمارے سامنے آتی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ 05 August کے اقدام کے بعد انڈیا نے کشمیر کا جو defected status تھا اسے تبدیل کر دیا۔ Post 5th August, 2019 کو کشمیر کا defected status change ہو گیا۔ کشمیر انڈیا کا علاقہ بن گیا، اس پر انڈیا کا قبضہ ہو گیا اور اس نے اسے de jure context میں بھی تبدیل کر دیا، اسے اپنے آئین کے مطابق legal علاقہ کر کے declare کر کے بین الاقوامی قانون کے سارے dimensions کو constitute کر دیا بلکہ challenge کر دیا۔ اس وقت بین الاقوامی قانون بھی ایک flux میں ہے، ایک limbo میں ہے کیونکہ تمام declarations اور تمام قراردادوں کی نوعیت ہی بدلتی ہے۔ جہاں تک انڈیا کا اپنا قانون ہے اس نے اسے بھی تبدیل کر دیا۔ اب میری ذاتی رائے میں گئی ہے۔ جہاں تک انڈیا کا علاقہ بن گزرنے کے بعد اس کی لکیر کو پیٹھے رہیں، ہمیں آگے کی طرف دیکھنا ہے کہ ہمیں کرنا کیا ہے۔ اس سلسلے میں، میرے خیال میں چار تجاویز ہیں جو میں اپنے تمام ساتھیوں کی خدمت میں اور آپ کی وساطت سے باہری دنیا کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلا اصول تو جو ہمیں اپنی futuristic strategy in relation to Kashmir کا ہونا چاہیے وہ اصول یہ ہونا چاہیے کہ ہماری reactive strategy نہیں ہوئی چاہیے، رد عمل والی responsive strategy نہیں ہوئی چاہیے بلکہ responsive strategy ہوئی چاہیے۔ یہ international law کی بھی ایک اصطلاح ہے کہ reactive actions or responsive actions جو ہوتے ہیں وہ design کے ساتھ considered long term perception and vision

یکے جاتے ہیں اور اس کی طرف آہستہ آہستہ پیش رفت کی جاتی ہے۔ Situation India نے تبدیل کی ہے، یقینی طور پر ہم reaction بھی کر رہے ہیں لیکن ہمیں اپنے اس long term responsive strategy کے ساتھ ساتھ ایک ingredients and fundamental elements تزدیک اس کے چار main Element No.1 چونکہ پوری دنیا میں پاکستان کی یہ سب سے پہلی ذمہ داری بتی ہے diplomatic responsibility پاکستان کی ہے اس لیے ہمیں diplomatic level پر اور سرکاری سطح پر اقدامات کرنے چاہیے۔ وہ اقدامات کیا ہیں، اس سے حکومت بھی باخبر ہے، diplomatic طریقے سے interaction and lobbying ہونی چاہیے تمام international طریقے سے highlight کر کے بیٹھ نہیں جانا چاہیے۔ for a proactively support بلکہ اسے highlight کرنا چاہیے۔

دوسری بات ہے parliamentary diplomacy and parliamentary interaction کی۔ ہمیں پارلیمان کی سطح پر تمام دنیا کے پارلیمانوں سے رابطے کرنے چاہیے کیونکہ پارلیمان میں عوام کے نمائندے بیٹھے ہوتے ہیں۔ ان کو convince کرنا چاہیے کیونکہ parliamentarians at the end of the day ہوتے ہیں جو اپنی اپنی حکومتوں کی پالیسیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ پالیسی جس نے بھی اختیار کی ہے، اس کو dividends میرے خیال میں اس کے contexts میں اس کے parliaments کی parliamentarian کا جب ہم بطور case plead کرتے ہیں یا ماضی میں ہم نے کیا ہے تو ہمیں بہتر response ملا ہے۔ اس میں آپ کے پاس کئی ایسے لوگ ہیں، آپ international think tanks کے پاس بطور parliamentarian جاسکتے ہیں کیونکہ جب آپ بطور parliamentarian جاتے ہیں تو آپ کے ساتھ حکومت کا baggage ہوتا۔ حکومتوں کے اپنے problems ہوتے ہیں، public parliamentarian کے اپنے رائی جھگڑے ہوتے ہیں لیکن بطور آپ کی بات سنتے بھی ہیں اور آپ کو اپنی بات کو to public interaction

بہتر انداز میں آگے بڑھانے کا موقع بھی ملتا ہے۔ آپ خود کو ان کے think tanks کے ساتھ engage کریں۔

ایک اور طریقہ جو بہت بہتر ہے اور جس کے متعلق شاید ہم نے آج تک سوچا بھی نہیں، وہ یہ ہے کہ ہم Nobel Peace Prize دینے والے ادارے کے پاس جائیں۔ جن لوگوں کو بتائیں کہ آئین اور دیکھیں کہ کشمیر میں کیا ہو رہا ہے، آپ نے امن کے لیے انعامات لیے ہیں یا آپ Nobel Peace Award ملا ہے، انہیں engage کریں، ان کے ساتھ بات کریں، ان کے ساتھ بات کریں اور Nobel Peace Award دیتے ہیں، آئین کشمیر کو بھی highlight کریں۔ اس کے علاوہ آپ contact religious leaders کو کریں۔ آپ ویٹ کن جائیں اور پوپ سے ملیں۔ اس میں حکومت نہیں بلکہ ہم لوگوں کو یعنی parliamentarians کے Arch-Bishop سے ملیں اور ان کے Canterbury میں Protestant Christianity کے case plead کریں۔ آپ basic lobbying کی چیز ہے جسے کرنا چاہیے۔

آپ ہندو دھرم کے بڑے لوگوں سے ملیں جو امن کا پر چار کرتے ہیں اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں اور جن کا پوری دنیا میں اثر و رسوخ ہے، اگر آپ ان کے ساتھ dialogue کریں اور interaction کریں گے تو اس سے آپ کو راستے ملیں گے کہ آپ ایڈیا کے ظلم کو highlight کر سکیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ human rights کی جو international non-governmental organizations ہیں، اس کے ساتھ ساتھ governmental organizations (INGOs) یا پھر lobbying کریں، وہ ایک basic lobbying کی چیز ہے جسے کرنا چاہیے۔

اس کا جو تیسرا ingredient ہے جس پر میں بات کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ آپ عوامی interaction کریں۔ پوری دنیا میں کشمیر کے لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ دنیا کے مغربی اور دوسرے ممالک میں کشمیری موجود ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ ان کے نمائندے وہاں کی parliaments میں بھی موجود ہیں۔ کینیڈا، امریکہ، برطانیہ، ناروے اور دوسرے کئی ممالک میں پاکستانی بھی ہیں اور کشمیری لوگ بھی موجود ہیں۔ ہمیں ان کے ساتھ personal lobbying کریں اور کشمیری لوگ بھی موجود ہیں۔

کرنی چاہیے، انہیں یہاں بلانا چاہیے، LOC اور کشمیر کا دورہ کروانا چاہیے۔ یہ چیز انہماً اہم ہے کہ اسے scientific, concerted and planned haphazard طریقے سے نہیں کرنا چاہیے کہ آج ایک کانفرنس ہو گئی، اس میں کسی کو بلا لیا، پھر اس کے پھر میں بعد ہم نے کوئی اور step لیا۔ اس طرح سے کام نہیں بننا بلکہ اسے آپ نے focused and strategic طریقے سے کرنا ہے۔

اب میں انہی کا ایک نچوڑ جو کہ قانونی steps ہیں، آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ابھی فاروق نائیک صاحب نے بہت زیادہ بتیں کیں، international law کی بات بھی کی، انڈیا کی constitutional provisions کی cite کیں۔ میں قانون کا ایک بہت ہی ادنی اور نالائق ترین طالب علم ہوں لیکن میں نے جتنا قانون پڑھا ہے، مجھے ایک ہی چیز کی سمجھ آئی ہے اور وہ یہ کہ political realities کے نتیجے میں evolve ہوتا ہے۔ جب politics change قانون پر بہت زیادہ تکیہ نہ کریں۔ ہاں، قانون کو بطور ہتھیار ضرور استعمال کریں۔ آج کے دور میں ایک اور اصطلاح جو اس سے پہلے بھی میں نے بیان کی ہے جو لوگوں کو معلوم بھی ہے، وہ یہ ہے کہ warfare کے مقابلے میں آپ law-fare کو استعمال کریں۔ ایک طرف law-fare ہے جس میں قانون کے instruments آپ کے سامنے ہوتے ہیں، میں الاقوامی conventions ہوتے ہیں، اس کے علاوہ international customary law ہیں، میں الاقوامی قانون کے اور international humanitarian principles ہیں، یہ آپ کے سامنے کھلے law of conflict کے اصول ہیں، ان سب کو آپ استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ آپ کے سامنے کھلے ہیں۔ کیا ہم نے انہیں استعمال کیا؟ میرے خیال میں جتنا کیا، ہو گیا، اب آئندہ ہمیں اور زیادہ proactive طریقے سے اسے استعمال کرنا چاہیے۔ ہمیں کشمیر کے behalf پر اپنا کیس قانونی طور پر پوری دنیا میں لڑنا چاہیے۔

یہاں نقشے کی بات ہوئی، ہمارے کچھ دوستوں نے اس نقشے کا مذاق اٹایا اور اس پر اعتراض بھی کیا۔ اس کے بارے میں، میں ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔ ایک کوئی نشان ہے جس کا نام

Montevideo Convention ہے۔ اس میں بین الاقوامی قوانین کے تحت define statehood کیا گیا ہے۔ اس میں ایک اصول ہے جس پر بعد میں laws کے آئے ہیں اور آئی ہیں، اس پر بین الاقوامی publicists اور international opinions کے experts نے لکھا ہے اور یہ کہا ہے کہ جب آپ نے کسی موقف کو plead کرنا ہوتا ہے تو پہلے آپ اس موقف کا narrative build کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ جا کر کسی کانفرنس میں یا اقوام متحده میں بیٹھ کر کہیں کہ آج ہمارا موقف یہ ہے۔ اس کو آپ نے with time develop کرنا ہوتا ہے۔ اس میں اس طرح کا نقشہ یا کسی علاقے پر claim ہو سکتا ہے جیسا کہ تائیوان پر چین کا claim ہے۔ سب کو بتا ہے کہ تائیوان پر چین کا قبضہ نہیں ہے لیکن چین آج بھی تائیوان کو اپنا حصہ declare کرتا ہے، ہر فرم پر اس کا اعادہ کرتا ہے۔ چین اس علاقے پر جوانڈیا کے حصے میں ہے، اپنا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ اس لیے کرتا ہے کہ وہ اپنا case یا طور پر plead کر رہا ہے۔ آپ اگر نقشہ جاری نہیں کریں گے، اس کے بارے میں حکومت کا بھی موقف یہ ہے، کل ہم نے بھی وہ briefing و زارت خارجہ میں geographical map کی جس میں کہا گیا ہے کہ یہ political map ہے۔ یہ آپ کے political designs کی map نہیں ہے بلکہ ایک political map ہے۔ یہ آپ کے political map کی عکاسی کرتے ہیں۔ کل آپ دنیا کے کسی بھی فرم پر چاہے وہ ICI ہو یا کوئی اور فرم ہو، اس پر آپ کہہ سکتے ہیں کہ میرا تو یہ consistent موقف رہا ہے کہ یہ نقشہ ہے اور اس پر میں claim کر رہا ہوں۔ یہ چیز بہت ضروری ہے اور اسی لیے میں اس کی وضاحت کرنا چاہ رہا ہوں۔ یہ چیز اس لیے ضروری ہے کہ consistent policy statements of states and heads of the states یا اس کو define کرتا ہے۔ اگر ہمارا یہ موقف ہی نہیں ہوگا، ہم اسے printed form میں ہی نہیں ہو گا، ہم اسے agitate کریں گے تو ہم کل یہ دعویٰ کرنے میں بھی حق بجانب نہیں ہوں گے۔

میں آخر میں دو چیزوں پر آنا چاہتا ہوں کہ کشمیر میں انڈیا کیا کر رہا ہے؟ اس نے قبضہ تو کر لیا، آرٹیکل 370 کو بھی revoke کر دیا، 35A کو بھی ختم کر دیا، اس کے ساتھ اس نے ایک اور کام کرنا شروع کر دیا ہے جو بہت ہی خطرناک ہے۔ وہ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔

ایک تو وہ وہاں سے mass deportation کر رہا ہے، باہر سے لوگوں کو لا کر کشمیر میں settle کرو رہا ہے اور کشمیریوں کو کرنیو لگا کر اور پریشان کر کے وہاں سے نکلا رہا ہے۔ وہ بھی کر رہا ہے اور mass settlement بھی کر رہا ہے۔ یہ دونوں چیزیں deportation ہیں الاقوامی قوانین کے تحت illegal ہیں۔ تیسرا بات، یہ ethnic cleansing کی ایک شکل ہے۔ یہ کام فلسطین میں بھی ہو چکا ہے اور مودی کا اس وقت سب سے بڑا Adviser نیشن یا ہو ہے۔ اس نے جو کچھ Palestinian occupied territory میں کیا، ہیں الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسرائیل settlements کیں، وہی کام وہ مودی سے کہہ رہا ہے کہ تم کشمیر میں کرو۔ ائمیا یہ کام کر رہا ہے، لوگوں کو وہاں سے نکال رہا ہے۔ میں mass rapes کی بات ہی نہیں کروں گا، violations یا پھر violation کی میں بات نہیں کرتا لیکن یہ جو کچھ کر رہا ہے، یہ colonization کی ایک قسم ہے۔ نوم چو مسکی جو آج کے بہت مشہور intellectual ہیں، وہ اس کو آج کل کے دور میں neo-colonialism کہتا ہے۔ یہ neo-colonialism کی ایک شکل ہے جو ہورہی ہے جس کو ہمیں اٹھانا چاہیے۔ اس سلسلے میں ہمارا یہ موقف ہونا چاہیے کہ ہم پاکستان کے behalf پر تو یقینی طور پر کشمیریوں کی وکالت کر رہے ہیں لیکن جو کشمیر کے اپنے genuine leaders ہیں، جو آزاد کشمیر کے leaders ہیں، جو elected leaders ہیں، اس کے علاوہ جو باہر دنیا میں کشمیری ہیں، جو اپنے علاقوں سے displace ہو چکے ہیں، ان کو بھی ہمیں اٹھانا چاہیے تاکہ وہ ہیں الاقوامی for a case plead کریں۔ جب وہ اپنا case plead کریں گے تو بات بنے گی۔

ایک اور چیز کشمیر کا حق خود ارادیت یا right to self-determination ہے، میں اس پر اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔ Right to self-determination ایک تسلیم شدہ قانون ہے۔ اس قانون پر 1967 میں اقوام متحده کی resolutions آچکی ہیں کہ یہ کسی ایک علاقے کے لیے نہیں ہوتا بلکہ یہ right to self-determination of peoples کسی بھی وجہ سے ہے۔ جب people کا right of self-determination کسی بھی وجہ سے violate ہوتا ہے تو یہ قومی مسئلہ نہیں رہتا، یہ کسی ملک کی جغرافیائی حدود کے اندر کا مسئلہ نہیں رہتا بلکہ یہ اسی وقت ہیں الاقوامی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ اس لیے ائمیا کی یہ پالیسی کہ یہ bilateral

issue ہے یا اس کا اندر ورنی معاملہ ہے، سراسر لغوبات اور بے بنیاد پالیسی ہے۔ اس کو ہمیں ہر فورم پر counter کرنا چاہیے کیونکہ انڈیا میں الاقوامی قانون کے خلاف بات کر رہا ہے۔ ہم یہاں کہتے ہیں اور ہمارے کچھ ساتھیوں نے کہا بھی، non-state actors کی بات ہوتی ہے، terrorism اور جدو جہد کے کچھ ساتھیوں نے کہا بھی، non-state actors کی بات ہوتی ہے۔ ہم اس بات سے shy away کرتے ہیں کہ کشمیر میں مسلح جدو جہد کی وجہ سے ہم پر پابندیاں لگ جائیں گی۔ Right to self-determination کے لیے لڑنے والوں اور جدو جہد کرنے والوں کو non-state actors نہیں کہا جاتا بلکہ انہیں freedom fighters اور حریت پسند کہا جاتا ہے۔ خدا کے لیے! کشمیریوں کے بارے میں خود یہ لفظ استعمال نہ کریں، انڈیا استعمال کرے تو اور بات ہے۔ وہ کشمیری حریت پسند ہیں اور اپنی آزادی کے لیے جدو جہد کر رہے ہیں۔ اقوام متحده کی جزل اسٹبلی کی 1982 کی قرارداد کے تحت self-determination کے لیے جدو جہد کرنے والوں کی مسلح مزاحمت میں الاقوامی قانون کا اصول ہے۔ یہ قانون میں نہیں بنایا بلکہ یہ اقوام متحده نے بنایا ہے۔ آپ اس اصول کے خلاف بات نہ کریں۔

میں ایک بات اور بتاؤں، آج تک دنیا کی پوری تاریخ میں، کم از کم میرے علم میں نہیں ہے کہ کسی قوم کو عزت صرف اس بات سے ملی ہو کہ وہ صحیح اٹھ کر ٹی۔ وی پر دیکھے کہ آج ان کا GDP کتنا ہے یا ان کا ڈالر کا ریٹ کتنا ہے۔ قوموں کو دنیا میں اور تاریخ میں مقام اور عزت تب ملتی ہے جب وہ اپنا حق چھیننے کی position میں آتے ہیں۔ جناب والا! خدا کے لیے کالی پیاں لہرا کر مظلوم نہ بنیں، مسلمانوں کی تاریخ میں آج تک ہم نے آنسو بہا کر کبھی اپنی عزت حاصل نہیں کی۔ میں اس کالی پی کو پھینکتا ہوں، میں احتجاج نہیں کرتا۔ اس کالی پی کی بجائے مودی کو یہ کالی پی پہنائیں تاکہ وہ کالی پی پہن کر احتجاج کرے، وہ دنیا کے آگے روئے کہ آج مجھے مسلمانوں سے بچاؤ، میں نے ظلم کیا تھا، مجھے پاکستانیوں سے بچاؤ، مجھے کشمیریوں سے بچاؤ۔ Don't give your argument to him, argue to him, اسے اپنا plead کرنے دیں، اسے روئے دیں، اسے فریاد کرنے دیں۔ آپ فاتح ہیں، آپ کی تاریخ یہ ہے کہ آپ کے بارے میں جلال الدین خوارزم شاہ نے کہا تھا کہ مسلمان ماں کیں اپنے شہید بیٹوں کی لاشوں پر آنسو نہیں بہایا کرتیں بلکہ اپنے دوسرے بیٹے کو کہتی ہیں کہ جاؤ دشمن کے خون کے قطرے بہا کر لاؤ اور اپنی تاریخ کو دشمن کے خون سے لکھو۔

جناب والا! یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے، آج ہم اس بات کا اعادہ کرنا ہے کہ ہم نے کشمیر کو
اب serious issue بنا کر لینا ہے، اگر اسے seriously ہے، عمران خان نے کیوں نہیں کیا، جزل باجوہ نے کیوں نہیں کیا، آپ لوگ بھی مسلمان ہیں، آپ
بھی پاکستانی ہیں، آپ بھی انسان ہیں، یہ ہم میں سے ہر ایک کا فرض بنتا ہے کہ وہ کشمیر کی آزادی کی
جدوجہد کرے، یہ ہم سب مسلمانوں کا کام ہے۔
جناب چیر مین: شکریہ، سینیٹر کیشوبائی۔

Senator Keshoo Bai

سینیٹر کیشوبائی: شکریہ، جناب چیر مین! بہت افسوس کی بات ہے کہ آج ہی کے دن ظالم
مودی نے کشمیر کی قانونی حیثیت کو ختم کیا، اسے ایک سال ہو گیا ہے۔ آپ کو یاد ہوا کہ ایک سال پہلے
Joint Session میں آصف علی زرداری صاحب نے حکومت کو مشورہ دیا تھا کہ اگر میں صدر
ہوتا تو میں پر ون ممالک کے دورہ پر ہوتا اور لوگوں کو بتاتا کہ مودی کا اصل چہرہ کیا ہے۔ ان لوگوں کو
اپنے ساتھ ملاتا لیکن افسوس کی بات ہے کہ اس حکومت نے ایسا کچھ نہیں کیا جو انہیں کرنا چاہیے تھا۔
جناب والا! کل ہمارا ایک delegation کشمیر کے visit پر گیا تھا، میں بھی اس میں شامل تھی،
میں وہاں کشمیری لوگوں کے ساتھ ملی ہوں۔ وہاں کے refugee camps میں بھی ہم گئے،
وہاں عورتوں سے بھی ملے، ان سے باتیں کیں، ان میں جو ڈر اور خوف تھامیں اس بارے میں بتا
نہیں سکتی، ان کے پیارے ابھی تک سری نگر میں مودی کے ظلم و ستم کو برداشت کر رہے ہیں اور ان
سے مل نہیں پا رہے۔ انہیں یہ بھی ڈر ہے کہ حکومت پاکستان ایسے کام کرے گی اور ایسے
دکھائے گی تو کل ہم بھی نہیں رہیں گے۔ وہ ہم سے درخواست کر رہے تھے کہ آپ
کچھ کریں، آپ آواز اٹھائیں، میڈیا میں شور مچائیں کہ سری نگر اور مقبوضہ کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے۔
جناب والا! اب پانی سر سے اوپر ہو چکا ہے اور ہمیں پانچ منٹ کی خاموشی یا rallies سے
آگے کام کرنا پڑے گا۔ پاکستان کے تمام لوگ کشمیری عوام کے ساتھ کھڑے ہیں۔ میں ظالم مودی کو
بتانا چاہتی ہوں کہ پاکستان کی Hindu community مودی کے خلاف کھڑی ہے، وہ کشمیری
بھائیوں کے ساتھ کھڑی ہے اور وہ تب تک کھڑی رہے گی جب تک کشمیری کو آزادی نصیب نہیں
ہوتی، جب تک ان کے basic rights انہیں نہیں دیے جاتے اور نہ صرف Hindu

بلکہ پاکستان کی تمام minorities اور پاکستان کا بچہ بچہ کشمیری عوام کے ساتھ کھڑا ہے۔ ہماری بہنوں کے ساتھ وہاں جو کچھ ہو رہا ہے، ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں اور ہم ان کے ساتھ تب تک کھڑے رہیں گے جب تک انہیں آزادی حاصل نہیں ہوتی۔ ہم مودی کو بتانا چاہتے ہیں کہ آپ کی دہشت بہت ہو چکی، اب آپ کا اصل چہرہ ہم دنیا کے سامنے لے کر آئیں گے اور دنیا کو دکھائیں گے کہ آپ جمہوریت کا جو چہرہ دنیا کو دکھار ہے ہیں وہ بالکل fake ہے، ہم دنیا کو دکھائیں گے کہ آپ جو کچھ کر رہے ہو وہ غلط کر رہے ہو۔

جناب والا! مجھے پورا یقین ہے کہ ائذیا میں رہنے والے ہندو بھی مودی کے ساتھ نہیں ہوں گے، وہ بھی بھی چاہتے ہوں گے کہ کشمیر آزاد ہو۔ کوئی بھی مذہب اس بات کی اجازت نہیں دیتا، مودی ہمارے مذہب کو استعمال کر رہا ہے، ہم سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ پوری دنیا میں رہنے والے ہندو اس کی مخالفت کرتے ہیں اور مودی کو کہنا چاہتے ہیں کہ اب بس کرو ورنہ پاکستان مودی کو کہیں کا نہیں چھوڑے گا۔ پاکستان اور پوری دنیا کشمیری بھائیوں کے ساتھ ہیں، ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں اور جب تک انہیں آزادی حاصل نہیں ہو جاتی، ہم ان کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشاہد حسین سید۔

Senator Mushahid Hussain Sayed

سینیٹر مشاہد حسین سید: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ شکریہ، جناب چیئرمین! آج بہت اچھا لگ رہا ہے کہ آپ کے پیچھے وجہنڈے ہیں، ایک اسلامی جمہوریہ پاکستان کا اور ایک آزاد کشمیر کا۔ ان شاء اللہ جب کشمیر genuinely آزاد اور متحر کو گا تو یہ کشمیر کا جہنمدا ہو گا۔ I would like to compliment کیسوں بائی صاحبہ، انہوں نے بڑی اچھی تقریر کی ہے۔ کشمیر کی بیبی spirit ہے کہ اس میں سارے پاکستانی، چاہے مسلمان ہوں یا non-Muslims ہوں وہ یک زبان ہو کر بولتے ہیں اور ہمیں اسی spirit میں announce بھی کرنا چاہیے کہ جہاں بذری مسجد تھی وہاں وہ رام مندر بنارہا ہے تو ہمیں بھی Hindu Temple جس کا وعدہ کیا ہوا ہے، وہ اسلام آباد میں بننا چاہیے، آپ کا حق ہے کیونکہ پاکستان کے جہنمدے میں ہر ارنگ ہے اور سفید رنگ ہے،

White is for non-Muslim Pakistanis who have been given equal status as Muslim Pakistanis and we are proud of you.

جناب والا! شکریہ، ہماری کی بنیاد Kashmir policy one of the greatest leaders of the 20th Century, the great leader, Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah, Mao and Lenin. I would say Quaid-i-Azam کے میتوں صدی کے تین بہت بڑے لیدر تھے، آج انہوں نے کیا کہا تھا کہ انہوں نے changed the course of history. جب پاکستان کا نام پہلی مرتبہ دیا گیا، کشمیر کا ذکر تھا، 'Pak' so Kashmir is the missing 'K' in Pakistan, 'Pak' that is there.. پنجاب، بلوچستان، سندھ بھی..

کل ہم راجہ صاحب کی قیادت میں Foreign Office میں گئے، وہاں بڑی اچھی meeting ہوئی، شیری رحملن صاحبہ بھی تھیں، آج انہوں نے بہت اچھی تقریر کی ہے، بھی بہت اچھا لکھا ہے بلکہ کچھ لوگوں نے ان کا CV مانگ لیا ہے کہ آئندہ کی بنے والی article میں یہ ان شاء اللہ national Government میں یہ ان شاء اللہ Foreign Minister ہوں گی، we will support it, We all spoke with one another کی بہت اچھی تقریر تھی۔ جب میرا وقت آیا تو میں نے کہا کہ پاکستان کے تین یہ voice, which are above party lines, Kashmir, Nuclear programme and CPEC. مودی نے ایک سال پہلے جو کیا، اللہ تعالیٰ کا ایک اپنا نظام ہے، اس کے نتائج اس کے لیے ہو گئے ہیں، ایک تو خیر بہت ظلم بھی ہو رہا ہے، جس کی میں تفصیل بیان نہیں کروں گا۔ China has now become a direct party to the dispute، اونہوں نے November, 2019 میں جو map change کیا، نیپال کو بھی Recently clash ہوا ہے، وہ اسی کے نتیجے قابو کر لیا اور لداخ بھی لیا۔ China has now become a direct party to the dispute، اونہوں نے November, 2019 میں جو map change کیا، نیپال کو بھی ہوا ہے، وہ اسی سے ہندوستان کے اندر نئی fault lines آگئی ہیں۔

جناب والا! میں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ ایک سال میں کیا ہوا؟ جناب والا! lac army occupying this area which means there is one armed Indian for every five adult male Muslims in the valley. اس سے پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرے دوست فاروق نائیک صاحب چلے گئے ہیں، انہوں نے ایک بات کی تھی جو factually inaccurate ہے، he is a lawyer. انہوں نے کہا تھا کہ 'Instrument of Accession' was signed, it was 26th not signed, Instrument of Accession fraud کے بارے میں کہتے ہیں، یہ کوئی نہیں تھا، Alastair Lamb کی کتاب October, 1947 کے لیے فاروق نائیک صاحب کے record ہے۔ اس نے کہا ہے۔ اس لیے فاروق نائیک صاحب that is not true at all. جو انڈیا پر بنیاد رکھتا ہے، اور اس کا وجود ہی کوئی نہیں ہے۔ So I would like to correct Mr. Farooq Naek کیونکہ یہ part of history and we should be very careful on that. He is former Chairman Senate. جو کشمیر پر سب سے بڑا historian ہے، اس نے 'A Disputed record' knew him very well also, اس نے post 'Legacy' میں لکھا ہے کہ کوئی record نہیں ہے، انڈیا کی فوج آگئی، اس کے انہوں نے so this should be very clear.

dated Mr. Chairman, India is using rape as a weapon of war, 11000 women, I wanted میں آپ کی absence میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا، میں کہہ رہا تھا کہ to set the record straight کے آپ نے کی Instrument of Accession کی بات کی تھی

the Instrument of Accession does not exist, it is a false and fake document, it was not signed on 26th October, 1947. According to Alastair Lamb,

اس کی کتاب ہے ”Kashmir a disputed legacy“ اندیانے وہ concoct کیا بعد میں، فوج پہلے آئی اور پھر اگلے دن انہوں نے کہا کہ ماؤنٹ بیٹن نے sign کیا، وہ بھی جعلی تھا۔ یہ ماؤنٹ بیٹن کی اور نہرو کی ملی بھگت تھی۔ پھر ایک اور کتاب ہے Andrew Roberts کی۔ یہ Andrew Roberts Cambridge University scholar ہیں۔ historian ہیں، ان کی یہ کتاب ہے، Eminent Churchillians اس میں 90 صفحات ماؤنٹ بیٹن پر ہیں، اس نے کہا جو میٹنگ ہوئی تھی۔ Cyril Radcliffe اور ماؤنٹ بیٹن کی 10 اگست کی رات کو، اس نے کہا تھا کہ تم partition plan کو delay کر دینا۔ اس لیے we are talking of for pleading our case. I am talking about the facts and not opinions. Alastair quote میں ذرا واضح کرنا چاہتا ہوں میں پاکستانی ذرائع نہیں کر رہا، میں documented facts کو Lamb quote کر رہا ہوں اور میں Andrew Roberts quote کر رہا ہوں کو۔ آپ وہ کتابیں پڑھ لیں، میرے پاس اور کتابیں بھی ہیں، میں آپ کو دوں کا کیونکہ اس level پر پارلیمنٹ کی طرف سے ہمیں کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی چاہیے کہ اندیا کا جو claim ہے that is based on a falsehood, it is not factual.

اچھا جو ظلم ہوا ہے کشمیریوں کے ساتھ پہلے سال سے 13680 سیاسی قیدی ہیں اور 11000 خواتین، rape has been used as a weapon of war throughout and then 2 million people are being placed from outside into Occupied Kashmir جن میں سے چار لاکھ کو مل چکے ہیں اور اس کے علاوہ جو plans change کیے ہیں domicile certificates اور ایک RSS جو ایک ex-soldiers, ex-bureaucrats, pundits غنڈہ تنظیم ہے، دہشتگرد تنظیم ہے، fascist organization ہے، 1926 میں بنی تھی ابھی تک وہ Mussolini اور Hitler والا کیا لباس تھا ان کا، خاکی نکر اور سفید شرٹ۔ ان کا سیلوٹ تھا hail Hitler والا لیکن اب انہوں نے تبدیل کر دیا ہے اور مودی اس کا ممبر ہے۔ ایک لاکھ پر اچڑک، پر اچڑک بہت خاص ہوتے ہیں، ان کو رفتہ کہہ لیں یا heart core

members کہہ لیں، ان کو وہ وہاں پر settle کر رہا ہے۔ Demographic تبدیلی پر لانے کی وہ پوری کوشش کر رہے ہیں۔ Palestine model

جناب والا! ایک اور جو ظلم ہوا ہے، معیشت کے حوالے سے۔ صدر صاحب نے بھی آج ایک غلط fact دیا، انہوں نے کہا کہ 4 بلین نقصان ہوا ہے معیشت کو۔ نہیں سر story کی پڑھ لیں، جناب صدر صاحب کو آپ بتا Washington Post August 1st دیں وزارت خارجہ سے یا کہیں اور سے I am quoting the Washington Post کا ایک سال میں نقصان ہوا ہے کشمیر کی معیشت کو۔ August 1st, 5.3 billion dollars پانچ لاکھ کشمیری بے روزگار ہو گئے ہیں۔ جناب صدر نے کہا تھا کہ 4 بلین، so the actual so we are quote کر رہا ہوں Washington post میں figure is quoting international sources and western sources میٹنگ میں شیری صاحب نے بھی اور میں نے بھی اور دوست اور راجہ صاحب نے آخر میں بڑی زبردست دعائے خیر کی اور سارا focus کیا، we focussed that what is the way forward? we have had a lot of pronouncements, a lot of statements, not a single ہمیں مودی کے بارے میں کوئی special envoy was sent to any country. غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔ یہ سب سے بدبودار انتہا پسند ہندتوں کا چہرہ ہے، یہ وہ مکروہ چہرہ ہے جو قائد اعظم محمد علی جناح نے 80 سال پہلے پہچانا تھا۔ This is also the 80 years of the Pakistan Resolution 23rd March, 1940 برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ ان کے چہرے بھی دیکھ لیں، مودی کا، راجناٹ سنگھ، امیت شاہ، اجیت ڈوول، all of them, they are haters of Pakistan، اس حد تک غلط فہمی آپ نہ کریں۔ World Cup کا مقیم ہار جائیں گے تاکہ پاکستان کو جگہ نہ ملے۔ آپ کو یاد ہے کہ پاکستانی دعا کر رہے تھے کہ انڈیا مقیم جائے۔ انہوں نے جان بوجھ کر مقیم ہارا، ایسا کبھی تاریخ میں نہیں ہوا because they did not want Pakistan to go in the next round. 70% of the battle, Mr. Chairman, is going to be

media, legal, parliamentary diplomacy, public diplomacy, think tanks and Kashmiri diaspora.

ابھی میرے دوست سیف صاحب نے بات کی law affairs پر۔ کل جو میٹنگ تھی اس میں فروع نہیں بھی تھے، میں نے یہ issue raise کیا کہ ہم نے قانونی option universal exercise نہیں کیا۔ جناب والا! وکیلوں کو معلوم ہے کہ ایک European Court of British courts میں، Human Rights even some American Courts کسی اور جگہ commit کیا ہے you can be charged in other country. General Pinochet لندن میں arrest کیا، اسرائیل کے خلاف بھی ہوئے ہیں۔ So, against RSS، we should take them to court فرنٹ ہے، جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا، جب مودی جولائی کے مہینے میں Houston گیا تھا، اس کے خلاف انہوں نے کیس کیا تھا and it was accepted. میں اس کی ایک کاپی آپ کو دے رہا ہوں، آپ اس کو ایک Kashmir Action Plan ہے، میں اس کی ایک کاپی آپ کو دے رہا ہوں، آپ اس کو تمام ارکان میں تقسیم کروادیں۔ ورنہ میری تقریر بہت لمبی ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: آپ بھجوادیں، میں دے دوں گا۔

سینیٹر مشاہد حسین سید: کل فروع نہیں صاحب نے کہا کہ ہم اس لیے نہیں کرنا چاہتے کیونکہ وہ پھر ہمارے جواب میں کر دیں گے۔ تو بھی ہمارے خلاف بھی کر دیں۔ ہم نے کیا کیا ہے؟ کیا ہم نے کوئی قتل کیا ہے؟ Modi is a murderer, RSS is a fascist and hopefully they are not in organization. ہمارے تو ایسا کچھ نہیں ہے but یا ان کو کوئی inspire نہیں کرتا۔ کئی لوگوں کی power, fascist سوچ ہو سکتی ہے they are not in power. اس وقت لواہ گرم

- ہے -

میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ there is a strategic space for peace process میں ہے، اس Pakistan. حالت سازگار ہیں۔ اس وقت افغانستان کی America is dependent on you. CPEC وجہ سے آپ کا کردار regional connectivity میں ہو گیا ہے۔ انڈیا چاہ بہار سے فارغ ہو گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری Western border secure ہو گئی ہے، وقت انڈیا پورے isolated region میں ہے، even with Bangladesh, Nepal and Sri Lanka. So, we should have a big outreach to these countries, we should have a proactive diplomacy کی three kinds of warfare آج کل and we should also have

بات ہوتی ہے، جن میں: آپ media front، Information warfare: میں آپ لیں۔ دوسرا، Law affairs کی بات ہوئی، using law as a weapon of war also, an instrument to put pressure on the enemy and the third is a hybrid warfare, شروع کر دیا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اس کو کریں۔ There are a lot of things, ہمیں چاہیے کہ ہم وہ options exercise کریں | think the Senate has taken a very good initiative. جس کا آپ نے حکم دیا تھا، وہ قرارداد تیار ہو گئی ہے۔ میں نے اس قرارداد کی کاپی راجہ صاحب کو بھی دے دی ہے، میں اس کی کاپی قائدِ ایوان کو بھی دے دوں گا اور شہریار آفریدی صاحب کو بھی دے دی ہے۔ The march آج بڑا چھادن تھا، آج ہم Senate has taken a good initiative. میں بھی شامل ہوئے because on Kashmir we are all one. Thank you very much and

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر رضار بانی صاحب۔

ان شاء اللہ کشمیر بنے گا پاکستان۔ شکریہ۔

Senator Mian Raza Rabbani

سینئر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ جناب چیئرمین! بہت سارے پہلوؤں پر بات بڑی تفصیل اور دلائل کے ساتھ ہوئی ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ پہلو resistance کا ہے، جو genocide کے خلاف ہے اور جو human rights کی violations کی sufferings کو میرے نقطہ نظر سے ایک تصویر، جس میں ایک بچہ اپنے دادا کی لاش کے سینے پر بیٹھا ہوا ہے، وہ optimize کرتی ہے اس پوری resistance کو۔

جناب چیئرمین! دنیا نے وہ تصویر دیکھی، دنیا حیرت میں آئی، دنیا shock میں آئی لیکن پھر زندگی معمول کی طرح آگے بڑھتی چلی گی۔ بالکل اسی طرح جس طرح pellet bullets کے چہروں پر استعمال کی گئیں جب بچوں اور خواتین کو rape کا نشانہ بنایا گیا، جب نوجوانوں کو missing قرار دیا گیا۔ اسی طرح یہ تصویر اس بات کی غمازی کرتی ہے that the world's establishment is snatching away the smiles of the children.

جناب چیئرمین! جب بچوں پر pellet guns یا pellet bullets استعمال کی گئیں تو اس وقت میں نے اس بات کو سوچا کہ کس طرح world establishment کے سفر کشمیر کے بچوں کی بلکہ دنیا کے بچوں کی مسکراہی میں اور ان کا future چھین رہی ہے۔ میں نے اس وقت اس پر ناول لکھنا شروع کیا جو آج مکمل ہے اور اگلے دو یا تین ہفتوں میں اس کی رومنائی ہو گی اور اس کا نام ہی "The Smile Snatchers" ہے کہ کس طرح conflict areas کے اندر بچوں سے ان کی مسکراہیں چھینی جا رہی ہیں۔ آپ تمام دنیا کی freedom struggles کو resistance struggle کے اٹھا کر دیکھ لیں تو آپ کو ان میں ایک common چیز ملے گی اور وہ common چیز داستانیں ہیں، اور literature poetry کے عوام اس وقت انڈین بندوقوں کے خلاف، نوجوانوں کے گم شدہ ہونے کے struggle جو کشمیر کے سفر میں اس literature کے لیے ضرورت ہے کہ اسے

اس کیا جائے کیونکہ جب تک وہ convert literature کے اندر convert نہیں ہوگی اس وقت تک آنے والے دنوں میں یہ struggles کو یاد نہیں رہیں گی۔

Mr. Chairman! the Indian occupation or the Indian annexation of Kashmir stands on two pillars. One is the pillar of genocide and the other is the pillar of change of demography. Now Curfew has been enforced for over three hundred and sixty five days

لیکن دنیا اس پر خاموش بیٹھی ہوئی ہے۔ ہزاروں کشمیری imprisonment، tortured ہیں اور انہیں زبردستی disappear کروایا گیا لیکن پھر بھی کشمیر کی population نے Indian Government کا resistance ارتکا نہیں چھوڑا۔ پچھلے پورے سال کے اندر اور ان کو into Indian Held Kashmir under the shadow of Indian اور ان کو guns مخفف incentives دیے گئے۔

Mr. Chairman! Draconian measures like communication blackout are routinely used to clampdown on resistance. Horrendous incidents of beating and custodial killings of Kashmiris including young boys by the occupation forces are common.

یہ تمام باتیں کرنے کے بعد میں آپ کے توسط سے سب کے سامنے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ گو کہ ابھی میری پارٹی کا موقف اس بات پر نہیں آیا کہ map پر ہمارا کیا رد عمل ہے لیکن میں یہ بات ضرور کہنا چاہوں گا کہ جہاں تک map کا تعلق ہے تو آپ کو یاد ہو گا کہ جس وقت آٹھ آنے کے stamp ہوا کرتے تھے اس پر کہی نقشہ موجود تھا اور اس وقت دوسری جانب East Pakistan بھی پاکستان کا حصہ تھا۔ پھر سوال یہ اٹھتا ہے کہ جب یہ نقشہ اس وقت موجود تھا تو پھر کیا ضرورت پڑی کہ اس نقشے کو پچ میں تبدیل کر دیا جائے اور جناب چیزیں! میں آج بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن کو صرف کل کی میٹنگ کے اندر مطلع کیا گیا، اپوزیشن کو confidence میں نہیں لیا گیا۔ National decisions are not taken like this.

جناب چیئرمین! اس طرح National consensus build نہیں کیا جاتا اور یہ دیکھیے کہ نیپال نے اپنا نقشہ تبدیل کرنا تھا تو نیپال کے پارلیمان میں اس بات پر بحث ہوئی اور پاکستان میں آپ اتنا بڑا قدم اٹھانے جارہے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ میں اسے support کروں لیکن آپ نے اس کا کیا فورم استعمال کیا؟ آپ نے Cabinet Forum استعمال کیا۔ کیا اچھا ہوتا کہ آج کے دن جب سینیٹ کا یہ اجلاس ہو رہا ہے تو وزیر اعظم یہاں پر آ کر بیٹھتا اور یہاں سینیٹ کے اندر اعلان کرتا کہ یہ پاکستان کا نیا نقشہ ہو گا۔ اگر آپ پارلیمان کو اس طرح بے تو قیر اور sidestep کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ national unity and national narrative کو آگے بڑھانے میں مدد نہیں دے رہے۔ جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی رضا صاحب۔

سینیٹ میاں رضار بانی: جناب چیئرمین! میں بس ختم کر رہا ہوں۔ پہلے پارٹی نے پہلے بھی کہا اور آج بھی یہ کہتی ہے کہ ہم یہ condemn کرتے ہیں کہ آج کے دن مودی، رام مندر کی بنیاد رکھ رہا ہے لیکن آج بہت موزوں ہوتا اگر پھر وزیر اعظم یہاں پر سینیٹ میں کھڑے ہو کر یہ کہتا کہ اگر مودی، رام مندر کی بنیاد رکھ رہا ہے تو ہم نے پاکستان میں اسلام آباد کے اندر جس مندر کے بنانے کی بات کی تھی ہم اس کی اجازت دے رہے ہیں لیکن یہ بھی نہیں ہو سکا اور آخر میں یہn initiatives کی بہت سی باتیں کی گئیں لیکن یہinitiatives کس کے سامنے لیں گے؟ مسلم اماں ایک سال گزرنے کے باوجود ہندوستان کے ساتھ اپنے economic interests وجہ سے ایک لفظ بھی نہیں بولی، OIC کی بات بھی ہوئی تو میں سمجھتا ہوں کہ OIC جتنی طرف سے میر آج یہ مطالبہ ہو گا کہ پاکستان کو اپنی ممبر شپ OIC سے ایک وقت کے لیے a protest مغل کرنی چاہیے کیونکہ OIC کو اس بات کی توفیق نہیں ہوئی کہ وہ ایک بھی Head of States کی formal meeting of States کشمیر پر کر سکے۔

جناب چیئرمین! United Nations کی ہم کیا بات کرتے ہیں؟ United Nations اور International Establishment اور امریکی سامراج کے اشاروں پر چلنے والا ایک ادارہ ہے لہذا اس سے کوئی توقع رکھنی میری سمجھ میں خام خیالی ہے۔

جناب چیئرمین! آخری بات میں ایک second میں کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ بات اہم بات ہے۔ وہ اہم بات یہ ہے کہ جب ہم آج کشمیر کی بات کر رہے ہیں تو ہمیں اس بات کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے کہ خطے کے اندر جو صورت حال تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے ہم اس بات پر تو بہت خوش ہیں کہ ایران نے چاہ بہار کا معاملہ ہندوستان سے تو ختم کر دیا ہے لیکن ہمیں اس بات پر بھی غور کرنا چاہیے کہ ایک نیا معاملہ Asia کی دو تاریخی Dynasties کا جنم لے رہا ہے اور وہ ایران اور چین کا معاملہ ہے۔ اس کا اس خطے پر اور ہمارے اپنے strategic relationship پر کیا اثر پڑے گا۔ کیا اچھا ہو کہ Foreign Minister یہاں آئیں اور اس issue پر پارلیمنٹ کو میں بھی لیں اور پارلیمان میں اس بات پر debate ہو۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر محمد عثمان خان کا کڑا صاحب۔

Senator Muhammad Usman Khan Kakar

سینیٹر محمد عثمان خان کا کڑا: شکریہ، جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں 30 جولائی کو چن میں چھ بندے کو ایک خاتون بھی ان میں شامل تھی شہید کر دیے گئے ہیں، ان کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! کشمیر ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے خلوص اور ایمانداری چاہیے جو بد قسمتی سے ہمارے ہمراں میں موجود نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! Asia میں اور پھر خاص کر جنوبی ایشیا میں جو مسائل ہیں یہ انگریزی استعمار کے پیدا کردہ ہیں۔ یہ سارے مسائل برطانیہ نے پیدا کیے ہیں جن پر ہم 73 سالوں سے عمل پیرا ہیں۔ اس وجہ سے کشمیری عوام مشکلات میں ہیں اور ان مشکلات کا ازالہ آج تک نہیں ہوا۔ جناب چیئرمین! متحده ہندوستان پر انگریز کا راج تھا جس میں ہم بھی شامل تھے۔ انگریز نے طاقت کے ذریعے ہمیں بھی اس میں شامل کیا تھا۔ خان عبدالصمد خان اچکزئی اور دوسرے اکابرین مسلسل انگریز کے خلاف struggle کر رہے تھے مگر بد قسمتی سے آج ان کے ساتھی وہ محب وطن نہیں ہیں اور جس نے انگریز کا ساتھ دیا تھا وہ محب وطن ہیں۔ 73 سالوں میں ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ کشمیری قوم کو خدا نے جنت انتظیر زمین دی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں resources بھی موجود ہیں۔ خوبصورتی بھی وہاں پر موجود ہے۔

73 سالوں سے کشمیریوں کی نسل کشی ہو رہی ہے۔ ان پر ظلم اور جبر ہو رہا ہے۔ مگر اب مسئلہ یہ ہے کہ گزشتہ اگست میں ہم سارے اپوزیشن والے اس بات پر متفق تھے کہ مرکزی حکومت نے کشمیریوں کا سودا کیا ہے۔ اب ایک سال بعد کوئی تبدیلی آئی کہ ہم وہ بات نہیں کر رہے ہیں جو ہم نے گزشتہ اگست میں کی تھی۔ اس حکومت نے یہاں پر ڈھول پیٹھے تھے کہ ہم نے ایک دوست پیدا کیا ہے جس کا نام ٹرمپ ہے۔ وہ ہمارے مسائل کو حل کرے گا۔ ہم سب یہاں پر کہہ رہے ہیں کہ ٹرمپ مودی کا دوست ہے۔ ٹرمپ ہندوستان کا ساتھ دے رہا ہے۔ ایک پیانہ تو ہونا چاہیے۔ ہم نے لکھنے پیانے رکھے ہیں۔ لہذا جناب چیئر مین! سید ھی سادی بات یہ ہے کہ موجودہ حکومت نے کشمیر کا سودا کر دیا ہے۔ اب ہم عوام کی آنکھوں میں ڈھول جھونک رہے ہیں۔ ہم نے عوام کو ڈھول اور باجوں پر لگایا ہوا ہے کہ ہم گانوں سے کشمیر کو آزاد کرائیں گے۔ ہم اپوزیشن والے بھی حکومت کی ہر غلطی، ہر ناروا عمل اور غلط خارج پالیسی پر قوی پیشی کے نام پر خاموش رہتے ہیں بلکہ ان کی حمایت کر رہے ہیں۔ میں تو کہوں گا کہ اپوزیشن والے مجھ سے ناراض نہ ہوں تو وہ کشمیریوں سے پیشی نہیں بلکہ عملًا موجودہ حکومت سے پیشی کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے کہ ہم بات کشمیریوں کی کر رہے ہیں۔ جناب چیئر مین! ہم بات کرتے ہیں کہ مقبوضہ کشمیر کی ایک ایک انج زمین بھی کشمیریوں کی ہے۔ ہونا بھی چاہیے۔ کشمیر پر کشمیریوں کا حق ملکیت ہونا چاہیے اور اس پر ان کا اختیار اور اقتدار ہونا چاہیے۔ آزاد اور خود مختار کشمیر ہونا چاہیے جو وہاں کے عوام کے قومی مفادات کے تحت بننا چاہیے۔ یہ ان کا حق ہے۔ خدا نے ان کو یہ حق دیا ہے۔ اقوام متحدہ کے charter نے بھی ان کو یہ حق دیا ہے۔ ہم بھی ان کو یہ حق دینا چاہتے ہیں۔

جناب چیئر مین! کشمیر کا مسئلہ اس وجہ سے second agenda پر ہے۔ میں ان لوگوں کی طرف آ رہا ہوں جو کشمیریوں کے ساتھ بے وفائی کر رہے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے۔ 73 سالوں سے ان کے ساتھ بے وفائی ہو رہی ہے۔ جناب چیئر مین! اگر ہمارے State کے ادارے سندھیوں سے فارغ ہو جائیں، وہ بلوچوں سے فارغ ہو جائیں، وہ پختونوں سے فارغ ہو جائیں اور موجودہ حکومت فاطا سے فارغ ہو جائے کیونکہ وہ اس کو فتح کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔ چن کو فتح کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔ گواہ اور خضدار کو فتح کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔ کراچی اور لاڑکانہ کو فتح کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔ ہم تو پہلے ان کو فتح کریں گے پھر کشمیر کو فتح کرنے کے لیے فارغ ہو جائیں گے۔ جناب

چیئر مین! یہ mind-set اور طریقہ کار غلط ہے۔ یہ ملک کے لیے بھی تباہی ہے اور کشمیریوں کے لیے بھی تباہی ہے۔

جناب چیئر مین: جی عثمان خان۔

سینیٹر محمد عثمان خان کا کڑ: میں عرض کر رہا ہوں جناب چیئر مین۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے توفیصلہ کر لیا، اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے لہذا جیسے ربانی صاحب نے کہا ہے کہ ہر مسئلے کو پارلیمان میں لانا چاہیے، پارلیمان میں discuss کرنا چاہیے۔ یہاں موجودہ حکومت کے دور میں پارلیمنٹ کی کوئی حیثیت نہیں ہے، آئین کی کوئی حیثیت نہیں ہے، قانون کی کوئی حیثیت نہیں ہے، بائیس کروڑ عوام کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ باہر باہر سے غیر جمہوری قوتوں فیصلے کر کے پارلیمنٹ کو ایک کاغذ بھجوادیتے ہیں کہ بابا وہاں یہ پڑھو۔ یہ اس ملک کے ساتھ ظلم ہے۔

جناب چیئر مین: جی۔

سینیٹر محمد عثمان خان کا کڑ: آپ تو کشمیر کی بات کر رہے ہیں، آپ اپنے ملک کو تباہ کر رہے ہیں لہذا کشمیریوں کے لئے ان کی حاکمیت ایمانداری سے صرف اپنے دور حکمرانی کو گزارنے کے لئے ایک slogan کے طور پر ہو، سودا بازی کے طور پر نہیں ہو ناچاہیے۔ یہ میری گزارش ہے۔

جناب چیئر مین: سینیٹر ستارہ ایاز صاحب۔ یہ پارلیمانی لیڈر ہیں؟ نہیں ہیں۔ میر کیمرون محمد شہی۔

سینیٹر ستارہ ایاز: میں آگئی ہوں۔

جناب چیئر مین: جی سینیٹر ستارہ ایاز صاحب۔ جلدی جلدی وقت نہیں ہے، آج خصوصی اجلاس ہے۔ میری گزارش ہے آپ لوگ ایوان میں رہیں، ڈھانی بجے Ambassadors بھی آئیں گے۔ اس لئے میں نے پارلیمانی لیڈر ان کو وقت دیا ہے۔ آپ لوگ آج برانہ مٹائیں۔ ان شاء اللہ پھر اس پر بات چیت کریں گے۔ اجلاس دو تین دن بعد پھر بھی ہو گا۔ بڑی مہربانی۔ جی۔

سینیٹر ستارہ ایاز: چیئر مین صاحب! شکریہ۔ دیسے بھی جب بات ہم تک پہنچتی ہے تو بہت کم وقت رہ جاتا ہے۔

Mr. Chairman: Order in the House. Yes, Sitara Ayaz Sahiba.

سینیٹر ستارہ ایاز: چیئر مین صاحب! شکریہ۔ مجھ سے پہلے۔۔۔

(مداغلہ)

جناب چیئرمین: ستارہ ایاز صاحب! وقت ضائع نہ کریں۔

Senator Sitara Ayaz

سینیٹر ستارہ ایاز: میں وقت ضائع نہیں کر رہی بلکہ وہ بات کر رہے ہیں۔ چیئرمین صاحب! میں زیادہ وقت نہیں لوں گی۔ مجھ سے پہلے بہت سارے لوگوں نے اس کی تفصیل بتا دی ہے، جس سے بھی ہو گئی ہیں۔ کل بھی کشمیر کے حوالے سے مختلف speeches meeting ہوئی۔ آج بھی کشمیر کے حوالے سے مختلف پروگرام چل رہے ہیں۔

چیئرمین صاحب! میں صرف یہ کہوں گی کہ ستر سال سے کشمیری اپنے حق کے لئے لڑ رہے تھے اور آج بھی لڑ رہے ہیں۔ حقیقتاً ہماری فوج، ہمارے سولیین سری گنریٹک ہم پیش پکے تھے۔ ابھی یہاں پر سراج صاحب نے بات کی God knows کہ کیا ہوا اور کیوں ان کو واپس بلا یا گیا لیکن یہ history ہے اور ابھی تک ہمیں پتا نہیں چلا کہ exactly کیا ہوا تھا۔ Disputed ہے، سب کچھ ہے، ہمارے سینیٹر یہ سڑ سیف صاحب نے بہت اچھی تقریر کی اور انہوں نے کہا کہ جوانہوں نے ایک سال پہلے کیا اور آج کے دن بابری مسجد پر جورام مندر بنایا جا رہا ہے اور اسی دن انہوں نے جو کشمیر میں کیا تو یہ ہمارے زخمیوں پر نمک چھڑ کنے کے متادف ہے۔ میں یہ کہوں گی کہ نمک تو وہاں چھڑ کا جاتا ہے جہاں زخم ہوتے ہیں، جہاں ضمیر ہوتا ہے۔ یہاں تو پوری مسلم امد کا ضمیر مردہ ہے۔ یہاں تو زخم ہے، ہی نہیں، زخم شاید کشمیریوں کا ہے، کشمیری جو خود وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو زخم لگے ہیں لیکن باقی تو ہمیں نظر نہیں آ رہا کہ کونسا مسلم ملک آج کشمیر کے لئے آواز اٹھا رہا ہے۔ کسی اور ملک میں چاہے وہ فلسطین ہو، سارے مسلمان ہمارے بھائی ہیں، جہاں بھی کچھ بھی ہو، عراق میں ہو یا کہیں اور تو یہاں ہماری سڑ کوں پر لوگ نکل آتے ہیں۔ ان کے حق کے لئے بات کرتے ہیں۔ کسی ایک سال میں آپ مجھے بتا دیں کہ کسی مسلمان ملک کی جزیل پیک نکلی ہو، ان کی حکومتوں کو تو چھوڑ دیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جی ہمارے اندیا کے ساتھ اقتصادی تعلقات ہیں، ان کا کوئی business ہو گا، کچھ ہو گا۔ وہاں پر کشمیر کے لئے عوام بھی نہیں لکھتے ہیں۔ یہاں تور مدد ضمیروں کو جگانا چاہیے، ان کو جھنجوڑنا چاہیے، تب کہیں جا کر ہم ان کی آزادی کی بات کر سکتے ہیں۔ وہ لوگ مجھے آج سو شل میڈیا پر نظر نہیں آ رہے۔ جب ترکی میں ایک میوزیم کو مسجد کے لئے کھولا گیا تو ہمارے مسلمان یہ کہہ رہے تھے کہ جی عیسائیوں

کی دل آزاری ہو رہی ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہیے۔ آج وہ لوگ بھی غائب ہیں کہ آج بابری مسجد پر رام مندر بنایا جا رہا ہے تو اس پر کوئی بات نہیں کر رہا۔ یہ تو ہماری مسلم امہ ہے اور یہ ہمارے مسلمان ہیں۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر صاحب

سینیٹر ستارہ ایاز: چیئرمین صاحب! جیسے ہم سب کو تپا ہے کہ ہمارے کشمیری مظلوم ہیں۔ جب ان کے جوان کشمیری پر چم میں شہید ہوتے ہیں اور پھر جب وہاں کشمیری شہید ہوتے ہیں اور ان کو پاکستانی پر چم میں لپیٹ کر دنایا جاتا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر ستارہ ایاز: ان کی مائن، بہنس، بیٹیاں جب شہیدوں کو روتنی ہیں اور پھر بھی پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگاتی ہیں، وہ بچ جو کشمیر بنے گا پاکستان کا نعرہ لگا کر گولیاں کھار ہے ہوتے ہیں، اس وقت ہم خوش ہوتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہمارے جذبات اور ہماری commitment مضبوط ہوتی ہے اس کے ساتھ لیکن ہمارا خصیر ہمیں ملامت بھی کرتا ہے کہ ہم ان کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ بہت کچھ ہم نے کیا بھی ہے، میں یہ نہیں کہوں گی کہ ہم نہیں کر رہے لیکن There are more things to be done, specially to be done, ہمیں بہت سی اور چیزوں کو بھی کرنا ہوگا۔

آخ میں، میں کہوں گی کہ FATF کی ہم پر sanctions لگیں، لیکن مودی پر نہیں لگ رہیں، جو مودی کا اندیسا ہے اس پر نہیں لگ رہیں۔ He is a murderer. وہ دہشت گرد ہے، اس پر کچھ بھی نہیں لگ رہا، کیوں، اس لئے کہ ہم اپنے کیس کو میں الاقوامی فورموں پر صحیح طور پر لے کر نہیں جا رہے ہیں۔ Modi is doing whatever he wants to do. No one is stopping him and he is free.

اُس کے پاس چلا جائے گا، ہم شاید کچھ بھی نہ کر سکیں۔

جو نقشہ کی بات تھی، ٹھیک ہے، وہ ہمارا پرانا نقشہ ہے، پتا نہیں کیوں اس کو ہٹا کر پھر کیوں نیا نقشہ بنایا گیا۔ آج یہ نقشہ دوبارہ آگیا ہے لیکن اگر ہم واقعی کوئی bold step لینا چاہتے ہیں اور اندیسا کو جواب دینا چاہتے ہیں تو Article 1- کو تبدیل کر کے کشمیر کو اپنا حصہ بنایں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر جاوید عباسی۔ محسن عزیز صاحب! تشریف رکھیں، آپ کے پارلیمانی لیڈر صاحب نے بات کر لی ہے۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ بہت ہی اختصار سے بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: رحمان ملک صاحب! جذباتی نہ ہوں اور آج کے دن ماحول کو خراب نہ کریں۔ میں بھی جذباتی ہو سکتا ہوں۔ اس لئے مجھے ادھر سے dictate کرنے کی کوشش نہ کریں۔ جی جاوید عباسی۔

Senator Muhammad Javed Abbasi

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! میں بڑے اختصار سے بات کروں گا۔ میں اس چیز سے واقف ہوں کہ آج بہت سے دوستوں نے بات کی ہے اور جو باتیں ہوئی ہیں میں ان کو دہراوں گا نہیں۔ میں آپ کا بھی بڑا مشکور ہوں، میں Leader of the House and Leader of the Opposition کا بھی مشکور ہوں کہ آپ نے آج ایک متفقہ فیصلہ کیا تھا کہ آج کے دن ایک اجلاس رکھا جائے جس میں کشمیر پر بات کی جائے۔ ہم کوشش کریں گے صرف اسی مسئلے تک محدود رہیں۔

جناب چیئرمین: جاوید عباسی صاحب! مختصر، آپ کو پتا ہے۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! میں کافی مختصر بات کروں گا۔ آج ایک سال ہو گیا ہے، پانچ اگست ہے۔ ایک سال پہلے کشمیر کے دو آرٹیکل تھے جن میں مقبوضہ کشمیر کی protection State کو ملی ہوئی تھی جس کے تحت ان کا اختیار تھا کہ وہ اپنی قانون سازی کر سکتے ہیں، وہ اپنا قانون بناسکتے تھے۔ اس کے مطابق ان کو ایک Special State کی حیثیت حاصل تھی۔ ان دو آرٹیکل کو انہوں نے withdraw کر کے ان کا وہ status ختم کر دیا۔

جناب چیئرمین! شاید آج دنیا کی سب سے بڑی جیل جس کا رقبہ دولاٹھ بائیں ہزار دو سو چھتیس کلو میٹر ہے اور ایک کروڑ میں لاکھ لوگ جیل میں ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں شاید ہی دنیا کے کسی ملک میں اتنی بڑی جیل میں لوگوں کو رکھا گیا ہو۔ سارے مقبوضہ کشمیر میں آج بھارتی افواج پیٹھی ہوئی ہیں۔ انہوں نے ان کو جیل میں رکھا ہوا ہے اور کوئی ایسا جرم نہیں ہے، کوئی ایسی

زیادتی نہیں ہے دنیا کی وہ جو میرے ساتھیوں نے گنوائے کہ وہاں rape سے لے کر قتل تک ان ہمارے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں مجاہدوں اور ان شہیدوں کو سلام پیش کرتا ہوں، ان ماوں کو جنہوں نے یہ بچ پیدا کئے تھے کہ آج جب وہ گولی کھاتے ہیں اپنے سینوں پر اور جب ان کی لاشیں اٹھانے جاتے ہیں تو ان کی زبان پر آخری الفاظ کیا ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ، کشمیر بنے گا پاکستان اور پاکستان زندہ باد۔ یہ نعرے لگا کروہ جام شہادت نوش کر رہے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں نے وہاں کی تحریک کو خون دے کر زندہ رکھا ہوا ہے۔ وہ آج صرف پاکستان کی طرف دیکھ رہے ہیں، پاکستانی سیاسی جماعتوں کی قیادت کو دیکھ رہے ہیں۔ اس ملک کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! مجھے ڈر صرف یہ ہے کہ سید علی گیلانی نے 23 اکتوبر کو ایک خط لکھا تھا، وہ خط بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ انہوں نے جوزمانہ گزارا ہے، اپنی پوری زندگی مسلمانوں کے لیے دی ہے، آج ہماری کسی غلطی کی وجہ سے، کسی کمزوری کی وجہ سے ان کو نقصان پہنچ پھر اس خط کو پڑھ کر ہمیں نہ سنائیں اور ہمارے لیے شرمندگی ہو۔

جناب چیئرمین! دو باقیں بڑے تو اتر کے ساتھ کہی گئی ہیں، میں محض رأبات کروں گا۔ ایک تو ہم کہتے ہیں کہ اقوام متحدة ہی وہ ادارہ ہے جو یہ کام کرے گا۔ جناب چیئرمین! اقوام متحده سے اب امید ختم ہو گئی ہے۔ ہم انہیں صرف اس بات پر راضی کرنے لیے کہ خدا کا واسطہ ہے یہ آپ کی اپنی resolution تھی، یہ آپ کی اپنی قرارداد تھی، وزیر اعظم نہرو یہ معاملہ لے کر آئے تھے اور آپ اس قرارداد کو implement کر لیں وہ violation کرنے میں بری طرح ناکام ہو گئے ہیں۔ وہ اس بات پر بھی تیار نہیں ہیں کہ وہاں پر ماوں اور بہنوں کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے، Human Rights کی ہو رہی ہے، بچوں کو مارا جا رہا ہے، جوانوں کو قتل کیا جا رہا ہے، یہ دنیا کے کسی اور ملک میں، کسی اور سوسائٹی میں اگر ہو رہا ہوتا تو پورا West ان کے ساتھ کھڑا ہوتا، ان کا قصور یہ ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں مسلمان رہتے ہیں۔ اگر یہ مسلمان نہ ہوتے، کوئی اور ہوتے تو پورا West ان کے لیے کھڑا ہوتا۔ کہیں پرندوں کی بات ہو، جانوروں کی بات ہو یہ تو اس کے لیے بھی کھڑے ہوتے ہیں لیکن آج سارا West اور امریکہ، صرف مسلمانوں کا معاملہ ہے یہ اس لیے سوئے ہوئے ہیں۔

جناب والا! یہ جو OIC کی طرف، مسلمان ملکوں کی طرف آپ دیکھ رہے ہیں، یہ اندیا جب special status withdraw کر رہا تھا، مقبوضہ کشمیر میں ظلم کا بازار گرم تھا۔ اس وقت مسلمان ملکوں نے مودی کو بلا کرنہ صرف مندر کا افتتاح کیا ہے بلکہ ان کو ہار بھی ڈالے گئے ہیں۔ ان سے کوئی توقع نہیں کی جاسکتی۔ ہم جب بات کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ کیا ہم بھارت سے جنگ کریں، ہم نے جنگ کا نہیں کہا۔ ایک وقت ایسا آیا، کہیں ہم ایسی جگہ پر نہ ہوں، اٹھار ہوں صدی کے شروع میں پولین کے فوجیوں نے مصر کا محاصرہ کرنا شروع کر دیا، وہاں پر الازھر یونیورسٹی کے تمام بڑے اکابرین کو بلا یا گیا اور کہا کہ محاصرہ شروع ہو گیا ہے، ہم کیا کریں، تمام نے کہا ہے کہ ہم الازھر یونیورسٹی میں بخاری شریف کا ختم شروع کروادیتے ہیں۔ وہ ختم ابھی ختم نہیں ہوا تھا فتح پولین آرمی کی ہو گئی تھی۔

انیسویں صدی کے شروع میں جب رو سی افواج بخارا میں داخل ہو رہی تھی، بخارا شہر کا محاصرہ کر لیا گیا، اس وقت کے جو امیر تھے، حاکم تھے انہوں نے علماء کو بلا کر اعلان کر دیا، انہوں نے کہا کہ آج تمام مساجد میں ختم خواجگان شروع کر دیں۔ ورود شروع کر دیں، یہ ختم ابھی ختم نہیں ہوا تھا، ابھی معاملہ چل رہا تھا کہ روس کی آرمی نے بخارا کی اینٹ سے اینٹ بجادی تھی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ جنگ کرو۔ اگر جنگ اتنی غلط بات ہوتی، کچھ چیزوں کا حل، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، جن کو تمام کائنات کے لیے، لوگوں کے لیے اور آنے والی مخلوق کے لیے رحمت اللعالمین بنائ کر بھیجا گیا تھا۔ ہماری جانیں، ہمارے ماں باپ کی جانیں ان پر قربان ہوں، ایک ایسا وقت آیا کہ وہ خود بھی جنگ کے لیے اترے۔ بدر کے مقام پر 313 صحابہ کو لے کر اترے۔ اللہ کا نظام ہے، ہمیں کہیں سے لینی ہے تو قرآن سے لینی ہو گی، حدیث سے لینی ہو گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طریقہ کار بتایا ہے وہ یہی ہے کہ جنگ کی خواہش مت کرو لیکن اگر جنگ مسلط کر دی جائے تو ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ ڈٹ کر مقابلہ کر کے ہی فتح حاصل ہوتی ہے۔ بڑے صحابہ کرام کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگلوں میں اترے ہیں، انہوں نے جنگ کے دوران اپنادانت مبارک بھی شہید کروایا ہے۔ ہم نہیں کہتے کہ جنگ حل ہے لیکن جب ہم دنیا کی طرف دیکھیں گے، اقوام متحده کی طرف دیکھیں گے، مسلمان ممالک کی طرف دیکھیں گے تو ہمیں کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ اللہ کی مدد تب نازل ہوتی ہے جب پہلے آپ تدبیر کر کے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ آپ عمل کرتے ہیں، اس کے بعد دعا کرتے ہیں پھر

اللہ کی مدد نازل ہوتی ہے۔ جب ہم اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے یہ کہیں کہ ایک protest کر لیں گے، آج دو منٹ کے لیے خاموشی کر لیں گے، اس سے مالک کو آزادی نہیں ملی۔ اس سے انڈیا کو کوئی فرق نہیں پڑے گا، اس سے دنیا آپ کی طرف اٹھ کر نہیں دیکھے گی۔ اب وقت آگیا ہے، تمام حکومتوں نے اپنے اپنے وقوف میں یہ کام کیا ہے اور کشمیر کے موضوع پر سب اکٹھے ہیں اور آج بھی اکٹھے ہیں، سب ساتھ دیتے ہیں۔ تمام سیاسی لیڈر شپ کو، تمام ملٹری لیڈر شپ کو، کشمیر کی لیڈر شپ کو بھاگ کر ایک کمرے میں بٹھا کر، دس دن کے لیے بیٹھیں، آٹھ دن کے لیے بیٹھیں، یہاں پر راجہ ظفر الحق صاحب بڑے سینیئر سیاستدان ہیں، پوری زندگی جدوجہد میں گزاری ہے، مشاہد حسین صاحب ہیں، باقی سیاستدان ہیں۔ حکومت کے لوگ بھی بیٹھیں، ایک ایسی پالیسی بنائیں، قراردادوں کی بات کافی نہیں ہو گی۔ دنیا کی طرف دیکھنا کافی نہیں ہو گا، ایک ایسی strategy بنائی جائے جس میں دیکھا جائے کہ انڈیا نے تو aggression کر کے کشمیر کو اپنا حصہ بنالیا۔ انہوں نے کوئی جنگ نہیں کی، انہوں نے صرف دو آرٹیکل withdraw کر کے قبضہ جمالیا ہے۔ ہم کشمیری بھائیوں کی آزادی کے لیے ایک ایسی strategy بنائیں جو آنے والی حکومتیں بھی اپنائیں، اس سے پاکستان اور کشمیریوں کے مقدار کا فصلہ بھی ہو سکے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیئر محسن عزیز۔

سینیئر محسن عزیز: شکریہ، جناب چیئرمین! آج حقوق انسانی کی بات ہو رہی ہے لہذا میں اپنے ساتھیوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے۔

جناب چیئرمین: محسن صاحب اپنی تقریر کریں، وقت نہیں ہے۔ مہربانی کریں۔

Senator Mohsin Aziz

سینیئر محسن عزیز: اختصار سے کام لوں گا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ جدوجہد، یہ احتجاج پچھلے ستر سالوں سے چل رہی ہے لیکن آج کادن وہ ہے کہ نئے مظالم، ایک نئی وعدہ خلافی، نئے باب، نئی بے ایمانی اور انتہائی پسندی کی بندیدوبارہ سے رکھی گئی ہے۔ آج سے ایک سال پہلے کی میں مثال دے رہا ہوں۔ جناب والا! شاعر نے بڑے اچھے الفاظ میں کہا ہے کہ

اس ستگر کی حقیقت ہم پر ظاہر ہو گئی

ختم خوش فہمی کی منزل کا سفر بھی ہو گیا

بات یہ ہے کہ یہ جو ستمگر ہے اس کی حقیقت اب کھل کر عیاں ہو چکی ہے۔ آج کادن نئے مظالم اور نئی وعدہ خلافی کادن ہے۔ ایک طرف لاک ڈاؤن، کرنیو، انٹرنیٹ کی بندش، فارم میڈیا، لوکل میڈیا کی بندش کی وجہ سے آزادی کی آواز کو کچلا جا رہا ہے۔ دوسری طرف میں سمجھتا ہوں کہ قتل و غارت گری ہو رہی ہے۔ معاشری قتل، روزگار کی بندش، تعلیم و صحت و انسانی حقوق کی تلفی ہو رہی ہے۔ وہاں کی پاک دامن عورتیں، غیور نوجوانوں اور بوڑھوں کے حوصلے پست نہیں کئے جاسکتے۔ میں سلام پیش کرتا ہوں ان حریت پسندوں کو، ان جیالوں کو، ان بہنوں کو، ان ماوں کو جنہوں نے آج تک قربانیاں دی ہیں۔ ان کی خون رسیزی ہوئی ہے، آبرو رسیزی ہوئی ہے، تشدد ہوا ہے، وحشیانہ مظالم کئے گئے ہیں، ہر سطح پر انہوں نے کھل کر بات کی ہے اور آج بھی کشمیر کی وادی میں یہ نعرہ گونج رہا ہے۔ اس کی آواز پست نہیں ہوئی کہ کشمیر بنے گا، پاکستان، چھین کے لیں گے آزادی، بندوق سے مارو، آزادی، تم جیل میں ڈالو، آزادی، تم قبر میں ڈالو، آزادی۔ اس آواز کو وہ پسپا نہیں کر سکے۔

جناب والا! مودی کی فاشٹ، مودی کی انتہا پسند، ظالم، قاتل حکومت سن لے یہ تحریک جو ماس کی گود سے جنم لیتی ہے۔ اس مٹی کی بیدار ہے۔ indigenous movement

جناب چیئرمین: سینیٹر روہینہ صاحب، مشترق صاحب سنیں۔

سینیٹر محسن عزیز: اس طریقے کے اوچھے ہتھکنڈوں سے دبایا نہیں جاسکتا۔ یہاں پر میں یہ ضرور کھوں گا کہ

آج کشمیر ہے حکوم و مجرور، کل جیسے اہل نظر کہتے تھے ایران صیر

جناب والا! ہم نے دیکھا ہے کہ وہاں پر جو شہداء ہیں، وہاں پر جو مظالم ہیں ان کی ایک لمبی لسٹ ہے۔ برہان وانی کو لے لیں، فاروق احمد ڈار کو لے لیں، سید گیلانی صاحب کو لے لیں، یاسین ملک صاحب کو لے لیں، آسیہ اندرابی کو لے لیں، عاشق حسین صاحب کو لے لیں۔ اس کے ساتھ اب ہم نے شیبیر شاہ صاحب کو دیکھا، نانا صاحب کی تصاویر جب ہم نے دیکھی تو دل لرز جاتا ہے۔ ستر ہزار سے زیادہ لوگ شہید ہو چکے ہیں۔ بائیکیں ہزار سے زیادہ خواتین یہو ہو چکی ہیں۔ اس وقت 23000 لوگ وہاں کی جیلوں میں بند ہیں۔ عصمت دری عیاں ہیں، سامنے آچکی ہے۔ کہتے ہیں،

سنا ہے بہت ستا ہے خون وہاں
ایک لمبی جسے کشمیر کہتے ہیں۔

جو لوگ پسینے سے نہاتے ہیں وہ تقدیر بدلتے ہیں لیکن جو خون سے نہاتے ہیں وہ تاریخ بدلتے ہیں۔ آج جو نقشہ پاکستان نے پیش کیا ہے ان شاء اللہ وہ بہت جلد تاریخ بن کر سامنے آئے گا۔ میں چند منٹوں میں ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: چند منٹ نہیں ہیں۔

سینئر محسن عزیز: دو منٹ میں ختم کر رہا ہوں۔ میں یہاں پر کہنا چاہتا ہوں کہ عالم اسلام میں سے چند ممالک کے علاوہ، دیگر دنیا کے جو developed ممالک ہیں، یورپ ہو گیا، USA ہو گیا، UK ہو گیا، ان کی خاموشی باعث تشویش ہے کیونکہ ان کا ضمیر سویا ہوا ہے۔ اس وجہ سے سویا ہوا ہے کہ انڈیا آج بڑی مارکیٹ بن گئی ہے، چند ٹکوں کے خاطروں یہ بات نہیں کر رہے۔ یہاں پر یہ کہنا ضروری ہے کہ انڈیا اندر ورنی خلشار کا شکار ہے۔ اندر ورنی خلشار کی وجہ سے اس کی معیشت نیچے جا رہی ہے اور وہ دن دور نہیں ہے جب انڈیا collapse کر جائے گا۔ یہ ظلم و زیادتی بند ہو جائے گی۔ جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں بیٹھ کر عہد کریں کہ پاکستان کو مضبوط کریں گے، طاقتور بنائیں گے۔ Economically viable بنائیں گے اپنے laws اے کر آئیں گے، اچھی governance کریں گے، پورا نیکس دیں گے، کوپشن کو ختم کریں گے۔ اس لیے کہ ہماری فوج کو سامان کی ضرورت ہے۔ کہتے ہیں کہ the man behind the gun also we have the man but the gun also matters and matters لیکن gun کو لینے کے لیے ہمیں economically viable کرنا ہے۔

جناب والا! میں آخر میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ کشمیر ہمارے لیے، ہمارے بدن کا حصہ ہے۔ کشمیر ہمارے لیے شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ شہ رگ سے زیادہ اہم ہے اور ہمارے لیے نزدیک بھی ہے۔ آج ہمارے لیے تجدید عہد و فقادن ہے۔ ہم اپنے کشمیری بھائی بہنوں کو یہاں سے یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ان کا درود ہمارا درود ہے۔ ان کی تکالیف ہماری تکالیف ہیں اور ہم ان کے ساتھ تھے، ہیں اور ان شاء اللہ آخری سانس تک رہیں گے۔ ان کے شانہ بشانہ قدم ملا کر چلیں گے۔ جناب والا! مودی کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ سن لے، ہم ان شاء اللہ کشمیر بھی لیں گے اور چیر بھی دیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، نیشنل پارٹی سے جناب کبیر محمد شہی صاحب۔ وقت کا پتا ہی ہے۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: میں بہت مختصر کروں گا۔

جناب چیئرمین: دو، تین منٹ۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: آپ نے دوسروں کو تو پندرہ، پندرہ منٹ دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: ابھی آپ یہ بات پھر کرو ہے ہیں۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: میں کوشش کروں گا کہ باقتوں کو نہ دھراوں۔ شکریہ، آج نے

ہمیں-----

جناب چیئرمین: آپ لیدر ہیں نیشنل پارٹی کے یا وہ ہیں بتادیں تاکہ میں وقت دے دوں۔

Senator Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: نیشنل پارٹی کے اکرم بلوج صاحب ہیں۔ جناب چیئرمین! اس میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ گزشتہ 73 سالوں سے کشمیر میں جو ظلم و بربریت اور نا انصافی ہو رہی ہے۔ کشمیریوں کی نسل کشی ہو رہی ہے اس میں کوئی دورائے نہیں ہے۔ میں اور میری نیشنل پارٹی کشمیر کی آزادی اور ان کی حق خودارادیت کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین! یہاں پر میرے ساتھی سینیٹر ز نے بڑی لمبی تقریریں کیں۔ ظلم و بربریت پر تو ہم ان کے ساتھ 73 سالوں سے ہیں لیکن ہماری کچھ کمزوریاں تھیں۔ آپ نے مجھے وقت بہت کم دیا ہے میں تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ ہم اپنی کمزوریوں کی بھی نشان دہی کریں۔ کیا یہ جمعے کو ہم جو پانچ منٹ کے لیے باہر نکلتے ہیں یا کشمیر کو پاکستان کے نقشے پر دکھاتے ہیں یا سیرینا چوک پر ایک بورڈ لگا کر دن گنتے ہیں کہ کشمیری اتنے دنوں سے بند ہیں۔ کیا ان چیزوں سے کشمیر کو آزاد کر سکتے ہیں، ریلیف دے سکتے ہیں۔

جناب والا! گزشتہ ستر سالوں سے یقیناً کشمیر کی یہی حالت ظلم و بربریت کے حوالے سے رہی ہے لیکن موجودہ حکومت کے دور میں دو بڑی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ Article 35A and Article 370 amendment جس میں Article 370 کی گئی میں سمجھتا ہوں یہ بہت بڑی تبدیلی تھی۔ میں موجودہ حکومت سے پوچھنا چاہوں گا کہ دو سالوں میں انہوں نے کشمیر کے لیے کیا کیا، سوائے UN میں ایک تقریر کے جو وزیر اعظم جا کر UN میں تقریر کر چکے ہیں اس کے علاوہ انہوں نے کشمیر کے لیے کیا کیا ہے؟ کیا مجھے یہ بتائیں گے کہ ملک میں وزیر اعظم صاحب کشمیر پر حمایت لینے کے لیے گئے؟ ہمارے وزیر خارجہ صاحب کسی ملک کے capital میں گئے؟

جناب چیئرمین! اگر ہم آج سے پچیس، تیس سال پیچھے جاتے ہیں تو مسلم امہ کے ساتھ ساتھ بہت سے ممالک پاکستان کو follow کرتے تھے۔ آج ہماری فارن پالیسی کا حال یہ ہے کہ ترکی کا کشمیر کے حوالے سے پاکستان سے سخت ہے۔ ملائیشیا کا کشمیر کے حوالے سے stand سخت ہے۔ ہم نے کیا کیا؟ وہ کون سا ملک ہے، وہ مسلم امہ کا کون سا ملک ہے جس کو ہم کشمیر کے پر issue کر سکے۔ جناب چیئرمین! UAE مسلم امہ، مسلم ملک، ہمارے ان کے ساتھ بہت اپنے تعلقات ہیں، پرسوں اس کے انڈیا میں بیٹھے ہوئے سفیر کی میں statement پڑھ رہا تھا، انہوں نے واضح طور پر یہ کہا کہ انڈیا نے Article 370، Article 35A میں جو ترمیم کی اس نے اس اقدام کو appreciate کیا۔ UAE بھی انڈیا کے اس اقدام کو appreciate کرتا ہے۔ مسلم امہ مکمل کشمیر کے issue پر انڈیا کے ساتھ ہے۔ جناب چیئرمین! کہاں بیٹھی ہے ہماری فارن پالیسی، کیا کر رہی ہے، ہمارا Foreign Office کیا کر رہا ہے ہمارا وزیر خارجہ، کیا کر رہا ہے وزیر اعظم؟ جناب چیئرمین! یہاں پر تقریریں کرنے سے، جمع کی نماز کے بعد باہر کھڑے ہونے سے، ریلیاں نکالنے سے، ایک بورڈ لگا کر روزانہ اس کی تاریخ بدلنے سے کشمیر آزاد نہیں ہوگا۔ وہاں پر ظلم، بربریت، ناالصافی ختم نہیں ہوگی۔ مجھے یاد ہے آپ نے کشمیر کا انفرنس بلائی تھی، اس میں وزیر اعظم صاحب نے بڑی اچھی بات کہی تھی کہ ہر صبح کشمیری عورتیں اپنی کھڑکیاں کھول کر دیکھتی ہیں کہ پاکستانی ہماری مدد کے لیے آئے یا نہیں آئے۔ میں نہیں کہتا کہ پاکستانی اس انداز میں مدد کے لیے جائیں لیکن ان کی سوچ ہے۔ جناب چیئرمین! اس کو revisit کرنا ہوگا، یہ دھرنوں سے، تقریروں سے، ریلیوں سے، مسجدوں کے سامنے پانچ منٹ خاموشی اختیار کرنے سے کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہوگا، اس کے لیے ہمیں ٹھوس اقدامات کرنے ہوں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: گزارش یہ ہے کہ میں سب کو وقت دینا چاہ رہا تھا، وقت نہیں ہے، ابھی ایم بیسٹ رز آر ہے ہیں۔ ہال کو خالی رکھنا ہے، اس کے بعد صدر صاحب نے تشریف لانا ہے، اس لیے مہربانی کر کے سارے میرے ساتھ تعاون کریں، پھر میں آپ کے ساتھ تعاون کروں گا۔ The motion has been talked out and we are going to take a short break, reassemble by 02.50. pm. Thank you.

(اس مرحلے پر ایوان میں 02.50 p.m. تک کے لیے بریک کی گئی)

(وقتے کے بعد اجلاس دوبارہ جناب چیئرمین کی زیر صدارت شروع ہوا)

جناب چیئرمین: گھنٹیاں بجا کیں تاکہ معزز ارکین ہاؤس میں تشریف لے آئیں۔ اب آج کوئی تقریر نہیں ہو سکتی۔ میں آج آپ سب سے معدرت خواہ ہوں اور میری معدرت قبول فرمائیں۔ وسیع تر ملکی مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے اور کشمیر کا زمانے رکھ کر آج آپ سب لوگ خاموش رہیں۔ آپ کو پتا چل جائے گا، اب change scheme بالکل باکل ہے آپ کو پتا چل جائے گا۔ سینیٹر مشاہد اللہ خان صاحب بسم اللہ کریں۔ وقت کا خیال رکھیے گا۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: وقت کی آپ فکر نہ کریں۔ میں ہمیشہ آپ کا حکم مانتا ہوں۔

جناب چیئرمین: حکم تو آپ بہت مانتے ہیں، جلدی کریں۔

Senator Mushahid Ullah Khan

سینیٹر مشاہد اللہ خان: اعوذ باللہ من الشیطون الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! آج کشمیر کے حوالے سے بہت بڑا دن ہے۔ جو کچھ کشمیر میں پچھلے 72 سال سے ہو رہا ہے اور جو وہاں پر خون کی لکیر ہے وہ بتدریج گہری ہوتی جا رہی ہے۔ آج کے دن سب سے پہلے ہمیں خراج تحسین ان 96 سے 97 ہزار شہیدوں کو دوں گا جو آج اس دنیا میں نہیں ہیں۔ کشمیر کی آزادی کا پرچم لے کر جنہوں نے اپنی جان اللہ کے سپرد کر دی لیکن اس جھنڈے کو نیچا نہیں ہونے دیا۔ میں ان زخمیوں اور ان کے لاحقین کو بھی سلام عقیدت پیش کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنا خون کشمیر کی تحریک کے لیے دیا۔ میں ان اشخاص اور شخصیتوں کو بھی جیلوں میں رہے اور ہمت کے ساتھ رہے لیکن کشمیر کی آزادی کا جو مقصد ہے اس کے پایہ استقلال میں لرزش نہیں آنے دی۔ جو آج بھی جیلوں میں ہیں اور ماضی میں بہت سارے جیلوں میں رہے ہیں میں نہ صرف ان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں بلکہ ان کے جو لاحقین ہیں، جن کی وجہ سے وہ آج بھی معاشرتی مسائل کا شکار ہیں، میں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اسی طریقے سے بہت سے لوگ اور لیڈران ہیں، 1980s کی دہائی تک سید علی گیلانی اور سید صلاح الدین صاحب اور ان کی پارٹیاں، حریت کا نفرنس اور حزب المجاہدین جس طریقے سے انہوں نے ساری تحریک کو چلا یا اور اس کو جلا بخشی وہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ اس کے بعد حریت کا نفرنس کے بہت سارے لوگ اور آج بھی ہیں، آج نذر گیلانی، نقش بندی صاحب اور محمد شعال صاحب بھی ہیں۔ اسی طریقے سے حزب المجاہدین کے صلاح الدین صاحب

آج بھی موجود ہیں، سید علی گیلانی، میر واعظ عمر فاروق بھی موجود ہیں۔ بہت سارے دیگر لوگ جو اس طرف سے ہیں میں ان کا نام نہیں لینا چاہ رہا، رشید ترابی صاحب کا بڑا ہم کردار رہا ہے۔ ہماری مختلف حکومتیں اور آج کی جو راجہ فاروق حیدر صاحب کی حکومت ہے اور ماضی کی حکومتوں نے اپنا ایک خاص کردار ادا کیا ہے۔

آپ دیکھیں کہ آج اس کشمیر کی تحریک آزادی کو فتح ہی کہا جاسکتا ہے کہ آج محبوبہ مفتی، میر واعظ عمر فاروق، فاروق عبداللہ بھی جیل میں ہیں۔ آپ دیکھیں کہ کیسے کیسے لوگ شہید ہو چکے ہیں۔ افضل گرو تہذیب جیل میں شہید ہو چکے ہیں، مقبول بٹ اور برہان وانی، ریاض نائیکو، جنید شہید ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ رک نہیں رہا۔ سات آٹھ لاکھ فوج روزانہ ظلم روا رکھتی ہے۔ جو کچھ ہندوستان میں ہو رہا ہے، وہ تو ہو ہی رہا ہے لیکن اس کے باوجود ان کے قدم آگے ہی بڑھتے جا رہے ہیں۔ میں کشمیر کے مجہدین کا پیغام چند اشعار میں، تین آوازوں میں پیش کرتا ہوں۔ پہلی آواز یہ ہے:-

ہمیں قبول نہیں زندگی اسیری کی
ہم آج طوق سلاسل کو توڑالیں گے
ہمارے دلیں پہ اغیار حکمران کیوں ہوں
ہم اپنے ہاتھ میں لوح و قلم سنجا لیں گے
فضا محیط ہی، مرحلے کھن ہی سکی
سفینہ حلقہ طوفان سے ہم نکالیں گے
نقوش رہا اگر تیرگی میں ڈوب گئے
ہم اپنے خوں سے ہزاروں دیے جلا لیں گے
یہ پہلی آواز ہے تو اس کے جواب میں مودی کی یہ آواز ہے:-

جو لوگ لے کر اٹھے ہیں علم بغاوت کا
انہیں خود اپنی بہلات پہ نوحہ خوان کردو
بجھاؤ گرم سلاخوں کو ان کی آنکھوں میں
زبانیں کھینچ لوگدی سے بے زبان کردو
ہدف بناؤ لوں کو سلگتے تیروں کا

سنال سے جسموں کو چھیدو، شکست جاں کردو
 محل سراکی حدود تک کوئی پہنچ نہ سکے
 ہر اک گام پر ایسٹاڈ اسولیاں کردو
 تو پھر کشمیری مجاہدین کہتے ہیں :-

یہ غم نہیں کہ سردار آئے جاتے ہیں
 ہمیں خوشی ہے، وطن کو جگائے جاتے ہیں
 ہمارے بعد سہی، رات تو ڈھل جائے گی
 دلوں میں شمع جنوں تو جلائے جاتے ہیں
 جواں ریں گی ہمارے لہو کی تحریریں
 سدا ہماراں شکون فے پھیلائے جاتے ہیں
 ہمارے نقش قدم دیں گے منزلوں کا سراغ
 ہمیں شکست نہ ہوگی، بتائے جاتے ہیں

جناب چیئرمین! اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ نانا کی لاش پڑی ہوئی ہے اور اس کے سینے پر اس کا
 تین سال کا بچہ بیٹھا رہا ہے اور یہ سوچ رہا ہے کہ ابھی نانا اٹھے گا، مجھے ٹافیاں لے کر دے گا، اچھی
 اچھی چیزیں لے کر دے گا، مجھے گھر لے کر جائے گا، لیکن وہ وقت نہیں آتا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ
 نقشہ کشی اور نقشہ بازیوں سے کچھ نہیں ہو گا، جب تک اس بچے کے آنسو نہیں پوچھے جائیں گے، اس
 وقت تک کچھ نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: مشاہد اللہ صاحب! نائم بہت کم ہے۔

سینئر مشاہد اللہ خان: میں دو منٹ میں ختم کرتا ہوں ورنہ تو اس پر کافی لمبی تقریر ہو سکتی
 تھی، آج کادن بھی بہت بڑا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس بچے کے آنسو بہت قیمتی ہیں اور وہ خون
 بھی بہت قیمتی ہے جو پہلے ایک لکیر کی صورت میں تھا اور اب وہاں پر ایک آبشار کی صورت میں بہہ رہا
 ہے۔ "لہو جو سرحد پر بہہ رہا ہے، ہم اس لہو کا خراج لیں گے"۔ کشمیر ایک آبشار کی صورت ہے، ہم
 United Nations میں سینکڑوں قراردادیں pass کرائچے ہیں۔ آج ہم نے بغیر سوچے سمجھے
 نئی کہانی شروع کر دی، میں کسی کی نیت کی بات نہیں کر رہا، اس سلسلے میں بڑے سوچ بچار کی

ضرورت تھی، یہ کوئی point scoring کی باتیں نہیں ہیں کہ ہم نے یہ کر دیا اور وہ کر دیا۔ آپ اپنے موقف سے 72 سال سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے، آپ نے کس کو اعتماد میں لیا ہے، کس سے بات کی ہے، کون سے قوی لیدروں نے یہ بات کی ہے۔ آپ کشمیر کا نقشہ change کر رہے ہیں۔ کشمیر کا نقشہ change کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا، جو لوگ کشمیر کی جیلوں میں ہیں، جو لوگ شہید ہو چکے ہیں، جو زخمی ہو چکے ہیں، ان کے خاندانوں کے سماجی، معاشرتی، معاشری اور مالی بحران حل کرنے سے مسئلہ حل ہو گا۔

شاہراہ کشمیر کا نام سری نگر رکھنے کا کیا مطلب ہے، یہ سوچتے بھی نہیں، پورے پاکستان میں بے شمار شہر ہیں، آپ اس پاکستان کو ختم کر کے صرف راولپنڈی کی بات کرنا شروع کر دیں۔ شاہراہ کشمیر چونکہ نواز شریف نے بنائی تھی، وہ پر دیز مشرف کے دور میں نہیں بن رہی تھی، کسی کو بنانے کی توفیق نہیں ہوئی تھی، صرف تختیاں تبدیل کرتے ہیں۔ سری نگر کشمیر کا ایک شہر ہے، اس طرح تو مظفر آباد بھی کشمیر میں ہے۔ آپ نے پورے کشمیر کے نام کو تبدیل کر کے صرف سری نگر رکھ دیا، اسے سکریٹری ہے ہیں، یہ کون ساطریقہ ہے۔

Mr. Chairman: Thank you Mushahid Sahib. I will now give the floor to the Leader of the Opposition.

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Leader of the Opposition

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے کشمیر کے مسئلے پر اور اس کی موجودہ صورت حال پر Special Session کا بوج Initiative یا ہے، یہ قابل تعریف ہے۔ بے شک اس وقت بہت مشکل حالات ہیں لیکن پاکستان کا شروع سے بہت اہم، مضبوط اور ٹھوس موقف رہا ہے۔ اس کے مقابلے میں بھارت نے کبھی کوئی دلیل پیش نہیں کی کیونکہ جب پاکستان بنا تھا تو اس وقت جو مقبوضہ کشمیر کا حکمران ستم تھا، انہوں نے انڈیا اور پاکستان دونوں کو خط لکھے کہ کچھ ایسی arrangements ہیں کہ ہمیں British Government کی طرف سے civil supplies وغیرہ دی جاتی ہیں، اب جبکہ British Government جا رہی ہے تو آپ دونوں میں سے کون یہ فریضہ پورا کرے گا۔ انڈیا کی چونکہ نیت اس وقت بھی خراب تھی، انہوں نے اس خط کا جواب ہی نہیں دیا۔ پاکستان نے باوجود مشکل حالات کے، اس وقت ایک Foreign Office سے typewriter چلتا تھا، انہوں نے اس کا فوری جواب دیا کہ وہ ذمہ

داریاں ہم پوری کریں گے۔ اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ تقریباً دو اڑھائی مہینے وہاں کے civil supplies departments پر پاکستان کا جھنڈا لہراتا رہا۔ اس کے بعد وہاں کے لوگوں نے مہاراجہ کے خلاف بغاوت کی اور اس نے وائز رئے لارڈ موونٹ بیٹن کو خط لکھا کہ میرے حالات یہاں پر بہت خراب ہیں اور وہ سری نگر سے جوں چلا گیا اور کہا کہ اگر آپ میری مدد نہیں کریں گے، اگر کوئی فوج وغیرہ نہیں بھیجیں گے تو یہ معاملہ خراب ہو جائے گا۔ لارڈ موونٹ بیٹن نے اس کا جواب دیا جو کتابوں میں بھی موجود ہے اور inwriting ملتا ہے، اس نے کہا کہ آپ نے مجھے کی تو میں request کیا کہ کچھ افوج کو lift by air کیا جائے اور سری نگر اور جوں میں بھیجا جائے لیکن the final decision of future of the Kashmir would be decided by the people of Kashmir according to the policy of the British Government. مہاراجہ نے اس کو accession letter کا بھیجا تھا، وہ نہیں بھیجا تھا اور اس کے جواب میں اس نے یہی کہا ہے کہ final decision یہی ہوا، کشمیر کا فیصلہ کشمیری کریں گے۔

جناب! میں 1982ء میں ایک مرتبہ دعیٰ گیا تو وہاں پر press conference کی اور وہاں پر ہندوستان کے سفارت خانے سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی بولا اور اس نے کہا کہ ہمارا claim ہے اور کشمیر India کا اٹوٹ انگ ہے اور وہ ہمارا حصہ بن گیا ہے، اب ہم کیسے اس کو الگ کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ مجھے کوئی تاریخ اور طریقہ بتادیں جس سے کشمیر آپ کا اٹوٹ انگ بنا ہے اور میں نے یہ بھی کہا کہ اگر آپ مجھے یہ تاریخ بتادیں گے تو میں یہ claim چھوڑ دوں گا۔ میں کل تک یہاں پر ہوں اور آپ foreign office یا سفارت خانے سے پتا کر لیں کہ آپ کا یہ کیسے اٹوٹ انگ بنا تھا۔ میں نے دوسرے دن پتا کر دیا تو اس نے کہا کہ مجھے کوئی ایسی چیز نہیں ملی، اس نے conceded کیا کہ کوئی ایسا document نہیں ہے جس سے میں یہ کہہ سکوں کہ کشمیر India کا حصہ بن گیا ہے۔ جب حالات India کے قابو سے باہر ہو گئے پھر پنڈٹ جو مر لال نہرو سیکیورٹی کونسل میں گیا اور کہا کہ آپ کا کام ہے کہ اگر دنیا میں جہاں کہیں فساد پھیل رہا ہے تو آپ اس کو control کریں۔ میں آپ سے request کرتا ہوں کہ آپ مسئلہ کشمیر پر اپنی رائے دیں پھر مسئلہ کشمیر پر سیکیورٹی کونسل کی meetings شروع ہوئیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ سیکیورٹی کونسل میں دو درجن سے زیادہ مختلف اوقات میں قراردادیں pass ہوئی ہیں۔ میں

نے ان سب کی اپنے پاس copies رکھی ہوئی ہیں، ہر قرارداد کے بعد لکھا جاتا ہے کہ 15 Members میں سے کتنے Members نے پاکستان کے حق میں vote دیا اور کتنے Members نے مخالفت کی اور کون کون سے Members ہوتے۔ آپ یقین کریں کہ تمام Members قراردادیں جو pass ہوئی ہیں، وہ unanimously pass ہوئی ہیں، ان پر پاکستان نے بھی permanent دستخط کئے ہیں اور India نے بھی ہر قرارداد کے بعد دستخط کئے ہیں اور Members نے بھی دستخط کئے ہیں، کوئی قرارداد defeat نہیں ہوئی۔ بعض مالک روں کے زیر اثر تھے، انہوں نے abstain کیا ہے لیکن ایک بھی ایسا ملک نہیں تھا جس نے اس قرارداد کی مخالفت میں vote دیا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک base ہے اور بڑا قیمتی base ہے جو اس عالمی ادارے نے کشمیریوں کے حق میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے کیا۔

جناب! پنڈت جواہر لعل نہرو نے 1966 میں شیخ عبداللہ کو بلا کر کہا، آپ وہاں جا کر دوبارہ elections کروائیں، ہم آپ کی مدد کریں گے، آپ اس اسمبلی میں accession کرنے کی کوشش کریں۔ اس وقت پاکستان پہلی مرتبہ سیکیورٹی کونسل میں گیا اور پاکستان نے کہا کہ پاکستان اور کشمیریوں کے خلاف یہ سازش ہو رہی ہے اور اس کا notice یا resolution ہوتی، وہ ساری resolutions کو reiterate کرتی تھی، فلاں نمبر اور فلاں تاریخ کو یہ تھی، وہ ساری resolutions میں یہ دوبارہ pass ہوا ہے۔ انہوں نے session میں یہ دوبارہ pass ہوئی ہیں اور اس کو اگر India کو کوشش کر رہا ہے، وہ وہاں کی صوبائی اسمبلی ہے یا state assembly ہے، وہ قرارداد pass کرے اور پھر India کے جواب میں اس کو accept کرے لیکن انہوں نے ہم کا کہ اس کو قبول نہیں کریں گے۔ لہذا کشمیر کا فیصلہ plebiscite سے ہی ہو گا، رائے شماری سے ہی ہو گا اور وہ رائے شماری ایک neutral administration کے تحت ہو گی، وہ سارے کشمیر میں بیک وقت ہو گی جو آج تک ہوئی نہیں ہے۔

جناب! شیخ عبداللہ یہاں پر بھی تشریف لائے اور انہوں نے لیاقت باغ میں جلسہ بھی کیا لیکن پھر انہیں نہرو کی وفات کی وجہ سے اچانک جانا پڑا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں قطعاً کوئی شک

نہیں ہے کہ کشمیر کا مسئلہ مساوائے رائے شماری کے اور کوئی حل نہیں ہے۔ ہم رائے شماری سے حل اس لیے بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ ایک پر امن حل ہے، ایک جمہوری حل ہے کہ جو لوگ چاہیں، اس کے مطابق ان کو زندگی بسر کرنے کا حق حاصل ہو۔ اس کے بعد اس کے خلاف بھی کبھی کوئی قرارداد نہیں آئی، اتنے حالات خراب ہوئے اور پاکستان دلخت بھی ہوا اور سب کچھ ہوا لیکن اس میں قطعاً کوئی فرق نہیں پڑا۔

جناب! بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو شملہ معابدہ ہوا تھا، شملہ معابدے کی وجہ سے یہ میں الاقوامی مسئلہ نہیں رہا بلکہ یہ دو طرفہ مسئلہ ہو گیا۔ میں نے اسی ایوان میں پڑھ کر سنایا تھا اور میرے پاس اب بھی اس کی کاپی موجود ہے۔ اس میں بار بار UNO کا تند کرہ ہے، UNO کی قراردادوں کا تند کرہ ہے، UNO کے charter کا تند کرہ ہے۔ اس لیے سیاسی طور پر propaganda کیا گیا۔ میں نے اس وقت یہ بات سینیٹ میں کہی تھی تو محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ شہید London میں تھیں، انہوں نے اپنے ایک اہم لیڈر کو ہدایت کی کہ آپ صحیح راجہ صاحب کے پاس جائیں اور راجہ صاحب کا شکریہ ادا کرو کہ انہوں نے شملہ معابدے کی صحیح interpretation کی ہے۔

¹ جناب! اسی طرح جب ہندوستان کے وزیر اعظم یہاں پر تشریف لائے تو وہاں پر بھی یہ مسئلہ پیش ہوا اور Lahore Declaration آیا۔ کئی لوگ کہتے ہیں کہ اس میں کشمیر کا ذکر نہیں ہے حالانکہ اس میں تین یا چار بار کشمیر کا ذکر ہے، UNO کی قراردادوں کا ذکر ہے اور کشمیر پر رائے شماری کا بھی ذکر ہے، وہ بھی میرے پاس موجود ہے۔ اس میں آج تک کوئی جھول نہیں ہے، اس میں کوئی دورائے نہیں ہیں کہ کشمیر کے مسئلے کا ایک پر امن اور جمہوری حل ہے جس کو کشمیری بھی قبول کرتے ہیں اور اقوام متحده بھی قبول کرتی رہی ہے۔ وہ رائے شماری ہے کہ لوگوں سے پوچھا جائے کہ وہ جس طرف جانا چاہتے ہیں تو وہ اس طرف جائیں۔

جناب! بعض مرتبہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ دو choices کیوں ہیں کہ either India or Pakistan. ہمارا پناہ کیں ہے، اس میں یہ کہا گیا ہے اور یہ Article-257 ہے، یہ Article-257 کہتا ہے کہ:

“257. The people of the State of Jammu and Kashmir decide to accede to Pakistan, the relationship between Pakistan and that

State shall be determined in accordance with the wishes of the people of that State.”

جب ان کا یہ فیصلہ ہو گا کہ ہم نے ساتھِ الحال کرنا ہے یا رہنا ہے، اس کا حصہ بننا ہے تو اس وقت وہ صوبے کی حیثیت سے ہوں گے، State کی حیثیت سے ہوں گے یا جیسے باقی صوبے ہیں اس طرح رہیں گے تو وہ فیصلہ بھی انہوں نے ہی کرنا ہے۔ اس لیے بعض لوگ confusion پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ پھر آپ کی حیثیت کیا ہو گی۔ یہ 2nd or 3rd option پر کیوں نہیں گئے۔ وہ سارا کچھ کشمیریوں پر ہی رکھ دیا گیا ہے کہ اگر وہ اتنا بڑا فیصلہ کرتے ہیں کہ بجائے اندیسا کی طرف جانے کے وہ پاکستان کی طرف آتے ہیں تو یہ فیصلہ بھی انہی پر ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ کس level اور حیثیت سے رہنا چاہتے ہیں۔ Article 257 ہے اس لیے اب اس میں کوئی تبدیلی یا تبدیل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے confusion پیدا ہو گی اور اس سے دشمن فائدہ اٹھانے کی بھی کوشش کرے گا۔ اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نے شروع سے جو موقف رکھا ہے، اسی موقف کو ہی رکھیں اور اسے آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔

دنیا بھر میں یہ کہا جاتا ہے کہ کسی کو کوئی احساس نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ احساس ہے، صرف آپ کو وہ strategy بنائی ہے کہ آپ دنیا میں اس معاملے کو کیسے دوبارہ اجاگر کریں کیونکہ ایسے پڑھے لکھے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ جب ہم اسکوں اور کالج میں پڑھتے تھے تو کشمیر کا ذکر ہم نے سنا تھا اس کے بعد تو کسی نے ہم سے رابطہ بھی نہیں کیا۔ اس لیے جو جو ادارے چاہے وہ public or private ہیں، حکومت کے ہیں یا عام ادارے ہیں، جو انسانی ہمدردی کا جذبہ رکھتے ہیں ان سب کے ساتھ رابطہ کرنا بہت ضروری ہے۔ آپ اپنے Foreign Office کو اس سلسلے میں activate کریں۔ آپ جو کشمیر اور پاکستان کا diaspora ہے ان کو organize کرنے کی کوشش کریں۔ ان کو وسائل مہیا کریں تاکہ وہ اپنا کام بہتر طریقے سے کر سکیں۔ پھر آپ پاکستان کے اندر کوئی confusion پیدا نہ ہونے دیں اور نہ کشمیر کے اندر ایسا کچھ ہونے دیں کیونکہ یہ وقت نہیں ہے۔ وہ لوگ اپنی جانیں دے رہے ہیں اور ہم اس میں اگر کوئی اور معاملہ پیش کر کے پھر اسے صحیح اور درست ثابت کرنے کی یا بہتر ثابت کرنے کی کوشش کریں تو یہ ٹھیک نہیں ہو گا۔ وقت بھی تھوڑا ہے لیکن میں نے جو گزارشات کرنی تھیں وہ میں نے کی ہیں۔ اللہ کرے گا کہ انہی خطوط پر چلتے

ہوئے کشمیر کا ایک پر امن اور جمہوری حل نکلے گا اور وہ یہی ہو گا کہ کشمیری خود اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ راجہ صاحب۔

Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد و سیم (قائد ایوان): بُم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! آج ایک تاریخی دن ہے۔ سینیٹ کا یہ session کئی حوالوں سے بہت اہم ہے۔ ایک یہ کہ 05 اگست کے بھارت کے unilateral action کی مذمت اور کشمیری بھائیوں سے یک جتنی کے سلسلے میں آج سینیٹ کے special session کا انعقاد کیا گی۔ دوسرا یہ ایوان جو کہ Head of State, President of Pakistan ہے اس سے آج ایک طویل عرصے کے بعد غالباً 1988 کے بعد خطاب کریں گے۔ اس لیے ان دونوں حوالوں سے آج بہت اہم دن ہے اور میں چیئرمین صاحب آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

تیسرا یہ کہ آج جب آپ کو یہاں بیٹھے دیکھ رہے ہیں، اس کا پہلے بھی ذکر ہوا کہ پاکستان کے پرچم کے ساتھ کشمیر کا پرچم اور آپ کے سامنے یہ جو گلدستہ ہے اس پر بھی بات ہوئی لیکن میری نگاہ تو کچھ اور دیکھ رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ گلدستہ بھی تحریک کشمیر اور کشمیر کی آزادی کے استعارے کے طور پر سامنے ہے۔ اس میں یہ جو لال رنگ ہے، مجھے اس میں کشمیر کے شہیدوں کے خون کی خوشبو رچی بھی نظر آ رہی ہے۔ اس کا جو سفید رنگ ہے وہ مجھے امن کی نوید دیتے ہوئے نظر آ رہا ہے جو ان شان اللہ کشمیریوں کا مقدار بنے گا۔ اس کا جو ہر ارنگ ہے یہ کشمیر کا وہ اسلامی شخص ہے جو کہ کشمیر کی پہچان ہے۔

جناب چیئرمین! Article 370 and 35-A پر بہت بات ہوئی مگر یقیناً اس کا جو historical prospective ہے وہ ہمیں ضرور سامنے رکھنا چاہیے کیونکہ اگر ہم تاریخی تناظر اور سیاق و سبق سے ہٹ کر کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو اکثر ہم سے analysis کرنے میں کوتاہی ہو جاتی ہے۔ اس آرٹیکل کی موجودگی ہندوستان کے آئین میں خود اس بات کا اعتراف تھا کہ جو کا وعدہ ہندوستان کی سرکار نے partition کے وقت accession plebiscite کے موقع

پر کیا تھا یہ اس کی صفائح کے طور پر اس میں رکھا گیا تھا۔ اس کی آڑ میں بھارت سیاسی فائدے حاصل کرتا رہا مگر آج یہ نقاب بھی اتر گیا ہے۔

جناب چیئرمین! تین چیزیں بہت اہم ہیں۔ Historical context کے ساتھ ساتھ آج جو بھارت کی حکمرانی جماعت اور وہ سوچ جو آج ہندوستان پر حکمران ہے اس کی ideology and reflection بھی کشمیر پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ تیسرا، کشمیریوں کی جدوجہد human rights and international law violation اور وہاں پر بھارت کر کیا رہا ہے؟ اس وقت بھارت کا اولین مقصد کشمیر کی demography change کرنا ہے اور وہ آج سے نہیں، یہ کوشش ایک طویل عرصے سے جاری ہے۔ اس کے دو components ہیں، پہلا جس پر ایک عرصے سے مشق ہوتی چلی آ رہی ہے وہ مسلمانوں کا قتل عام، massacre ہے اور وہ سوال اٹھاتا ہے کہ جب کشمیر کے اندر رہنے والے mass graves کی جب یہ بات ہو رہی ہے تو وہ کیوں action میں نہیں آتا۔ سربیا میں تو آ جاتا ہے، کشمیر میں کیا ہوتا ہے۔ دوسرا وہ جواب administrative and legislative action کی آباد کاری اور کشمیریوں کو وہاں پر minority کے طور پر لے کر آتا ہے۔ بھارت کھتارا رہا اور شاید دنیا بھی یہی سمجھتی رہی کہ بھارت سب سے بڑی جمہوریت ہے۔ سب سے بڑی جمہوریت کے ہاتھوں کشمیر آج سب سے بڑی جیل ہے۔ کشمیر میں آج پوری دنیا میں سب سے بڑی concentration ہے۔ کشمیر میں سب سے طویل لاک ڈاؤن اور کرفیو ہے۔ کشمیر میں آج کی تاریخ میں communication کی دنیا میں سب سے بڑا blockade ہے۔ وہ بھارت سرکار جو سیکولر ہونے کا دعویٰ کرتی تھی، اسرائیل کی طرز پر آباد کاری کے منصوبے پر عمل پیرا ہے۔ وہ سربیا کی طرز پر نسل کشی کی جانب قدم بڑھا رہی ہے۔ وہ ہٹلر کی ideology کو سموتے ہوئے ہندوتوا کی چار کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ بات صرف یہیں نہیں رکتی، یہ ہندوتوا کی ideology اور سوچ آج خود بھارت کے اندر بھی نظر آ رہی ہے۔ مسلمان ہی نہیں بلکہ پغلی ذات کے لوگ اور دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے بھی ان مظالم سے نہیں بچے۔ اس صورت حال میں

جہاں پر ایک طرف کشمیریوں کی آزادی کی جدوجہد ہے، کشمیریوں کا اصولی موقف ہے اور خطے کی صورت حال ہے، وہاں پر ایک بھاری ذمہ داری پاکستان پر عائد ہوتی تھی کہ وہ کس طریقے سے اپنے مقدمے کو لے کر آگے بڑھتا ہے۔

جناب! بات یہ ہے کہ opportunities challenges کو جنم دیتے ہیں۔ مجھے آج بڑی خوشی ہے کہ جتنا بڑا challenge تھا، پر ائم منٹر عمران خان کی لیڈر شپ نے اس کو ایک بڑی opportunity میں تبدیل کیا۔ نتیجہ کیا نکلا؟ نتیجہ یہ نکلا کہ دنیا میں challenge internationalize ہوا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بھارت اور پاکستان کا جب تقابل کیا جاتا ہے تو بھارت آج ایک extremist state اور ایک rogue state کی صورت میں نظر آ رہا ہے جبکہ پاکستان ایک پر امن اور ایک ذمہ دار ریاست کے طور پر دنیا کے سامنے نظر آ رہا ہے۔ وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی صاحب بھی یہاں تشریف فرمایا ہیں، ان کا بھی ایک بہت بڑا role رہا ہے۔ جب یہ واقع ہوتا ہے تو سب سے پہلا event United Nations کا ہوتا ہے۔ آزاد کشمیر میں جا کر پر ائم منٹر اعلان کرتے ہیں اور کشمیریوں کو پیغام دیتے ہیں کہ آپ تھا نہیں، پوری پاکستانی قوم آپ کے ساتھ ہے اور میں آپ کی آواز بنوں گا۔ وہ آواز آپ کو پوری قوت کے ساتھ platform کے United Nations کے بعد کشمیر کے مسئلے پر بات ہوتی ہے جب جرأت کے ساتھ، اصول کے اور رہتے ہوئے، پر ائم منٹر عمران خان کشمیر کا مقدمہ پوری دنیا کے سامنے لڑتے ہیں۔ دوسرا بات، شاہ محمود صاحب، وزیر خارجہ متحرک ہوتے ہیں۔ اس کے اثرات آپ دیکھتے ہیں کہ United Nations میں بھی ایک طویل عرصے کے بعد کشمیر کے مسئلے پر بات ہوتی ہے۔ یورپین یونین پارلیمنٹ کے اندر کشمیر کے مسئلے پر debate ہوتی ہے۔ United States کی سینیٹ کی کمیٹیوں میں کشمیر پر بات ہوتی ہے۔ بین الاقوامی میڈیا جس سے ہم ہمیشہ شاکر رہے، نیو یارک ٹائمز، واشنگٹن پوسٹ سے لے کر گارڈین تک، سی۔ این۔ این سے لے کر بی۔ بی۔ سی تک آپ کو شہ سرخیاں اور کشمیر کی کہانی نظر آتی ہے۔

جناب چیئرمین! اس سارے معاملے کے اندر بھارت کے حصے میں اگر کچھ آیا تو وہ humiliation اور isolation تھی۔ اس سے رنج ہو کر انہوں نے کچھ کارروائی کرنے کی کوشش کی۔ بھی کوشش کی کہ پاکستان میں دراندازی کریں۔ آپ نے دیکھا کہ بھارت کا غرور اور

گھمنڈ پاکستان فضائیہ کے شاہینوں نے لمحوں کے اندر خاک میں ملا دیا اور ابھی نہدن ہزیمت کی تصویر بن کر واپس اپنے ملک گیا۔ On a lighter side اب جب رافیل طیاروں کی deal ہو رہی تھی تو وہ اپنے پائلٹ دوستوں سے کہہ رہا تھا کہ باقی features کو چھوڑو، ejection system ضرور check کر لینا کہ دوسرا طرف پاک فضائیہ کے شاہین ہیں۔ جناب چیئرمین! جب وہ چین کی طرف رخ کرتا ہے تو لاٹوں اور گھونسوں سے تواضع ہوتی ہے۔ چاہ بہار سے بے دخل ہوتا ہے۔ افغانستان میں جب ایک تاریخی peace process چل رہا ہے اور اس میں پاکستان کا ایک pivotal role ہے، اس تاریخی دن پاکستان کے وزیر خارجہ centre stage پر ہوتے ہیں جبکہ بھارت وہاں اپنے لیے کرسی ڈھونڈنے میں بھی ناکام رہتا ہے۔

آخر میں وقت کی کمی کے باعث میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ پاکستان اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ کل بھی کھڑا تھا، آج بھی کھڑا ہے۔ پاکستان کی لیڈر شپ مضبوطی کے ساتھ ان کا موقف لے کر آگے بڑھ رہی ہے۔ کل کے واقعات آپ دیکھ لیں جب پاکستان کا نیا نقشہ جاری ہو۔ کسی بھی ambiguity کو دور کرتے ہوئے جو پاکستانی موقف کی صحیح ترجمانی کرتا ہے۔ آخر میں ایک request کے ساتھ کہ ادب اور تحریکوں کا چولی دامن کا ساتھ ہوتا ہے۔ میری اپنی حکومت سے بھی ایک request ہے کہ ہمیں اس تاریخ کو جو کر خون سے لکھی جا رہی ہے، اپنی کتابوں میں اور اپنے علمی ورثے کے اندر بھی محفوظ کرنا ہے۔ میری ایک تحریک ہو گی کہ کشمیر کے اور ادب ایوارڈ کا اجراء کیا جائے تاکہ ہمارے لکھاری اور ہمارے students بھی اس تحریک سے آشنا ہوں اور اسے ایک نئی جلابخشیں۔ پاکستان زندہ باد، پاکستان پاکندہ باد۔

Mr. Chairman: I will now give floor to Foreign Minister Shah Mahmood Qureshi sahib.

Makhdoom Shah Mahmood Qureshi, Minister for Foreign Affairs

جناب شاہ محمود قریشی (وفاقی وزیر برائے خارجہ امور): جناب چیئرمین اور اراکین میںیٹ! شکریہ۔ میں سب سے پہلے آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ آپ نے کشمیر کے مسئلے کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ایک special session کا انعقاد مناسب سمجھا اور سب اراکین نے اس میں شمولیت کی اور اپنی آواز اور اپنی آراء اس میں شامل کی۔ یہ خوش آئند بات

ہے کہ آج پانچ اگست کو پوری قوم، پورا سینیٹ جو وفاق کی علامت ہے، اس پر ایک متفقہ اظہار اور رائے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جناب عالی! میں اس کو اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی جتنی سیاسی جماعتیں ہیں، لیڈر آف دی اپوزیشن تشریف فرمائیں، میں دل کی اتحاد گہرائیوں سے ان کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ جس فہم و فراست کا، جس دور بینی کا انہوں نے مظاہرہ کیا، ان سے یہی توقع تھی۔ میں بے حد مشکور ہوں کہ کشمیر کے مسئلے کو انہوں نے پاکستان کی سیاست سے بالاتر سمجھا اور رکھا۔ آج جو پیغام دنیا کو گیا ہے، آج صبح آپ نے دیکھا کہ جس طرح آپ خود تشریف لائے، سپیکر قومی اسمبلی اس ریلی میں شامل ہوئے جس کا آج یہاں اسلام آباد میں انعقاد ہوا، اس سے قوم کو ایک امید ملی ہے اور آپ نے قوم کے حوصلوں میں اضافہ کیا۔

بہت سے معزز ارائکین نے گفتگو فرمائی۔ بہت سی اچھی تجاویز بھی سامنے آئی ہیں۔ تقیدی پہلو بھی یقیناً سامنے آیا ہوا گا پر میں اس تقید کو تقید نہیں سمجھتا کیونکہ اس تقید میں بھی تعمیر کا پہلو ہے۔ اس تقید کے پیچے بھی جذبہ یہی ہے کہ ہم نے خوب سے خوب تر کی تلاش ہے۔ اگر ہم نے پیش رفت کی ہے تو اس میں بہتر پیش رفت کیے کی جاسکتی ہے، یہی جذبہ ہے اور اسی جذبے سے میں اسے لینا چاہوں گا۔

جناب والا! آج میں آپ کی وساطت سے پوری پاکستانی قوم کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا، یہاں آنے سے پہلے میں ایک طائزہ جائزہ لے رہا تھا کہ 5th August کے سلسلے میں آج پاکستان میں کشمیر کے لوگوں کے ساتھ جو اظہار پیکتی کیا گیا، ان کے cause کے ساتھ اور جس انداز میں 5th August کے ان غیر قانونی اقدامات کی مذمت کی گئی، اس کی خبر مجھے پورے پاکستان سے ملی ہے اور بڑی حوصلہ افزا خبر ملی ہے۔ ہر بڑے شہر میں صوبے کے وزیر اعلیٰ نے قیادت فرمائی، ان کے ساتھ parliamentarians ہوتے اور بڑے شہروں کو تو چھوڑیں، جب بات چھوٹے چھوٹے قصبوں میں چلی جائے تو اسے عوای پذیرائی کہتے ہیں۔ میرے پاس footage اور تصاویر mobile کے WhatsApp پر موجود ہیں، تھرپار کر جیسا پسمندہ تین علاقوں جو بالکل راجہستان اور پاکستان کے border کے قریب ہے، آج سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں نے وہاں کشمیر کے ساتھ پیکتی اور ہندوستان کے 5th August کے اقدامات کی مذمت کی ہے۔ آپ کے سامنے یہ

ایک چھوٹی سی مثال پیش کر رہا ہوں کہ یہ جذبہ وہاں تک filter down کر چکا ہے اور یہی بڑی حوصلہ افرابات ہے۔

میں معزز ممبران کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ پاکستان کے Missions نے مختلف activities کی ہیں۔ میں نے پورا action plan جو اپوزیشن کی خدمت میں بھی کچھ گزارشات پیش کی تھیں، لگ بھگ two hundred activities ہیں جن کا اندر وہ ملک اور بیرون ملک انعقاد پانچ اگست کے حوالے سے کیا جا رہا ہے، اس میں seminars بھی ہیں، اس میں interaction with international, local media diaspora تھیں کہ Ambassadors کو special instructions کرنے کے ساتھ engage کریں، انہیں mobilize کریں اور مل کر ان کی رہنمائی میں کشمیر کے مسئلے کو اخبارات میں، electronic media، Parliaments میں اجاگر کریں، universities کے ساتھ جائیں اور یہ پیغام پہنچائیں۔ میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ایسا ہی کیا ہے۔ جناب والا! پانچ اگست کے جو Indian measures with a not تھے

انہوں نے announce کیے اور سمجھا جا رہا تھا کہ بہت بڑا تیر چلا ہے اور یہاں ایک سناثا چھا گیا تھا، ہم پرمایوسی کے بادل منڈلار ہے تھے، نہ جانے کیا ہو گیا لیکن آج ایک سال بعد اگر ہم اس کا تجزیہ کریں تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ ہندوستان کی سرکار اس سے بڑی حماقت نہیں کر سکتی تھی۔ وہ مسئلہ جو backburner پر چلا گیا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی کاؤشوں اور کوششوں کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی حماقت نے، ان کی تنگ نظری نے اسے internationalize کرنے میں ہماری معاونت کی ہے، جہاں آپ کی آواز شامل ہوئی ہے وہاں ان کی ندامت اور بے وقوفیوں نے بھی آپ کا ہاتھ بٹایا ہے اور آج وہ مسئلہ پوری دنیا میں گونج رہا ہے۔ آپ نے international press کا پہلے بھی مطالعہ کیا ہو گا اور یہاں ایسے صاحبان تشریف فرمائیں جو نظر رکھتے ہیں، اگر آپ پچھلے سال کے international press کو اٹھا کر دیکھ لیں، جتنے تقدیمی مضامین 'New York Times' میں چھپے، چاہے 'Guardian'، 'Independent'، 'Washington Post' میں کسی کسی کا نام لوں، اس سے پہلے کبھی نہیں چھپے اور جتنی تقدیمی ہندوستان کے پانچ اگست کے measures پر

ہوئی ہے اس کی ماضی قریب میں مثال نہیں ملتی۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ پاکستان کے طول و عرض میں آج جو rallies ہوئی ہیں، پاکستانی قوم نے پانچ اگست کے measures کو من جیث القوم مسترد کر دیا ہے۔ آج آزاد کشمیر میں اس وقت بھی اجلاس جاری ہے، وزیر اعظم عمران خان صاحب خود وہاں تشریف لے کر گئے ہیں اور انہوں نے مناسب سمجھا کہ میں مظفر آباد میں کھڑے ہو کر، کشمیر کی سر زمین پر کھڑے ہو کر ہندوستان کو across the Line of Control ایک پیغام دوں اور اس وقت وہ دے رہے ہیں، ان کا خطاب جاری ہے۔ وہاں rallies کے علاوہ جو مظاہرہ کیا گیا، تمام پارٹیوں کی طرف سے ایک بیکھتی کا مظاہرہ ہوا ہے، جس میں مسلم کانفرنس، مسلم لیگ (ن)، جماعت اسلامی، پیپلز پارٹی، پی ٹی آئی، میں کس کس کا نام لوں، یہ ایک بڑا positive message ہے جو کشمیریوں کے لیے آپ نے دیا ہے۔

جناب والا! آج کشمیر کی پوری قیادت نے ان اقدامات کو reject کر دیا ہے، چاہے وہ اس پار ہے یا اس پار ہے اور وہ کہہ رہی ہے کہ یہ فیصلے ہمیں منظور نہیں ہیں، اس کا جو تاثر آیا ہے کہ ہندوستان کے اندر سے آوازیں اٹھی ہیں اور وہ تنقیدی آوازیں ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ نظر دوڑائیں جسونت سنہا جو ہندوستان کے سابق وزیر خارجہ ہیں، چدم برم جو سابق Home Minister ہیں، ان کی گفتگو اگر آپ دیکھیں تو وہ کہہ رہے ہیں کہ نریندر مودی کی ایک secular India سالہ policy ناکام ہو گئی ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ اس نے اپنی حماقوتوں سے کو ہندوتوا کے فلسفے پر کامن ہوتے ہوئے اندیسا سے 'ہندیا' قرار دے دیا ہے۔ اب وہاں اقلیتیں غیر محفوظ ہیں، صرف Hindu majoritarianism آج مسلط کر دیا گیا ہے، from India to 'Hindia'، یہ بہت بڑی transition ہے، یہ نہرو اور گاندھی کے ہندوستان کی نفی ہے۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! وقت کی تھوڑی کمی ہے، صدر صاحب آرہے ہیں، انہیں receive بھی کرنا ہے۔

خندوم شاہ محمود حسین قریشی: جناب والا! مجھے دو، تین منت دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی جی۔

مخدوم شاہ محمود حسین قریشی: جناب والا! آج یہاں علماء کرام بھی تشریف فرمائیں۔ میں یہ کہوں گا کہ پانچ اگست کو نہ صرف وہ غاصبانہ قبضہ کیا گیا، آج پانچ اگست کو نزیندر مودی تین سو سالہ پرانی بابری مسجد جسے شہید کیا گیا، وہاں آج رام مندر کی بنیاد رکھ رہا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ جتنے علماء چاہے ہندوستان میں ہیں یا پاکستان کے مشائخ، علماء اور ساری امہ اس کی مذمت کرے گی۔ آپ مندر بنائیں لیکن مسجد کو شہید کر کے مندر کی تعمیر بالکل نامناسب ہے، اس پر آواز اٹھانی ہو گی۔

جناب والا! نزیندر مودی نے کیا کہا تھا؟ آج اُس military siege کو 365 دن ہو گئے ہیں، اس double lockdown کو، اس نے اپنی قوم کو کیا نوید سنائی تھی کہ یہ اقدامات مقبوضہ کشمیر میں خوشحالی کا پیغام لے کر آئیں گے، development کو فروغ دیا جائے گا لیکن آج پوری دنیا نے دیکھا کہ کیا ان 365 دنوں میں کوئی development دکھائی دی؟ ان 365 دنوں میں communication blockade دکھائی دی، ان میں search کو usurp rights ہوتا دکھائی دی، fake encounters دکھائی دی، demographic rule cordoned operations کی ایک کوشش دکھائی دی۔ آج بھی دیکھ لیں کوئی observers جا رہے ہیں، کسی کو اجازت ہے، نہیں ہے، NGOs Human Rights Organization چاہتی ہے، اجازت نہیں دی گئی اور پھر ایک سال میں کیا کیا گیا، کشمیر یوں کو on the floor of battle hearts and minds alienate کیا گیا، the Senate کہہ رہا ہوں کہ اگر ایک سال کا غلاصہ نکالیں تو ہندوستان شکست کھا چکا ہے، وہ battle hearts and minds کی کشمیر یوں کے دل ان سے دور ہو چکے ہیں، ان کے ذہن ان سے تنفر ہو چکے ہیں اور سب سے بڑھ کر جموں و مقبوضہ کشمیر کو جو economic loss ہوا ہے، انہوں نے چار سے پانچ ارب ڈالرا کا نقصان کیا ہے، کیا وہ دلی سرکار کا ہوا ہے یا مغلوم کشمیر یوں کا ہوا ہے؟ اسے بھی ذہن میں رکھیں۔

میں اپنی بات کو سمجھتے ہوئے سینیٹ کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی پانچ بجے میں Indonesia کے وزیر خارجہ سے بات کرنے چلا ہوں اور یہ بات اس لیے کرنے چلا ہوں کہ اس Security Council کی صدارت اندونیشیا کے پاس ہے اور آج ہی کے دن ہم

نے Kashmir discussion کے اجئٹے پر Security Council کو شامل کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ آج سلامتی کو نسل میں 55 سال کے بعد تین مرتبہ میں سے ایک مرتبہ پھر وہ discussion سامنے آجائے۔

(Desk thumping)

جناب والا! مجھے political map کا ایک جملہ کہنے دیں اور پھر میں اپنی بات کو بالکل ختم کر دیتا ہوں۔ میں ان سب اکابرین کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اسے endorse کیا، کشمیر کی قیادت نے، پاکستان کی قیادت نے، پاکستان کی اپوزیشن نے متفقہ طور پر کیا اور اگر کاش کہ الالکے لوگ بھی آجاتے کیونکہ اگر وہ بھی شامل ہو جاتے تو اس سے ہمارے حسن میں اور بھی اضافہ ہو جاتا کیونکہ مولانا فضل الرحمن صاحب خود کشمیر کمیٹی کے چیئرمین رہے ہیں اور اس مسئلے کو بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ غفور حیدری صاحب بھی ہیں۔۔۔

(مدخلت)

جناب چیئرمین: عطا الرحمن صاحب please

جناب شاہ محمود حسین قریشی: جناب! دعوت دی ہے۔ آپ مہربانی فرمائ کر check کر لجھے آپ کو دعوت دی ہے۔ میں آپ کو خط پیش کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! صدر صاحب پہنچ رہے ہیں، میں نے انہیں receive کرنے کے لیے جانا ہے۔

جناب شاہ محمود حسین قریشی: جناب! بہت بہتر میں ختم کرتا ہوں۔ ہم کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان شاَللہ اس کے حصول تک کھڑے رہیں گے اور یہ map پاکستان کے لوگوں کے جذبات کی ترجیحی اور اس کی عکاسی کرتا ہے چاہے وہ کشمیر کا مسئلہ ہے، چاہے سیاچن کا غاصبانہ قبضہ ہو یا Sir Creek کے exclusive economic zone پر اور پاکستان کی نظر ہو، بالکل نہیں۔ پاکستانی قوم، پاکستان کی افواج، پاکستان کی عوام اور پاکستان کی پارلیمنٹ ایسا نہیں ہونے دے گی۔ کشمیر ان شاَللہ آزاد ہو گا اور بنے گا پاکستان۔

(a short break to receive honourable President)

(Pause)

(اس موقع پر جناب صدر (ڈاکٹر عارف علوی) اور جناب چیرین (محمد صادق سنجرانی) ایوان میں
تشریف لائے اور کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Chairman: *Bismillah hir Rahman ir Raheem.*
Today, a special session of the Senate has been convened to renew our unanimous national support to Kashmir issue. It has been one year since India illegally changed the special status of Occupied Jammu and Kashmir and put it under a siege on 5th August, 2019. These Indian actions are unjust and a violation of International laws and even several Security Council Resolutions. In this regard this special Senate Session aims at highlighting Kashmir issue, express solidarity with our Kashmiri brothers and pay tribute to them for their struggle of over 72 years. I, on my behalf and on behalf of members of Senate of Pakistan welcome the honourable President of Pakistan in the House and would like to request Mr. President to address the Senate of Pakistan.

Dr. Arif Alvi, President, Islamic Republic of Pakistan

ڈاکٹر عارف علوی (صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب محمد صادق سنجرانی صاحب، چیرین مین سینیٹ، معزز ارکین سینیٹ، وزراء اور خواتین و حضرات السلام علیکم۔

آج کا دن پورے ملک کے لیے بڑا ہم دن ہے کیونکہ آج یوم استھصال کشمیر کے حوالے سے ہم نے گفتگو کی ہے، کرنا چاہتے ہیں اور دنیا کو بھی متوجہ کرنا چاہتے ہیں، اقوام عالم اور اقوام تحدہ کو بھی متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ کشمیری عوام کے ساتھ اظہار پیغام کا دن ہے جنہوں نے بے انہا قربانی دی ہے۔ مگر سب سے زیادہ میں آپ لوگوں کا مشکور ہوں۔ سینیٹ کا بھی مشکور ہوں، چیرین مین صاحب کا، Leader of the House، Leader of the Opposition کے معزز ارکین کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے یہاں مدد عوکیا اور متفقہ طور پر پیغام آیا اور میں حاضر ہوں۔ میں نے کشمیر کے معاملے میں ہمیشہ پاکستان کے اندر ایک اتحاد دیکھا۔ اپوزیشن اور

حکومت کے اندر اس میں کوئی فرق نہیں تھا۔ اعتبار سے ہی مشورے دیے جاتے رہے مگر کشمیر کے معاملے پر پاکستان کے اندر دورائے کبھی نہیں بنی۔ آپ سب لوگ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ 15 اگست 2019 کے اقدامات کے بعد کشمیر کے اندر ظلم اور زیادتی کے اعتبار سے ایک نئی وباء اور زیادہ خطرناک انداز سے وہاں عوامل شروع ہوئے۔ کشمیر کو ایک جیل بنا دیا۔ لوگوں کے اوپر ہمیشہ سے ظلم ہوتا رہا ہے مگر یہ کہ پہلے سے مزید بڑھ گیا۔ تو ہنذ آج کا دن انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ کم از کم ہم اپنی بات دنیا کے سامنے رکھ سکیں جو انسانی دہشت گردی کے اعتبار سے دشمن سرگرمیاں، جو ظلم اور انسانیت سوز مظالم کشمیر کے اندر ہوئے ہیں ساری دنیا کو یہ پیغام دے سکیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے کشمیری بھائیوں کو بھی یہ بتا سکیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ پاکستان ایک پر امن جدوجہد کے لیے کوششیں کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ ان کو بھی پتا ہونا چاہیے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور کبھی بھی آپ کو اسیلا نہیں چھوڑیں گے۔ آج جب میں اس پر کچھ چیزیں پڑھ رہا تھا تو مجھے شاعر علامہ اقبال کا ایک مشہور شعر ملا۔ انہوں نے کشمیر کے حوالے سے تین چار اشعار کہے ہیں جن میں سے دو تین فارسی میں ہیں اور ایک دو اردو میں ہیں۔ اس کا پہلا مرصع جس نے مجھے بڑا appeal کیا وہ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ "آج وہ کشمیر ہے مکوم و مجبور و فقیر"۔ تو ایک جسارت کرنا چاہتا ہوں کہ اتنے عرصے کے بعد وہاں کے حالات اور تبدیل ہوئے۔ میں صرف ایک لفظ اس کے اندر شامل کرنا چاہتا ہوں کہ "آج وہ کشمیر ہے مظلوم و مکوم و مجبور و فقیر"۔ پچھلے زمانے میں جو ظلم ہوا ہے وہ شاید علامہ اقبال کے زمانے سے معاملہ کہیں اور زیادہ بڑھ گیا۔

آج کے دن اس معزز ایوان کے اندر جو بات ہوگی اس کے بڑے دورس نتائج نکلیں گے مگر اس کے ساتھ ساتھ کہ پہلے ہم کوئی باتیں اور بھی رکھیں تو اس کے تاریخی پس منظر پر پاکستانی عوام اور دنیا کی توجہ دلانا ضروری ہے۔ آپ لوگ سب واقف ہیں کہ کشمیر کو جب انگریز سامراج نے فتح کیا تو 75 لاکھ روپے میں commodity کے طور پر مہارا جہ گلاب سنگھ کو فتح دیا گیا۔ یہ commodity کی تاریخ دنیا کے اندر آج بھی موجود ہے کہ مختلف ممالک اپنے تجارتی اعتبار سے اصول بناتے ہیں، اخلاقی اور انسانیت کے اصولوں پر نہیں بلکہ تجارتی وزن ان کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ تو کشمیر کو 75 لاکھ روپے میں بطور commodity فتح دیا گیا اور اس کے بعد وہاں پر ظالم ڈو گرہ

راج شروع ہوا جس نے وہ 75 لاکھ روپے وہاں کے عوام سے وصول کرنے تھے تو بڑا ٹکیس بھی لگایا۔ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی اس کے بعد زیادہ عیاں ہے۔ 1931 میں جب ظالم ڈو گرہ راج کے خلاف عوام نے جدوجہد کی تو 22 کشمیری شہید ہوئے۔ 1947 میں اس کے پوتے مہاراجہ ہری سنگھ نے اس کے اس معاملے کو مزید تکمیل تک پہنچایا۔ مگر 24 اکتوبر 1947ء بڑا ہم دن ہے جس دن سردار ابراہیم صاحب (مرحوم) کی قیادت میں کشمیر کے بہادر عوام نے آزادی کا اعلان کیا۔ حقیقی حکومت جب بن گئی اور بھارت پریشان تھا کہ اس کا کیا حل کیا جائے اور راتوں رات مہاراجہ ہری سنگھ کے ساتھ مل کر instrument of accession ہوا جو غیر اخلاقی، غیر قانونی اور خفیہ انداز سے sign ہوا یا کر کے اس کو ہندوستان کے حصے میں ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ میں نہیں ہوا مگر 26 اکتوبر کو وہ sign کر کے اس کو ہندوستان کے حصے کا اجر اکیا ہے بعد میں ذکر کروں گا مگر میں جانتا ہوں اور آپ لوگ واقف ہیں کہ پاکستان نے ایک نقشے کا اجر اکیا ہے جس میں جو ناگڑہ اور سر کریک اور بہت سی جگہوں کو یہ show کیا جو حقیقت تھی، جو partition کے اصولوں کے مطابق حقیقت تھی، اس میں سردار گڑھ بھی شامل ہے تو ان کی accession ہوئی۔ یہاں پر partition کے اصولوں کے خلاف ایک جعلی دستاویز sign کی گئی۔

کشمیر پر کشمیری عوام de-facto حکومت قائم کرچکے تھے مگر اس کو ہٹایا گیا اور جب حالات اور خراب ہوئے تو بھاگ کر ہندوستان سلامتی کو نسل میں چلا گیا۔ سلامتی کو نسل اور یونائیٹڈ نیشنز، اقوام متحده کی بھی ایک تاریخ ہے۔ اقوام متحده یہ ہے کہ اقوام متحده 1945 میں بنی اور 1947 میں وہ بالکل نئی نئی ایک امید کے طور پر اقوام عالم اور دنیا کے لئے ایک بھروسے کا ادارہ بنتا۔ پاکستان نے بھی اس پر بھروسہ کیا اور ہندوستان نے پریشان ہو کر کہ وہاں کشمیریوں نے بغاؤت کر دی تھی اور اس کا خیال یہ تھا کہ جموں و کشمیر پر de-facto حکومت کشمیریوں کی ہو گئی تو وہ اقوام متحده میں گیا، اس نے ceasefire کی درخواست کی اور کس وعدے کے تحت درخواست کی؟ اس نے یہ وعدہ کیا کہ ہم استصواب رائے کرائیں گے۔ ہم لوگوں کی رائے کی بنیاد پر فیصلہ کریں گے۔ اگلے دس سال انڈین لیڈر شپ کے سارے اکابرین تقریروں کرتے رہے اور اس بات کا اعادہ کرتے رہے مگر حقیقت میں ان کی نیت کچھ اور تھی۔ جب سے لے کر آج تک لاکھوں لوگ شہید ہوئے ہیں، لاکھوں عورتیں بیوہ ہوئی ہیں اور ان کی گودیں اجڑی ہیں مگر گزشتہ ایک سال میں وادی کو، جس طرح

پانچ اگست کے قانون کے اندر انہوں نے Article-370 کو منسوخ کیا۔ اب یہ بھی ذہن میں رکھئے کہ Article-370 ان کے آئین کا آرٹیکل تھا، ہمیں تو وہ بھی منظور نہیں تھا کیونکہ کشمیر کو پاکستان کا حصہ بننا تھا۔ ان کے آئین کے اندر وہ بھی illegal mention ہے مگر اس کے اندر بھارتی قیادت نے پیچاں کی دہائی اور اس کے بعد بھی جو protection کا وعدہ کیا تھا اس کو incorporate کر لیا کہ بھتی ہم تمہیں اپنے ساتھ نہیں ملا رہے، فی الحال ہم تمہارے لئے ایک independent entity بنا رہے ہیں۔ اس کو پچھلے سال منسوخ کیا۔ بی جے پی کے manifesto میں یہ بات موجود تھی۔ مسلمان اقیتوں کے ساتھ جوان کی منافرت ہے اسی تاریخ کی عکاسی کے اعتبار سے وہ ایک اور قدم تھا۔

اس کے بعد وہاں پر ایک اور مزید جیل بن گئی۔ انہوں نے وہاں کرنیوالا نفاذ کر کے ظلم کیا، مواصلات کو منقطع کر کے ظلم کیا، طبی امداد اور خواراک کی سپلائی کو کھڑوں کر کے ظلم کیا، بین الاقوامی امدادی تنظیموں کو روک کر عوام پر ظلم کیا اور بنیادی حقوق کو پامال کر کے ظلم کیا، لوگوں کو شہید کر کے ظلم کیا۔ اس کے علاوہ وہاں armed forces نواکھ سے زیادہ ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ illegally occupied Jammu and Kashmir خطہ militarised کے Public Safety Act اور Armed Forces Special Power Act - ذریعہ وہاں Armed Forces کو جو طاقت دی گئی تو ظلم کے اعتبار سے ان کے ہاتھ کھوں دیئے، وہ جو مرضی وہاں پر کریں، ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

اس کے نتیجے میں وہاں جعلی مقابلے بڑھ گئے، نوجوانوں کے مادرائے عدالت قتل بڑھ گئے اور سیاسی قیادت کی غیر قانونی گرفتاریاں بڑھ گئیں۔ ان کی گھروں میں نظر بندی بھی بڑھ گئی۔ اصل قیادت جو مسلمانوں کو وہاں lead کرتی ہے اور کشمیر کی عکاسی کرتی ہے ان کو پچھلے ایک سال سے جیلوں میں ان کے اپنے گھروں تک محدود رکھا گیا ہے۔ مسلمانوں کے جان و مال تباہ ہیں، معیشت تباہ ہے اور یہ جو حرکت کی گئی، یہ اقوام متحده کے چارٹر کے اعتبار سے جو قراردادوں کی خلاف ورزی بھی ہے۔ کشمیر کے حوالے سے اقوام متحده نے پاس کیں ان ساری قراردادوں کی خلاف ورزی بھی ہے۔

بچوں کے حقوق کے اعتبار سے جنیوا کونشن کو بھی پامال کیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے ساتھ شملہ معاهدہ تھا، جس میں دونوں ممالک میں یہ طے پایا کہ کشمیر کے مسئلے کا حل

دو طرفہ مذاکرات کے ذریعے تلاش کیا جائے گا مگر 1973ء میں جب یہ sign ہوا، جب سے لے کر آج تک ہندوستان نے کسی بھی موقع پر اس پر بات کرنے سے انکار کیا۔ شروع میں وہ یہ کہتے رہے کہ confidence building measures ہونی چاہیے، جس انداز سے یہ حیلے بھانے چلتے رہے، میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں اور پاکستانی قوم بھی اسی نتیجے پر پہنچی ہے کہ انہوں نے ہر کاغذ سے انکار کیا، ہر وعدے سے انکار کیا، جو بھی وعدے ان کے اکابرین نے کئے ان سے انہوں نے انکار کیا، ہر بیان سے انکار کیا۔ دنیا میں جب بات اٹھائی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ نہیں یہ دو طرفہ معاملہ ہے۔ اب جب دو طرفہ معاملات کے اعتبار سے پاکستانی حکومت کہتی ہے کہ آزادی ہم، بات کرو تو یہ کہتے ہیں کہ نہیں، یہ اس میں ہم discuss ہی نہیں کریں گے۔ یہ بھارت کی ضد زمین کی خاطر ہے لوگوں کی خاطر نہیں ہے۔ پاکستان کا موقف لوگوں کو آزاد کرنا ہے، لوگوں پر جو ایک استبدادی قوت اور ایک ظالم قوت ہے اس کو ہٹانا ہے۔

مسلم اکثریتی کیفیت کو اور کشمیر کی قانونی اور آئینی حیثیت کو بدلنے کے لیے بھارتی آئین میں 35 اور 370(a) کے اعتبار سے یہ تبدیلی کی، یہ غیر اخلاقی، غیر قانونی، ماورائے آئین، چینو اکتو نشن اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ پھر کشمیر کی آبادی پر جس انداز سے ظلم کیا گیا اور ان کو زیر حصار کھا گیا، ایک Lock down مختلف کیفیت ہے اور زیر حصار کھانا بالکل مختلف ہے۔ Lock down میں آزادی گفتگو، آزادی رائے، آزادی اجتماع کہیں نہ کہیں تو ضرور ہوتا ہے۔ انہوں نے حصار کی کیفیت کے اندر لوگوں کو زیادہ پریشان کیا اور آپ تصور کریجئے کہ بیمار ہسپتال نہیں جاسکتا۔ آپ تصور کریں کہ اس کا علاج نہیں ہو سکتا۔ روزگار بند ہے۔ کل پر سوں میں مقبولہ انڈین کشمیر کے چیلنج آف کامر س کے ایک صاحب کا بیان سن رہا تھا کہ پچھلے ایک سال میں سات لاکھ نوجوان مزید بے روزگار ہوئے ہیں۔ آپ تصور کریجئے کہ سات لاکھ کے ساتھ کتنے خاندان ہوں گے، خاندان کے افراد کتنے ہوں گے اور یہ کہ مقبولہ کشمیر کی معیشت کو تین ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔

پیلٹ گن کا آپ کو یاد ہے، میں نے چیلنج کیا تھا، اس زمانے میں، میں تو می ای اسمبلی کا ممبر تھا تو ٹاک شو زمیں جا کر میں چیلنج سے کہتا تھا کہ ہندوستان یہ پیلٹ گن کشمیر کے علاوہ کہیں استعمال نہیں کرے گا۔ یہی ہوا کہ صرف کشمیر کے مسلمانوں کے خلاف یہ گھناؤنی بندوق جس سے چڑیاں ماری جاتی ہیں، ان سے لوگوں کو مارا اور ان کو نابینا کیا اور بے دریغ اس کو استعمال کیا۔ پچھلے ایک سال میں

تیرہ ہزار نوجوان گرفتار ہوئے ہیں۔ عورتوں کا ریپ اور ان کو ہر اس اکتوبر میں کھڑا ہے اور یہ مسلسل چل رہا ہے۔ ہم دنیا کو دکھاتے رہیں گے اور بتاتے رہیں گے۔ ہماری دنیا سے اپیل ہے کہ وہ آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ وہاں انسانیت سوز مظالم ہو رہے ہیں۔

آپ کو اس بچے کی تصویر یاد ہو گی جس کے نانا کو صرف گاڑی سے نکلنے اور پوچھنے پر مارا گیا اور اس بچے کو اس کے نانا کی میت پر، اس کی چھاتی پر بٹھایا گیا۔ کیا ظلم نہیں ہے یہ؟ دنیا کو اس بات سے اندازہ نہیں ہو رہا اور آپ کو اس شامی بچے کی بھی تصویر یاد ہو گی جو بحیرہ روم کے اندر ڈوبتا تھا تو دنیا کو جب یہ images جاتے رہیں گے تو ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا کے ضمیر پر اس بات کا اثر ہو گا اور پھر اس کے نانا کی لاش پر پیر رکھ کر تصویر یہں کھنچوائی گئیں، اتنے ظالم ہیں یہ لوگ۔

میں سمجھتا ہوں کہ قرارداد نمبر 47 کے الفاظ کشیر میں آزادانہ اور غیر جانب دارانہ، یہ بات میں اقوام متحده کی قرارداد نمبر 47 کے حوالے سے کہا ہوں اور وہ بالکل clear ہے کہ آزادانہ اور غیر جانب دارانہ انتخابات کا بھارتی وعدہ اس کے اندر مجتمد ہے کہ ضرور کیا جائے۔

چوتھے جینوا کونشن کے مطابق کوئی بھی قابل حکومت مسئلے کے حل تک کسی بھی قسم کی تبدیلی وہاں نہیں کر سکتی۔ میں demography کے اعتبار سے بعد میں ذکر کروں گا مگر کسی حکومت کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہاں کے حالات کو اس طرح سے تبدیل کرے کہ باہر کے لوگوں کو لا جائے اور یہاں کے لوگوں کو وہاں سے نکالا جائے۔ یہ اس کونشن کی بھی خلاف ورزی ہے، ہر انسانی اصول کے حوالے سے یہ خلاف ورزی، یہ کھلم کھلا مذاق انہوں نے دنیا کے سامنے کیا ہوا ہے۔

Article 370 اور بی بی پی کے manifesto میں موجود ہیں، یہ سب RSS اور بی بی پی کے fascist Hinduthwa policy against minorities کشیر کی پوری عکاسی کرتا ہے جہاں کھل کر اس پر وہ عمل درآمد کریں۔ ہندوستان میں اقلیتوں کا جو حال ہے، اس سے بھی آپ اچھی طرح واقف ہیں۔

کشیر یوں پر شکنجہ نہر و دور سے آج تک مزید کسا گیا ہے، یہ بھی کم نہیں ہوا۔ ان کی مراجحت میں بھی آج تک کوئی کمی نہیں آئی۔ جانیں دے دے کروہ قوم پر بیشان ہو گئی ہو گی، ہم اس کے ساتھ کھڑے ہیں، مگر آج تک ان کا مقابلہ کرنا کسی انداز سے بھی بھی کم نہیں ہوا۔ جس انداز سے انہوں

نے 2019 Jammu and Kashmir Regulation Act, protection 370 کے تحت انہوں نے Article 35A اور ہٹایا، اسی کے تحت آج ہٹایا، اسی کے تحت آج Jammu and Kashmir Regulation Order نکالا ہے جس کے تحت وہ demographic changes پر توجہ دے رہے ہیں۔ ان میں لوگوں کے لیے ڈو میساں آسان کر رہے ہیں۔ یہ طے تھا کہ کشمیر کے leaders نے جب ہندوستان سے بات کی اور ہندوستان نے جھانسی دیے تو ان کشمیری leaders کو انہوں نے کہا کہ تمہاری demography نہیں بدلتے گی، تمہیں ہم Article 370 میں پورا protection دیں گے اور آئین میں انہوں نے Article 370 اور Article 35A ڈالا۔ جب تک اس کی ضرورت رہی، لوگوں کو دھوکہ دینے کے اعتبار سے وہ چلا یا مگر اب Jammu and Kashmir Regulation Act, 2019

Kashmir Regulation Order, 2020 میں ان سب چیزوں کو تبدیل کیا۔ ان کا استاد اسرائیل ہے جس نے مغربی کنارے پر، جس کو West Bank کہتے ہیں، وہاں اسرائیل نے جس انداز سے isolated جگہوں پر قصہ کرنا شروع کیا، demography بدلنے کی کوشش کی، یہ اس کے بھی استاد ہیں۔ Pellet guns میں بھی اسرائیل ان کا استاد ہے، ظلم کرنے میں اسرائیل ان کا استاد ہے مگر یہ اپنے استاد سے کہیں آگے ہیں۔ یہ مظالم کے اعتبار سے کہیں آگے پہلے بھی تھے مگر مزید technique وہاں سے یکھر رہے ہیں، سیکھ کر مزید مظالم ہمارے کشمیری بھائیوں پر بڑھا رہے ہیں۔

پاکستان کے وزیراعظم اور حکومت نے اس بات کو بار بار کہا کہ ہندوستان نسل کشی کی طرف جا رہا ہے۔ وہ نسل کشی کی تیاریاں پوری کر رہا ہے، معاشرے میں منافرت پیدا کر رہا ہے، تجارت کے اعتبار سے اقلیتوں کو مزید isolate کر کے پھر وہ کیفیت آجائی ہے کہ جب ان کو مختلف بہانوں سے سڑ کوں پر روک کر ہتھوڑے مارے جائیں اور جان سے مارا جائے۔ وہ اس بات precursor ہوتا ہے کہ نسل کشی کی جائے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ جرمی نے جس انداز سے کیا، Serbian dictator Melosevich نے، جس پر بین الاقوامی عدالت نے اس کا trial بھی کیا اور اس کو نزوری

کارا باخت، بوسنیا میں سزادی۔ اگر آپ اس کی تاریخ دیکھیں گے تو یہی ہوا، پہلے isolation اور پھر نسل کشی اور demographic changes ہوئے، یہ دونوں وہ کرنا چاہتا ہے۔

میں مسئلہ کشمیر پاکستان کے اصولی موقف کی پر زور حمایت پر ترکی، چین، ملاشیا، ایران، آذربائیجان اور بہت سارے ممالک کا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ کھڑے رہے۔

(Desk thumping)

اور ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ظلم کے خلاف اصولی موقف اختیار کیا۔ اس میں بین الاقوامی میڈیا نے بھی کردار ادا کیا ہے مگر دنیا کو بتانے کے لیے مزید کر سکتے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے خاص طور پر United Nations کی Commission on Human Rights کی روپورٹ نے عکاسی کی اور لوگوں کو بتایا۔ اراکین کا گلری میں امریکہ میں، یورپ میں یورپی یونین، ان کی پارلیمنٹ میں لوگوں نے بھی اس بات کو اجاگر کیا۔ برطانیہ کے اراکین پارلیمان کا اور ان سب تنظیموں کا میں مشکور ہوں اور پاکستان مشکور ہے کہ جو دنیا کو بتا رہے ہیں کہ کشمیر میں کیا مظلوم ہوئے اور اس کا اصل حل کیا ہے۔

میں Secretary General, United Nations کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بڑے اچھے انداز سے اس بات کی عکاسی کی جب وہ پاکستان تشریف لائے۔

(Desk thumping)

میں سمجھتا ہوں کہ اب پاکستان کا کردار یقیناً اور بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ سو شل میڈیا ایک ہتھیار ہے، حکومت تو کوشش کرے گی، میں حکومت سے appeal کرتا ہوں کہ اپنی کوششیں مزید جاری رکھیں، ان میں مزید تقویت لا کیں۔ میں پارلیمنٹ کا شکر گزار بھی ہوں اور پارلیمنٹ سے گزارش کرتا ہوں کہ جس اچھے انداز سے کشمیر پر ہمیشہ unity کا مظاہرہ کیا، یہ unity جاری رہے گی، مجھے appeal کرنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ آواز آپ کے دلوں سے نکلتی ہے۔

(Desk thumping)

میں کچھ demands بھی رکھنا چاہتا ہوں جو آپ سب کے جذبات کی عکاسی کریں گی۔

- ۱۔ کشمیر سے فوری طور پر فوجی محاصرہ ختم کیا جائے۔
- ۲۔ ۹ لاکھ قابض فوج کو واپس بلایا جائے۔ ذرائع ابلاغ پر عائد پابندیاں ہٹائیں۔

۳۔ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو فی الفور ختم کیا جائے۔

۴۔ کرفیو لا بنڈ کیا جائے۔

اور کتنا اچھا منطقی argument ہے، اگر اتنا ہی اچھا ہے، ایک سال آپ نے سب کچھ کر کے دیکھ لیا، اپنا قانون بدلا، اگر لوگ اتنے ہی خوش ہیں تو آج دونوں کی پابندی، کرفیو کیوں لگایا؟ آزاد کشمیر میں جا کر دیکھیں، سب کچھ کھلا ہوا ہے، میڈیا کے لیے کھلا ہوا ہے، foreigners نے دیکھا ہے تو جا کر دیکھیں۔ اگر everything is hunky-dory as far as that is concerned, so why insist on curfew for the last two days?

۵۔ سو شش میڈیا اور امیٹر نیٹ پر پابندی ختم کی جائے۔ تجارت کے اعتبار سے لوگوں کی اپنی communication دنیا کے ساتھ روابط کے اعتبار سے، یہ بڑا ہم ستون ہے جس کو بھارت نے پابندی لگا کر بند کیا ہوا ہے۔ اس لیے بند کیا ہے کہ وہاں کی، imagery اور وہاں کے مظالم کا دنیا کو پتا نہ چلے۔

۶۔ عورتوں کے ساتھ جنسی زیادتی rape اور بچوں کے ساتھ مظالم بند کیے جائیں۔ یہ فی الفور بند ہونے والی چیزیں ہیں، ان کو بند کرنا چاہیے۔

۷۔ تعلیمی ادارے کھولیں، اگر آپ اپنے نوجوانوں کو تعلیم سے محروم رکھیں گے تو نتیجہ کیا ہو گا؟ ان میں مزید frustration بڑھے گی۔

۸۔ سیاسی leaders کو آزاد کریں۔

۹۔ سیاسی سرگرمیوں کی آزادی بحال کریں۔

۱۰۔ یہ ایک ایسی demand ہے جس کو آپ سن کر بڑے خوش ہوں گے۔ یہ کہ اب آپ کشمیریوں کی جان چھوڑیں، وہاں سے انخلا کریں، وہاں سے جائیں۔ اس بات کو دیکھ کر پوری قوم تگ آگئی ہے۔ ظلم سیکھتے جائیں گے، آپ کے اپنے عوام ظلم سیکھیں گے اگر آپ ایک جگہ پر ظلم کریں گے۔

مسئلہ کشمیر کے حوالے سے موثر انداز میں مختلف علاقوائی اور بین الاقوامی forums پر اجاگر کرنے کا سہرا، میں حکومت کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور خاص طور پر اس بات کو کہ جس انداز

سے عمران خان صاحب نے اقوام متحده کی جزوی اسمبلی میں بات رکھی اور تمام leaders سے ملاقات کے دوران بات رکھی، بڑا چھاکیا۔

جب چاپان کے بادشاہ کی تاج پوشی ہوئی تو میں نے بھی 40-35 بادشاہوں، صدور اور Prime Ministers سے ملاقات کی، ہر جگہ کشمیر پہلا issue تھا جس کا ذکر ہوا۔ پھر میں با کو گیا، وہاں بھی میں نے 40-35 وزراءً اعظم اور صدور سے بات کی، ہر جگہ یہ بات رکھی گئی۔ اقوام متحده نے 50-55 سال بعد کشمیر پر بحث کی، میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کی کامیابی ہے، اور حالات خرابی، سب اس بات پر انداز ہوئے۔

میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان نے ہمیشہ پر امن رہنے کی کوشش کی ہے۔ یہ حکومت آئی تو ہمارا ہمیشہ پیغام یہ رہا ہے کہ امن رہے گا۔ مودی صاحب کی حکومت جب نہیں بھی آئی تھی تب بھی عمران خان صاحب نے یہ بات کہی، وہاں جو جواب ٹیڑھے ترچھے آتے رہے تو یہ سوچا گیا کہ یہ ایکشن کے لیے یہ کام کر رہے ہیں، یہ elect ہو جائیں گے تو ٹھیک ہو جائیں گے لیکن کوئی فرق نہیں پڑا۔

پلوامہ کے ساتھ ایک false flag operation کے بعد جب انہوں نے حملہ کیا تو پاکستان کی حکومت نے ایک اور کمال کیا کہ جو گرفتار پائلٹ تھا اس کو بھی واپس کیا، ان کے دو جہاز گرائے گئے، یہ دکھانے کے لیے کہ ہم امن چاہتے ہیں، یہ insist کرنے کے لیے کہ ہم امن چاہتے ہیں۔ آپ کو میڈیا کا اندازہ ہوا کہ آپ تو اتنے یکھلے چکے ہیں، افغانستان کے بعد اور حالات کے بعد اتنے یکھلے ہیں کہ امن کی اصل قیمت کا آپ کو اندازہ ہے۔ لہذا پاکستان کے عوام، پاکستان کا میڈیا اور پاکستان کی حکومت امن کی بات کرتی رہی ہے۔ اس کے برعکس اگر آپ border کے اس پار جائیں تو ہندوستان کا میڈیا، ہندوستان کے عوام اور ہندوستان کی حکومت نے امن کی بات نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم بدله لیں گے، ہم یہ کریں گے، ہم گھس کر ماریں گے۔ انہوں نے دیکھ لیا کہ ان کا حشر کیا ہوا۔

ہم نے ہمیشہ ان کو کہا کہ we will not think of retaliation, we will retaliate, اس غلط فہمی میں بھی مت رہنا کہ کچھ دن ہم سوچ بچار میں گزاریں گے۔ ہماری وہ بات آج بھی درست ہے۔ میں پاکستان کی افواج کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے جس

انداز سے retaliate کیا، دنیا کو دکھادیا کہ پاکستان ایک بڑی مضبوط قوم ہے اور اس کا کوئی بال بیکا نہیں کر سکتا۔

(*Desk thumping*)

آخر میں اس خاص موقع پر ہم اس عزم کا دوبارہ اعادہ کرتے ہیں کہ پاکستان اس مسئلے پر کشمیریوں کی اخلاقی، سیاسی اور سفارتی حمایت جاری رکھے گا۔ پاکستان الہیان کشمیر کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑا رہے گا اور بھارتی قبضے کے خلاف کشمیر کے بہادر اور مذر لوگوں کی جدوجہد کی بھرپور تائید کرتا رہے گا۔

مجھے کامل یقین ہے کہ کشمیریوں کی قربانیاں رنگ لائیں گی۔ وہ دن دور نہیں جب کشمیر میں آزادی کا سورج طلوع ہو گا، ان شاء اللہ۔ پاکستان پا سندھ باد۔ آپ سب کا شکر یہ۔

(*Desk thumping*)

Mr. Chairman: Thank you Mr. President.

میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کو اعلان کر دوں کہ خاتون اول بیگم ثمینہ علوی صاحبہ بھی گیلری میں تشریف فرمائیں اور آج کے اجلاس کی کارروائی میں شریک ہیں۔

(*Desk thumping*)

جناب چیئرمین: ڈپٹی سپیکر، قومی اسمبلی، قسم سوری صاحب بھی گیلری میں تشریف فرمایہ۔

(*Desk thumping*)

Mr. Chairman: And I especially welcome and thank the Excellencies; the Ambassadors of Islamic Republic of Afghanistan, Republic of Italy, Kingdom of Jordan, Yemen, Syrian Arab Republic, Lebanon, Republic of Turkey, Romania, Portugal, Bosnia, Republic of Indonesia, Islamic Republic of Iran, State of Qatar, Republic of Poland, Azerbaijan, Greece, Republic of Maldives, Check Republic, Republic of Sudan, Republic of Iraq, Federal Republic of Germany, Peoples Republic of China, Switzerland, Arab Republic of Egypt, Nepal, Kingdom of Spain, Republic of Hungry and the High Commissioners of

South Africa and Sri Lanka, who are present in the Galleries to witness the today's Special Session of the Senate of Pakistan on Kashmir issue.

(Desk thumping)

Mr. Chairman: I will now request Makhdoom Shah Mahmood Qureshi, Minister for Foreign Affairs, to please move the resolution.

Resolution by Senate of Pakistan on Youm-e-Istehsal-e-Kashmir

Makhdoom Shah Mahmood Hussain Qureshi (Minister for Foreign Affairs): Mr. Chairman, before I move the resolution, I would like to thank and acknowledge all Parliamentarians and the entire Parliamentary leadership for bringing this unanimous resolution on Kashmir, especially, the Leader of the House in the Senate, Leader of the Opposition in the Senate, and Senator Mushahid Hussain Syed.

Mr. Chairman, upon completion of 365 days since India's illegal and unilateral actions of 5th August, 2019 and its continued human rights violations in Indian Illegally Occupied Jammu and Kashmir, the Senate of Pakistan reiterates its complete rejection of India's illegal and unilateral actions since August, 2019 aimed at perpetuating its inhuman occupation of Jammu and Kashmir;

Emphasizes that these illegal Indian actions are a blatant violation of the relevant United Nations Security Council resolutions, bilateral agreements and the precepts of international law;

Denounces the BJP Government for taking advantage of the world's preoccupation with the COVID-

19 pandemic, to introduce new domicile rules in IIOJ&K in the attempt to illegally change the demographic structure of the region to advance its Hindutva agenda;

Declares that the illegal steps to turn Muslims into a minority in the only Muslim-majority area in India, are in clear violation of the United Nations Security Council resolutions, bilateral agreements and international law, including the 4th Geneva Convention;

Strongly condemns extra-judicial killings of Kashmiri youth in fake encounters and cordon-and-search operations by the Indian occupation forces as well as arbitrary arrests and detentions of senior Kashmiri leaders and activists;

Further condemns the refusal by Indian occupation forces to handover mortal remains of the *Shuhada* to their families for proper burial. Also condemns the burning and looting of Kashmiris' houses to inflict collective punishment on the communities and neighbourhoods;

Deplores that Indian occupation forces have partially or completely blinded more than 11,000 Kashmiri civilians, including women and children, through the deliberate use of pellet gun shots which represents a grave violation of international law and fundamental human rights;

Denounces the fact that to divert attention from grave human rights violations in IIOJ&K, the Indian occupation forces along the LoC and the Working Boundary have been continuously targeting civilian populated areas with artillery fire, heavy-caliber mortars and automatic weapons committing more than 1,800

ceasefire violations this year alone, resulting in 14 *shahadats* and serious injuries to 138 innocent civilians;

Appreciates strong statements of support on the Jammu and Kashmir dispute from world leaders, reaffirming the disputed nature of Jammu and Kashmir, as well as the international community, in particular, the United Nations' responsibility in seeking a resolution of the Jammu and Kashmir dispute in accordance with the relevant UNSC resolutions;

Commends the three discussions on the Jammu and Kashmir dispute in the UNSC after a gap of more than 55 years; the two reports on the issue by the office of the High Commissioner for Human Rights; the consistent support demonstrated by the OIC and its human rights body IPHRC; and the convening of three meetings of the OIC Contact Group on Kashmir;

Applauds several world Parliaments, international human rights organizations as well as the international media who have been vocal in their condemnation of the ongoing military siege, communications blockade and other restrictions by the Indian occupation forces in IIOJ&K;

Appreciates the visits to Pakistan and Azad Jammu and Kashmir by the United Kingdom's All-Party Parliamentary Kashmir Group and the OIC Secretary General's Special Envoy on Kashmir;

Stresses that the BJP leaders' threatening statements and belligerent rhetoric as well as irresponsible and aggressive Indian actions pose a grave threat to peace, security and stability in South Asia;

Sensitizes the world community again about the possibility of false flag operation by Indian and any ill-considered misadventure;

Reaffirms the firm resolve of the people and the armed forces of Pakistan to thwart any act of aggression resolutely and effectively;

Underscores that the RSS-BJP dispensation in India is driven by the toxic mix of extremist ideology (*Hindutva*) and hegemonic designs (*Akhand Bharat*) which pose a threat inter alia to the Kashmiri people under Indian occupation, to the minorities in India, and to regional peace and stability;

Underscores that Jammu and Kashmir is an internationally recognized dispute and the longest outstanding item on the agenda of the UNSC and categorically states that illegal steps do not and cannot alter its disputed status;

Reaffirms and upholds the inalienable right to self-determination of the people of Jammu and Kashmir as enshrined in the relevant UNSC resolutions and protected by international law; and

Reaffirms previous resolutions of the National Assembly and the Senate, expressing unflinching, unwavering and unstinting solidarity and commitment of the people of Pakistan with the people of Illegally Indian Occupied Jammu and Kashmir.

Pursuant to the above, this House, which is the Senate of Pakistan, demands the Indian Government to:

Rescind its illegal unilateral actions of 5th August, 2019;

Immediately lift its inhuman military siege in IIOJ&K;

Stop its illegal measures to change the demographic structure of the occupied territory;

Stop extrajudicial killings of Kashmiri youth in fake encounters and cordon-and-search operations;

Release the illegally detained Kashmiri youth and political leadership; Remove restrictions on media, internet and mobile communications, movement and peaceful assembly;

Provide access in IIOJ&K to human rights and humanitarian organizations, independent observers and the media;

Repeal its draconian laws including Armed Forces Special Power Act, Public Safety Act and Unlawful Activities Prevention Act;

Withdraw over 900,000 occupation troops from IIOJ&K; and

Give Kashmiris their inalienable right to self-determination.

Calls upon the international community to use all tools at its disposal to hold Indian accountable for its illegal and unilateral actions and human rights violations against the Kashmiri people, pressurize India to adhere to its international human rights obligations, and allow international media, humanitarian organizations and independent observers entry into IIOJ&K to independently verify reports of abuse, violations and use of excessive force;

Urges the United Nations Human Rights Council to constitute a Commission of Inquiry to investigate gross and consistent human rights violations in IIOJ&K being committed by the Indian occupation forces with impunity under the cover of the two draconian laws as mentioned above, as recommended by the two reports of the United Nations High Commissioner for Human Rights; and

Reiterates that Pakistan will continue providing all possible support to the Kashmiri people until they achieve their legitimate right to self-determination through a free and impartial plebiscite under the auspices of the United Nations, as recognized by the relevant UNSC resolutions.

Mr. Chairman: Thank you Mr. Minister. I now put the resolution before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The resolution is passed unanimously.

(Desk thumping)

Mr. Chairman: Special thanks to the Ambassador of European Union. She is also here to witness the today's Special Session.

(Desk thumping)

Mr. Chairman: At the end, I wish to convey to Kashmiri brothers that the Pakistani nation, the Parliament, the Government, political parties and the armed forces stand with them in these testing times. I will now read out the prorogation order received from the President:

"In exercise of the powers conferred by clause (1) of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate Session on the conclusion of its business on 5th August, 2020.

Sd/-

(Dr. Arif Alvi)

President,
Islamic Republic of Pakistan

[The House was then prorogued sine die]

Index

- Mr. Zaheer-ud-din Babar Awan 3, 4
Senator Sherry Rehman 8, 13
جناب شاہ محمود حسین تریشی 74, 77, 78, 79
جناب ظہیر الدین بابر اعوان 4
ڈاکٹر عارف علوی 79, 80
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد سیم 70
سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق 3, 65
سینیٹر ستارہ ایاز 51, 53
سینیٹر سراج الحق 21, 25
سینیٹر شیری رحلن 8
سینیٹر فاروق حامد نایک 25, 28
سینیٹر کمیشو بانی 37
سینیٹر محسن عنیز 57, 58, 59
سینیٹر محمد اعظم خان سواتی 19
سینیٹر محمد جاوید عباسی 54
سینیٹر محمد عثمان خان کاڑ 49, 50, 51
سینیٹر محمد علی خان سیف 30
سینیٹر مشاہد حسین سید 62, 64
سینیٹر مشاہد حسین سید 38, 39, 44
سینیٹر مولانا عبد الغفور حیدری 3, 15, 17, 18
سینیٹر میاں رضا ربانی 45, 48
سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی 60